کینڈڈا

عرف

بھید

ترجمہ

نورالحسن ہاشمی ایم۔اے (لک)

ایم۔اے۔ پی ایچ ڈی (علیگ)

برنارڈ شا کا شہرۂ آفاق طربیہ ڈرامہ

کینڈڈا

عُرف

(بھید)

مترجمہ

نورالحسن ہاشمی

ایم اے (لکھ)، ایم اے، پی ایچ ڈی (علیگ)

وہ حکومت سے چھوٹے مکانات کے بدلے میں کافی معاوضہ حاصل کر لیتا ہے۔ ٹریج
جس کی تمام تر کوشش یہ تھی کہ سار ٹوریس کی آمدنی کو ذلیل قسم کی سمجھے اور اُس سے فائدہ
اُٹھانے سے باز رہے۔ اپنے تئیں اس قسم کی سرمایہ داری کی خرابیوں میں پورے
طور پر رچا ہوا پاتا ہے اور آخر میں اُس کی شادی سار ٹوریس کی لڑکی بلانچی سے ہو جاتی
ہے۔ جس سے اُس کی بے بسی اور سوسائٹی کی ستم ظریفی کا اور بھی پورا پتہ لگ جاتا
ہے۔ اس طرح کے ہر ڈرامے میں محب انسانیت سوشل حالات سے لڑنے والا شخص آخر
میں زک ہی اُٹھاتا ہے۔ اسی طرح ہر ڈرامے میں سوسائٹی کا کوئی نہ کوئی مسئلہ تحلیل
کے ساتھ واضح کر کے یہ دکھایا گیا ہے کہ سوسائٹی بے ایمانیوں کا ایک جال ہے
جس میں سچے لوگ اس طرح پھنسے ہوئے ہیں کہ نکل نہیں سکتے۔ ڈرامہ نگار کا یہ کام ہے
کہ وہ ان بے ایمانیوں کو کھول کر رکھ دے۔ ان کی حماقت پر ہنسے اور دوسروں کو
ہنسائے۔ یوں تو اُس نے جدید سوسائٹی کا کوئی بھی اہم مسئلہ نہیں چھوڑا ہے
مگر اس کی خاص توجہ محبت، ازدواجی زندگی اور اخلاق و مذہب کی طرف ہے۔
وہ معقولیت میں عقیدہ رکھتا ہے اور ہر مسئلہ کو عقل کی کسوٹی پر کستا ہے۔ وہ کسی
عقیدے رسم یا روایت کو ماننے کے لئے تیار نہیں جب تک کہ وہ اپنی عقل سے
اُسے جانچ نہ لے۔ وہ دیکھتا ہے کہ سوسائٹی میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو کاہل
ہیں اور سوچنے سمجھنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ اس لئے بندھی ٹکی باتوں کو مان لینے کے
سوا اور کچھ نہیں کر سکتے۔ وہ اسی ذہنی کاہلی کو دُور کرنا چاہتا ہے اور وہ ان لوگوں کو
جو اس کاہلی کے شکار ہیں جگا کر یہ دکھا دینا چاہتا ہے کہ ان کی ہر قسم کی روایات اور
ہر قسم کے رواج اب بے معنی ہو گئے ہیں اور اس لئے بے حد مضحکہ خیز ہیں۔ روایات

حقیقت یہ ہے کہ ان سب کو پرآسی والی شکایت ہے۔

م۔ پرآسی والی شکایت! کیا مطلب ہے تمہارا کینڈڈا؟

ک۔ ہاں، پرآسی اور ان تمام سکریٹریوں کو جنھیں تم ملازم رکھ چکے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ پرآسی اتنا سب کام ہم لوگوں کا کر دیتی ہے آخر کس لئے؟ آلو چھیلتی ہے۔ چیزیں صاف کرتی ہے اور تمام اونے اسے اونے کام کر دیتی ہے محض چھ شلنگ فی ہفتہ پر۔ حالانکہ شہر میں وہ اس سے زیادہ پاتی تھی۔ جیمس قصہ اصل میں یہ ہے کہ وہ تم سے محبت کرتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ اتنا کام کر دیتی ہے۔ اسی طرح لکچر سننے والی تمام عورتیں تم سے محبت کرتی ہیں۔ اور تم کو اپنے وعظ سے محبت ہے کیونکہ تم اسے نہایت خوبصورتی سے ادا کرتے ہو۔ میرے سیدھے سادے پیارے مارل تم سمجھتے ہو کہ اُن سب کا یہ اشتیاق تمہارے نظریۂ ربانی یا وشاہت کی وجہ سے ہے۔ ہاں وہ بھی تھوڑی دیر کے لئے اسی میں یقین کرنے لگتی ہیں۔ سمجھے میرے نادان۔

م۔ کینڈڈا کیا خوفناک باتیں کر رہی ہو! کس قدر روح فرسا! مذاق تو نہیں کر رہی ہو؟ یا یہ تو نہیں ہے کہ شاید تم کو حسد ہوتا ہو۔

ک۔ (عجیب طرح سوچتے ہوئے) ہاں مجھ کو واقعی بعض اوقات تھوڑا سا حسد ہوتا ہے۔

م۔ (یقین نہ کرتے ہوئے) پرآسی سے؟

ک۔ (ہنستے ہوئے) ارے نہیں! نہیں نہیں!! کسی خاص شخص سے نہیں، بلکہ کسی اور شخص کے لئے حسد ہوتا ہے جس سے کہ اتنی محبت نہیں کی جاتی کہ اس سے کی جانا چاہیئے۔

م۔ میرے لئے ؟

ک۔ تمہارے لئے ! نہیں، تم تو بلکہ محبت اور پرستش سے خراب کر دیئے گئے ہو۔ تمہیں تو محبت اتنی ملتی ہے جتنی تمہارے لئے مفید نہیں۔ میرا مطلب یوجین سے ہے۔

م۔ (چونک کر) یوجین !

ک۔ یہ ناانصافی معلوم ہوتی ہے کہ سب محبت صرف تمہاری طرف چلی جائے اور اُسے کچھ نہ ملے۔ حالانکہ اسے تم سے زیادہ محبت کی ضرورت ہے۔ (ماریل کے بدن میں باوجود ضبط کے بھی ایک کپکپاہٹ سی دوڑ جاتی ہے) کیا بات ہے؟ کیا میری باتوں سے تم کچھ پریشان ہو رہے ہو؟

م۔ (جلدی سے) نہیں بالکل نہیں۔ (اس کی طرف تکلیف دہ جوش سے دیکھتے ہوئے) تم جانتی ہو کہ مجھے تم پر بالکل اعتماد ہے کینڈڈا۔

ک۔ اللہ رے غرور! کیا تم کو اپنی کششوں پر اس قدر ناز ہے؟

م۔ کینڈڈا تم مجھ کو سخت تکلیف دے رہی ہو۔ میں نے اپنی کششوں کا کبھی خیال نہیں کیا۔ مجھے ہمیشہ تمہاری نیکی، محبت اور عفت و عصمت کا خیال البتہ رہا ہے اور اسی میں مجھے اعتماد رہا ہے اور رہتا ہے۔

ک۔ اونھ! مجھ سے یہ کیا فضول کی باتیں کرتے ہو! تم بس پادری ہی ہو۔ پورے پادری۔

م۔ (اس کی طرف منھ پھیر کر دلی تکلیف سے) یہی یوجین بھی کہتا ہے۔

ک۔ (نہایت اشتیاق سے ماریل کی طرف جھکتے ہوئے، اس کے گھٹنوں پر دونوں

رکھ کر) ڈوجین ہمیشہ صحیح بات کہتا ہے۔ وہ نہایت عجیب وغریب لڑکا ہے جتنے عرصہ میں باہر رہی میرا اشتیاق اس کی طرف بہت بڑھتا ہی گیا۔ تمہیں معلوم ہے جیمیس، حالانکہ وہ خود نہیں جانتا لیکن وہ مجھ پر عاشق ہو جانے کے لئے بری طرح تیار ہے؟

م۔ (سنجیدگی سے) اچھا! لیکن اسے خود نہیں معلوم کیا واقعی؟

ک۔ بالکل نہیں! (وہ اپنا ہاتھ اس کے گھٹنوں پر سے ہٹا لیتی ہے اور انھیں اپنی گود میں رکھ کر کچھ سوچنے لگتی ہے) لیکن ایک زمانہ آئے گا کہ اسے معلوم ہو جائے گا یعنی جب وہ بڑا ہو جائے گا اور تمہاری طرح تجربہ کار۔ اور تب اُسے یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ میں ضرور یہ جانتی ہوں گی میں کہتی ہوں کہ تب وہ میرے متعلق کیا خیال کرے گا؟

م۔ کوئی بُرائی نہ سوچے گا۔ وہ تمہیں بُرا ہرگز نہ خیال کرے گا۔

ک۔ (شک سے) اس کا انحصار حالات پر ہے۔

م۔ (گھبرا کر) کیسا انحصار؟ کن حالات پر؟

ک۔ (اس کی طرف دیکھتے ہوئے) ہاں، ہاں! اس بات کا انحصار تو اس بات پر ہوگا کہ اس پر کیا گذرتی ہے (وہ حیرانی سے اس کی طرف دیکھنے لگتا ہے) اس کا انحصار اس پر ہے کہ وہ اِس بات کو کیسے جانتا ہے کہ دراصل عشق کیا ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اُس عورت پر منحصر ہے جو اُس کو عشق سکھائے۔

م۔ (بالکل نہ سمجھتے ہوئے) ہاں، نہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس سے تمہارا

کیا مطلب ہے؟

ک۔ (سمجھاتے ہوئے) اگر اس نے عشق کسی اچھی عورت سے سیکھا تب تو ٹھیک ہے۔ پھر وہ مجھے معاف کر دے گا۔

م۔ معاف؟

ک۔ لیکن اگر فرض کرو کہ اس نے عشق کسی خراب قسم کی عورت سے سیکھا جس طرح عام طور پر لوگ کیا کرتے ہیں۔ خصوصاً شاعر قسم کے لوگ جو ہر عورت کو فرشتہ سمجھتے ہیں۔ فرض کرو اگر محبت کی قدر اسے اُس وقت معلوم ہوئی جب وہ اسے برباد کر چکا ہو اور اپنی ناواقفیت کی بنا پر خود کو تباہ کر لیا ہو۔ تب بھی کیا وہ مجھے معاف کر دے گا؟ تمہارا کیا خیال ہے؟

م۔ معاف! ارے بھئی کس بات پر تمہیں معاف کر دے گا؟

ک۔ (محسوس کرتے ہوئے کہ وہ کس قدر بیوقوف ہے اور کچھ ناامید ہو کر، پھر بھی نہایت ہمدردانہ لہجہ میں) ارے کیا تم نہیں سمجھے؟ (وہ اپنا سر نفی میں ہلاتا ہے وہ اس کی طرف پھر مڑ جاتی ہے اور نہایت ہی محبت سے سمجھانے کی کوشش کرتی ہے) میرا مطلب یہ ہے کہ کیا مجھے وہ اِس بات پر معاف کر دے گا کہ میں نے خود اسے کیوں نہیں سکھایا اور اپنی نیکی، عفت و عصمت اور پاکی کی وجہ سے، جیسا کہ تم کہتے ہو، خراب قسم کی عورتوں پر اِسے چھوڑ دیا۔ جیسے تم میری اچھائی اور پاکدامنی کی باتیں کرتے ہو۔ کس قدر ناسمجھی کی بات ہے۔ میں اِن دونوں چیزوں کو بخوشی یوجین کو دیدیتی اگر کوئی بات مانع نہ ہوتی، بالکل اسی طرح جس طرح میں کسی غریب محتاج فقیر کو جو سردی سے مر رہا ہوتا اپنا دوشالہ

دے دیتی۔ جیمس تم اپنے لئے میری محبت پر یقین رکھو۔ کیونکہ اگر یہ اعتبار تمہارا میری طرف سے جاتا رہا تو پھر ان خطبات اور وعظوں میں مجھے قطعی دلچسپی نہ رہے گی۔ محض لفظی گورکھ دھندے جن سے تم ہر روز خود کو نیز دوسروں کو دھوکا دیا کرتے ہو (اتنا کہہ کر وہ اُٹھنے کو ہوتی ہے)

م۔ اُس کے الفاظ!

ک۔ (اُٹھتے ہوئے رک کر) کس کے الفاظ؟

م۔ یوجین کے؟

ک۔ (خوش ہو کر) وہ ہمیشہ سچی بات کہتا ہے۔ وہ تم کو، مجھ کو اور پرآسمی سب کو خوب اچھی طرح سمجھتا اور جانتا ہے لیکن پیارے تم کچھ نہیں سمجھتے (ہنسنے لگتی ہے اور دل دہی کے لئے اس کا منہ چوم لیتی ہے، وہ منہ ہٹا لیتا ہے گویا جیسے کوئی چیز بھونک دی گئی ہو اور وہ اُٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے)

م۔ آخر، یہ تم نے پیار کس طرح کر لیا۔ اُف کینڈڈا (تکلیف سے) بہتر یہ تھا کہ تم میرے دل میں پگھلتا ہوا لوہا ڈال دیتیں بجائے اس طرح پیار کرنے کے۔

ک۔ (متعجب ہو کر) پیارے میرے کیا بات ہو گئی؟

م۔ (مجنونانہ طریقے سے ہٹاتے ہوئے) مجھے نہ چھوؤ، مجھ سے الگ رہو۔

ک۔ جیمس!!!

(اتنے میں یوجین اور برجس اندر داخل ہوتے ہیں لیکن دروازہ کے قریب ہی رُک جاتے ہیں ہکا بکا)

ی م۔ کیا کوئی بات ہو گئی؟

م۔ (ایک دم سفید، لیکن طبیعت پر فولادی قابو رکھتے ہوئے) نہیں کچھ نہیں سوائے اس کے کہ آج صبح یا تو تمہاری باتیں سب صحیح تھیں یا کینڈڈا پاگل ہو گئی ہے۔

ب۔ (بہت ہی زور سے) کیا! کینڈی بھی پاگل!! ارے، ارے، ارے! (وہ گذرتا ہوا، بڑبڑاتا، آتش دان کے پاس چلا جاتا ہے اور اپنے پائپ کی راکھ آتش دان کے سیخچوں پر جھاڑنے لگتا ہے)

(مارین تنگ آکر اپنی میز پر بیٹھ جاتا ہے آگے کو جھک کر تاکہ اپنے چہرے کو چھپالے۔ ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا لیتا ہے تاکہ مستحکم رہیں)

ک۔ (جمیس سے مطمئن ہو کر اور ہنستے ہوئے) تم کو محض میری بات کا صدمہ ہوا ہے کیوں نا؟ تم سب غیر رسمی لوگ بھی کس قدر رسمی ہوتے ہو (نہایت خوشی سے کرسی کے ہتھے پر بیٹھ جاتی ہے)

ب۔ کینڈی! ذرا سنبھل کر باتیں کر۔ آخر مسٹر موریل تیری نسبت کیا خیال کریں گے۔

ک۔ جمیس نے مجھے ہمیشہ اپنے متعلق خود غور و فکر کرنا سکھایا ہے اور یہ بھی کہ کبھی اس بات سے نہ ڈروں کہ دوسرے میری نسبت کیا خیال کرتے ہیں۔ اور یہ اُس وقت تک تو ٹھیک رہتا ہے جب تک میں بالکل اس کے خیالات کے مطابق سوچتی رہوں لیکن دیکھو میں نے ذرا ہی مختلف سوچا تھا کہ صورت دیکھ لو۔ ذرا دیکھو تو حالت! (وہ جمیس کی طرف بڑی خوش طبعی سے اشارہ

کرتی ہے)

(یوجین دیکھتا ہے اور فوراً اپنے ہاتھ سے اپنا دل تھام لیتا ہے گویا ایک دم ٹیس اٹھی ہو۔ وہ صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔ اس صورت سے جیسے کوئی المیہ سین دیکھ رہا ہو)

ب۔ (آتش دان کے پاس سے) جیمس آج تم قدرے سست نظر آرہے ہو۔ رنگ کے ایسے چست نہیں۔

م۔ (ایک ہلکے قہقہہ کی کوشش کرتے ہوئے حالانکہ وہ قہقہہ رونے کی ہچکی معلوم ہوتا ہے) نہیں تو میرا خیال تو ایسا نہیں۔ خیر، مجھے بہت افسوس ہے کہ مجھے اس کا احساس نہ ہوا کہ آپ صاحبان کو تکلیف دے رہا ہوں (خود کو سنبھالتے ہوئے) خیر۔ خیر۔ خیر۔ خیر۔ خیر! (نہایت مضبوط ارادے کے ساتھ بظاہر خوش ہو کر وہ اپنے کاغذات لے کر پھر بیٹھ جاتا ہے)

ک۔ (صوفے کے پاس جاتے ہوئے اور یوجین کے پاس بیٹھتے ہوئے۔ اب بھی اسی مذاق اور تمسخر کی حالت میں) یوجین تم اس قدر افسردہ کیوں ہو۔۔ کیا پیاز چھیلنے سے آنسو نکل آئے؟

ی م۔ (پیچھے سے) یہ تمہارا ظلم ہے اور ظلم سے مجھے نفرت ہے۔ میں یہ کبھی نہیں دیکھ سکتا کہ ایک شخص دوسرے کو اتنی تکلیف دے۔

ک۔ (اس پر طنز سے دست شفقت پھیرتے ہوئے) بیچارے! کیا میں نے واقعی ظلم کیا؟ کہ ان چھوٹے سرخ پیازوں کو تم سے ترشوایا؟

ی م۔ (سنجیدگی سے) او خدا! یہ بات نہیں، یہ نہیں! میرا مطلب اپنی ذات سے

نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ تم نے اسے بے انتہا تکلیف دی ہے۔ اس کے درد اور اس کی تکلیف کو میں خود اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ تمہاری خطا نہیں۔ یہ ایک بات تھی جو آخر کبھی نہ کبھی تو ضرور ہو کر رہتی۔ لیکن اس کا مذاق نہ اُڑانا چاہیئے، نہ اس کو یوں ہلکا بنا کر ہنسی میں اُڑانا چاہیئے، میں کانپ جاتا ہوں جب دیکھتا ہوں کہ تم اس کو اس طرح اور اس قدر اذیت دیتی ہو اور اس پر ہنستی ہو۔

ک۔ (یقین نہ کرتے ہوئے) میں اور جمیس کو اذیت پہونچاؤں! کیا فضول کی باتیں کرتے ہو یوجین۔ تم کس قدر مبالغہ سے کام لے رہے ہو بیوقوف (وہ اُٹھتی ہے اور میز کی طرف جاتی ہے، کچھ متفکر اور قدرے پریشان ہو کر) بس اب زیادہ کام نہ کرو پیارے ذرا آؤ اور ہم لوگوں سے باتیں کرو۔

م۔ (محبت سے لیکن تلخ لہجہ میں) نہیں، نہیں میں بات چیت کر ہی نہیں سکتا۔ میں تو صرف وعظ دے سکتا ہوں۔

ک۔ (اس کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے) اچھا خیر! آؤ وعظ ہی دو۔

ب۔ (شدت سے انکار کرتے ہوئے) نہیں کینڈی، ہٹاؤ بھی وعظ وغیرہ۔

(لیکسی مل گھبرایا ہوا اندر آتا ہے۔ صورت سے معلوم ہوتا ہے کسی اہم کام کے لئے آیا ہے)

ل۔ (کینڈڈا سے بعجلت ہاتھ ملاتے ہوئے) مزاج تو اچھا ہے مسز مارلیں۔ آپ کی واپسی سے بے حد مسرت ہوئی۔

ک۔ شکریہ لیکسی۔ یوجین کو تم جانتے ہو گے؟

ل۔ ہاں! ہاں! کیسا مزاج ہے آپ کا مسٹر ویجین؟

ی م۔ بالکل اچھا ہوں، شکریہ۔

ل۔ (ماریں سے) میں ابھی سینٹ میتھو انجمن (گیلڈ) سے چلا آرہا ہوں۔ وہ لوگ آپ کے تار کی وجہ سے نہایت کشش و پنج میں ہیں۔

ک۔ جیمس! تم نے آخر کاہے کے متعلق تار دیا؟

ل۔ (کینڈڈا سے) آج آپ کا اُن لوگوں کے وہاں وعظ تھا اور چنانچہ انھوں نے میرا سٹریٹ میں ایک بڑا سا ہال لے رکھا تھا۔ اشتہار وغیرہ میں بےحد روپیہ خرچ کیا تھا لیکن عین وقت پر آپ کا تار پہونچا کہ آپ نہ آسکیں گے ان لوگوں پر تو گویا بجلی ہی گر پڑی سب کیا کرایا بس خاک میں ملا جا رہا ہے۔

ک۔ (متعجب و پریشان ہو کر کہ جیمس کو کچھ ہو گیا ہے) کیا لکچر کا وعدہ ۔ اور توڑ دیا!

ب۔ میرے خیال میں تو اُس کی زندگی میں یہ پہلا ایسا واقعہ ہے۔ بلکہ میں اس پر شرط لگا سکتا ہوں کیوں نا کینڈڈی؟

ل۔ (ماریں سے) اُن لوگوں نے آپ کو ایک جوابی تار دیا تھا کہ کیا آپ اپنا ارادہ بدل نہیں سکتے، کیا آپ کو وہ تار ملا تھا؟

م۔ (بے چینی کو ضبط کرتے ہوئے) ہاں، ہاں مجھے مل گیا تھا۔

ل۔ وہ جوابی تھا۔

م۔ ہاں یہ مجھے معلوم ہے۔ میں نے اس کا جواب دے دیا کہ میں نہیں آسکتا۔

ک۔ لیکن کیوں جیمس! کیوں۔ آخر یہ کس لئے؟

م ۔ (قریب قریب غضبناک ہوکر) اس لئے کہ میں نہیں چاہتا۔ یہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ میں بھی آخر آدمی ہوں اور یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ گویا میں کوئی بولنے والی مشین ہوں جو ہر شام کو ان کی تفریح کے لئے چلادی جایا کرے یعنی آخر کیا میں ایک شام بھی اپنی بیوی اپنے دوستوں کے ساتھ نہ گذاروں۔ آخر مطلب کیا ہے؟

(سب کو اس تقریر سے تعجب ہوتا ہے لیکن یوجین پر کوئی اثر نہیں ہوتا وہ چُپ چاپ اپنی جگہ پر بیٹھا ہے)

کہ ۔ جیمس تم کو ہرگز اُس بات کا اتنا خیال نہ کرنا چاہیئے جو میں نے کہی تھی اور دیکھو اگر تم آج نہ جاؤ گے تو کل تمہارا ضمیر اس پر ملامت کرے گا۔

ل ۔ (سہما ہوا لیکن بات اہم ہے) ہاں صاحب، یہ صحیح ہے کہ وہ لوگ آپ پر بیجا اور نازیبا بار ڈال دیتے ہیں لیکن یہ سمجھ لیجئے کہ بیچارے ہر جگہ تار بھیج چکے ہیں اور ان بیچاروں کو دوسرا واعظ دستیاب نہیں ہو رہا ہے سوائے لاڈوری کلیسا کے صدر کے۔

م ۔ (جلدی سے) ہاں وہ تو بہت عمدہ آدمی ہیں بس اس سے بڑھ کر انھیں کیا چاہیئے؟

ل ۔ لیکن وہ تو ہمیشہ سوشلزم اور عیسائیت کو جدا رکھنے پر اصرار کرتے ہیں اور اس طرح جو کچھ اب تک ہم لوگوں نے کیا ہے وہ سب خاک میں مل جائے گا۔ یہ تو خیر آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں (اپنے شانے ہلاتا ہے اور آتش دان پر برجس کے پاس چلا جاتا ہے)

اور عقائد اور طرز ہائے عمل جب تک انسان اور انسانیت کی ترقی میں مددد دیں تب تک تو وہ مفید ہیں ورنہ محض ایسے بُت ہیں جن کو توڑ کر پھینک دینا ہی ضروری ہے۔ اس کے ڈرامے پڑھنے سے ہمارے دلوں پر یہ خاص اثر ہوتا ہے کہ ہم زیادہ بصیرت حاصل کر کے اپنی سوسائٹی کی حقیقت تک پہونچنے میں دلچسپی لینے لگتے ہیں۔ بُت شکنی کا جذبہ شدت کے ساتھ ہمارے دل میں اُبھر آتا ہے۔

مگر یہ واضح رہے کہ شا محض بُت شکن نہیں ہے۔ اس کا ایک خاص فلسفۂ حیات بھی ہے جو اس کی مخصوص انفرادی نظر سے تعلق رکھتا ہے اور جو بعض اہم تعمیری اصول ہمارے سامنے لاتا ہے۔ عام طور پر لوگوں کی رائے یہ ہے کہ شا کا کام تمام عقیدوں کو مٹانا ہے اور ان کی جگہ کوئی خاص عقیدہ جمانے سے اُسے کوئی سروکار نہیں۔ اُس کو خدا کا منکر اور مذہب کا قاتل سمجھا جاتا ہے اور اس کے بعض اقوال ایسے ہیں جو عام ذہن والے مذہبی لوگوں کو کفر اور شرک سے کم نہ نظر آئیں گے۔ مثلاً ایک جگہ پر اُس نے خدا کو متوجہ کرتے ہوئے کہا ہے " اے بڑے میاں اب بس کرو۔ انسان کو خلق کر کے جو تم نے تجربہ کیا ہے وہ ناکامیاب ہے۔ اس کو مٹا کر کچھ اور بناؤ۔" یا مثلاً اُس نے انجیل کے اقوال کے خلاف چند اقوال گھڑے ہیں۔ جیسے کہ انجیل میں ہے کہ دوسروں کے ساتھ وہی کرو جو اپنے لئے کرنا مناسب سمجھتے ہو اس کے خلاف شا کہتا ہے کہ دوسروں کے ساتھ ایسا نہ کرو جیسا تم اپنے لئے مناسب سمجھتے ہو کیونکہ تمہاری اور اُس کی فطرت میں ضرور فرق ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر اس قسم کی تمام باتوں سے یہ نتیجہ نکال لینا کہ اُس کی طنز محض تخریبی ہے بالکل غلط ہے اپنے ہر ڈرامے کے دیباچے میں عام طور پر اور MAN AND SUPERMAN

ک۔ (مناتے ہوئے) جاؤ ضرور جمیس ضرور، ہم سب بھی چلیں گے۔

ب۔ (بڑبڑاتے ہوئے) دیکھو کینڈی! میں کہتا ہوں کہ ہم لوگوں کو تو یہیں گھر میں آگ کے قریب نہایت اطمینان سے ٹھہرنا چاہیئے۔ اس کو بس دو گھنٹے سے زیادہ نہیں لگیں گے۔

ک۔ نہیں وہاں جلسے میں بھی آپ کو اسی قدر آرام ملے گا جتنا کہ یہاں۔ ہم سب لوگ پلیٹ فارم پر بیٹھیں گے اور گویا بڑے آدمی ہو جائیں گے۔

ی ام۔ (سہم کر) نہیں، نہیں بھئی ہم لوگ پلیٹ فارم پر نہیں جائیں گے۔ وہاں سب کی نظریں ہماری طرف اٹھیں گی میں وہاں نہیں بیٹھ سکتا۔ میں پیچھے کے کمرے میں بیٹھوں گا۔

ک۔ ڈرو مت، وہ سب لوگ جمیس کی طرف دیکھنے میں اس قدر مشغول ہوں گے کہ کوئی تمہاری طرف خیال بھی نہ کرے گا۔

م۔ پر اسی والی شکایت! کیوں کینڈڈا؟

ک۔ (بشاش ہو کر) ہاں پر اسی والی شکایت!

ب۔ (پریشان ہو کر) پر اسی والی شکایت! جمیس کیا مطلب ہے تمہارا؟

(اس کی طرف کچھ خیال نہ کرتے ہوئے اٹھتا ہے دروازہ تک جاتا ہے، اسے کھولتا ہے اور تحکمانہ لہجہ میں پکارتا ہے) مس گارنٹ!

پ۔ (زور پر) جی! مسٹر ماریل حاضر ہوئی۔

(سب لوگ انتظار کرتے ہیں سوائے برجس کے جو نہایت آہستہ سے لیکسی کی طرف مخاطب ہوتا ہے)

ب۔ ادھر سنو! مسٹر ل۔ پرآسی والی شکایت کیا چیز ہے؟ آخر وہ کیا بیمار ہے؟

ل۔ (رازدارانہ طور سے) حقیقت یہ ہے کہ میں خود بھی نہیں جانتا ہوں کہ یہ کیا چیز ہے لیکن آج صبح اس نے مجھ سے اس عجیب وغریب طرز سے گفتگو کی تھی کہ میرا خیال ہے اُس کے دماغ میں کچھ فتور کبھی کبھی آجاتا ہے۔

ب۔ (گھبرا کر) خوب! پھر تو یہ مرض متعدی معلوم ہوتا ہے ایک گھر میں چار چار!

پ۔ (دروازہ پر آتے ہوئے) کیا بات ہے مسٹر ماریل؟

م۔ انجمن سینٹ میتھو کو تار دے دو کہ میں آرہا ہوں۔

پ۔ (تعجب سے) مگر وہ لوگ تو آپ کا خود انتظار کر رہے ہوں گے۔

م۔ (تحکمانہ) جو کچھ کہتا ہوں وہ کرو۔

(پرآزرپائی سہم کر ٹائپ رائٹر پر بیٹھ جاتی ہے اور تعمیل حکم کرتی ہے۔ ماریل اب بے حد مستعد اور پُرجوش ہے۔ برجیس کے پاس جاتا ہے۔ کینڈڈا اس کی حرکات کو بہت تعجب اور بے چینی سے سمجھنے کی کوشش کر رہی ہے)

م۔ برجیس تم آنا نہیں چاہتے؟

ب۔ نہیں جیمس اس طرح نہ کہو۔ بات یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ آج اتوار تو ہے نہیں کہ مکمل فرصت ہو۔

م۔ مجھے بہت افسوس ہے خیال تھا کہ تم اگر چلوگے تو میں وہاں کے صدر

سے تمہاری ملاقات کرا سکوں گا۔ وہ ضلع کونسل ورکنگ کمیٹی کا ممبر بھی ہے اور ٹھیکہ کے معاملات میں بہت کچھ اثر رکھتا ہے (برجبن ایک دم چونک پڑتا ہے) کیا پھر چلوگے نہیں؟

ب۔ (جوش سے) ہاں، ہاں ضرور چلوں گا۔ جیمس تم وعظ بھی خوب دیتے ہو۔ واقعی تمہارا وعظ ہمیشہ عمدہ ہوتا ہے۔

م۔ (برآزی کی طرف گھومتے ہوئے) مس گارنٹ میں چاہتا ہوں کہ تم وہاں پر کچھ نوٹس لکھ لو۔ اگر تمہیں کوئی اور کام نہ ہو تو چلو (وہ سر ہلاتی ہے اور ڈر کی وجہ سے بول نہیں سکتی) لیکسی تم تو آ ہی رہے ہو جہاں تک میرا خیال ہے؟

ک۔ جیمس ہم سب لوگ چل رہے ہیں۔

م۔ نہیں، تمہارے آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے نہ یوجین کی۔ تم کو یہیں رہنا چاہیئے اور اس کی خاطر و مدارات کرنا چاہیئے گھر واپس آنے کی کچھ تو خوشیاں منالو (یوجین کی سانس نہیں سماتی۔ اٹھ کھڑا ہوتا ہے)

ک۔ لیکن جیمس.......

م۔ (حاکمانہ انداز میں) میں اصرار کرتا ہوں۔ نہ تو تم آنا چاہتی ہو نہ وہ، (کینڈڈا کچھ کہنا چاہتی ہے) نہیں اپنی فکر نہ کرو، وہاں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو تمہاری خالی کرسیوں پر بیٹھ جائیں گے اور چونکہ وہ لوگ ابھی تک میرے خیالات سے ناواقف ہوں گے لہذا ان کا بیٹھنا زیادہ مفید ہوگا۔

ک۔ (پریشان ہو کر) کیا یوجین تم چلنا نہیں چاہتے؟

م۔ میں یوجین کے سامنے وہاں بول نہیں سکتا۔ وہ میرے وعظوں پر اس قدر معترض ہوتا ہے (اس کی طرف دیکھتے ہوئے) اور وہ یہ جانتا بھی ہے کہ میں اس سے ڈرتا ہوں۔ آج صبح یہ اس نے مجھ سے کہا بھی تھا تو کینڈڈا آج میں اس کو تمہاری حفاظت میں چھوڑ کر دکھا دوں گا کہ میں اس سے کس قدر ڈرتا ہوں۔

ی م۔ (خود سے متاثر ہو کر کہتا ہے) یہ واقعی عالی ہمتی ہے، بہت خوبصورت۔

ک۔ (پریشان اور تشویش ناک ہو کر) لیکن لیکن جیمس کیا کوئی بات ہو گئی؟ (بہت بےچین ہو کر) میری سمجھ میں نہیں آتا۔۔۔

م۔ (اُس کو محبت سے اپنے بازوؤں میں لیتے ہوئے اور اُس کی پیشانی چومتے ہوئے) اچھا! پیاری میں تو سمجھتا تھا کہ میں ہی کچھ نہیں سمجھ پاتا ہوں۔

(پردہ)

تیسرا ایکٹ

(رات کے دس بج چکے ہیں پردے کھنچے ہوئے ہیں اور لیمپ روشن ہیں۔ ٹائپ رائٹر اپنے کیس میں رکھا ہوا ہے۔ بڑی میز بالکل صاف کر دی گئی ہے۔ ہر بات سے معلوم ہوتا ہے کہ دن کی مصروفیتیں ختم ہو چکی ہیں۔ کینڈڈا اور مارچ بینکس آتشدان کے قریب بیٹھے ہوئے ہیں۔ پڑھنے کے لئے لیمپ آتشدان کے اوپر والی الماری پر بالکل یوجین کے سر کے اوپر لگا ہوا ہے۔ وہ خود چھوٹی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور کوئی کتاب زور زور سے پڑھ کر سنا رہا ہے۔ کچھ مسودات اور شاعری کی دو تین کتابیں پاس ہی قالین پر رکھی ہوئی ہیں۔ کینڈڈا آرام کرسی پر لیٹی ہوئی ہے۔ پیتل کی آگ کریدنی اس کے ہاتھ میں ہے۔ آرام سے جھکی ہوئی ہے اور آگ کریدنی کو اٹھائے بہت محویت سے اس کی نوک دیکھنے میں مشغول ہے۔ پیر آگ کی طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ جاگ تو رہی ہے مگر بالکل کھوئی ہوئی سی، خیالات اپنے ماحول سے میلوں دور ہیں۔ یہاں تک کہ یوجین کی موجودگی کا بھی ہوش نہیں ہے۔)

ی م۔ (پڑھتے پڑھتے رکتے ہوئے) دنیا کے ہر شاعر نے اس خیال کو باندھا ضرور ہے

بلکہ اُسے باندھنا پڑتا ہے۔ وہ مجبور ہے اس کے لئے (وہ کینڈڈا کی طرف داد لینے کے لئے دیکھتا ہے لیکن کیا دیکھتا ہے کہ وہ کریڈنی میں کھوئی ہوئی ہے) کیا آپ سُن نہیں رہی تھیں؟ (کوئی جواب نہیں) مسز ماریل!

ک۔ (چونک کر) کیا؟

ی ام۔ کیا آپ سُن نہیں رہی تھیں؟

ک۔ (کافی سے زیادہ اخلاق ظاہر کرتے ہوئے) ہاں ہاں کیوں نہیں یہ تو بہت اچھی نظم ہے۔ آگے پڑھو یوجین۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ اُس فرشتہ کا کیا حشر ہوتا ہے۔

ی م۔ (مسودہ کو اپنے ہاتھ سے گراتے ہوئے) معاف کیجئے گا کہ میں نے آپ کو خواہ مخواہ اس قدر زحمت دی۔

ک۔ لیکن تم نے مجھے بالکل زحمت نہیں دی۔ میں تمہیں یقین دلاتی ہوں اور سچ کہتی ہوں کہ میں سُن رہی تھی۔ مہربانی سے اور آگے پڑھو۔

ی م۔ مگر میں نے وہ فرشتہ والی نظم تو کوئی پندرہ بیس منٹ ہوئے ختم کر دی۔ اس کے بعد سے اور بہت سی نظمیں بھی پڑھ چکا ہوں۔

ک۔ (شرمندگی سے) اچھا! تو پھر مجھے واقعی افسوس ہے۔ یوجین خیال ہے کہ اس کریڈنی نے مجھ پر ہپناٹزم کر دیا ہوگا۔ (وہ اسے نیچے رکھ دیتی ہے)

ی ام۔ مجھ کو اس سے بڑی تکلیف ہوئی۔

ک۔ تو پھر تم نے مجھ سے کہہ کیوں نہیں دیا میں اسے فوراً رکھ دیتی۔

ی م۔ لیکن میں آپ کو بھی تکلیف دینا نہیں چاہتا تھا گویا یہ کریڈنی کوئی اسلحہ ہے۔ اگر میں پرُانے زمانہ کا کوئی سورما ہوتا تو میں اپنی برہنہ تلوار اپنے اور آپ کے

درمیان رکھ دیتا۔ اور اگر مار پل آجاتا تو وہ یہی سمجھتا کہ آپ نے کریدنی اسی لئے اُٹھالی ہے کہ ہم دونوں کے درمیان کوئی تلوار نہیں تھی۔

ک۔ (متعجب ہو کر) کیا؟ تعجب کی نظر سے اُسے دیکھ کر) میں سمجھ نہیں پائی تمہاری نظموں نے میرا دماغ بالکل ماؤف کر دیا ہے۔ آخر ہمارے درمیان تلوار کیوں ہوتی؟

ی م۔ (ٹالتے ہوئے) یونہی، کچھ نہیں (اپنا مسودہ اُٹھانے کے لئے جھکتا ہے)

ک۔ نہیں یوجین! بس اب رہنے دو۔ آخر میرے شوق شاعری کی بھی کوئی حد ہونی چاہیئے۔ وہ خواہ تمہاری شاعری ہی کیوں نہ ہو۔ تم دو گھنٹے سے زیادہ یعنی جب سے جمیس گیا ہے۔ پڑھتے رہے ہو۔ اب میں باتیں کرنا چاہتی ہوں۔

ی م۔ (اُٹھ کھڑا ہوتا ہے ڈر کر) نہیں مجھ کو باتیں نہیں کرنی چاہئیں (وہ اِدھر اُدھر بھولا ہوا سا دیکھتا ہے اور پھر ایک دم کہنے لگتا ہے) میں جاتا ہوں ذرا باہر جا کر پارک میں دو ایک چکر لگا آؤں (دروازہ کی طرف بڑھتا ہے)

ک۔ بیوقوف پارک تو کبھی کا بند ہو گیا ہو گا۔ اِدھر آؤ اور قالین پر بیٹھ جاؤ اور اپنی وہی شیخ چلّی والی باتیں اڑاؤ۔ میں اب ذرا تفریح چاہتی ہوں تم بھی تو چاہتے ہو گے؟

ی م۔ (ڈرتے ہوئے اور خوش ہوتے ہوئے) ہاں!

ک۔ اچھا تو پھر اِدھر آؤ (وہ اپنی کرسی کچھ پیچھے دبا لیتی ہے تاکہ اس کے لئے جگہ نکل آئے۔ وہ پہلے تو کچھ ہچکچاتا ہے پھر ڈرتے ڈرتے آتش دان کے قریب بچھے ہوئے

کبھی پر لیٹ جاتا ہے۔ (اس کا سر کینڈڈا کے گھٹنوں پر ٹک جاتا ہے اور نظر اس کے چہرے پر)

ی م ۔ آج میں دن بھر اس قدر پریشان رہا ہوں کہ کیا بتاؤں اور وہ سب اس لئے کہ قاعدہ کی باتیں کر رہا تھا اور اب جبکہ بے قاعدہ باتیں کر رہا ہوں میں خوش ہوں۔

ک ۔ (مسکرا کر شفقت سے) ہاں میرے خیال میں تم اب اپنے کو پختہ شریر اور کامیاب فریبی سمجھ رہے ہو گے اور خود پر نازاں! کیوں نا؟

ی م ۔ (اپنا سر جلدی سے اوپر اٹھاتے ہوئے اور اس کی طرف مڑ کر دیکھتے ہوئے) ذرا ہوشیار رہیے گا۔ میں آپ سے بہت زیادہ تجربہ کار اور معمر ہوں۔ کاش آپ کو معلوم ہوتا (گھٹنوں پر آ ٹکتا ہے۔ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں پڑی ہوئی ہیں اور ہاتھ اس کی گود میں ہیں۔ آواز میں جذبہ آ جاتا ہے اور خون میں گرمی) کیا میں چند شریر باتیں کہہ سکتا ہوں؟

ک ۔ (بغیر خوف اور سنجیدگی کے، مگر اس کے جذبات کا کافی احترام کرتے ہوئے پھر بھی مادرانہ دمشفقانہ طرز میں نہیں۔) لیکن تم ہر وہ بات کہہ سکتے ہو جسے واقعی اور سچے دل سے محسوس کر رہے ہو، وہ کوئی بات ہو، کوئی چیز ہو۔ مجھے ڈر نہیں ہے لیکن ہونا چاہیئے حقیقت۔ کوئی ذہنی حالت نہ ہو، شریر، رندانہ، شاعرانہ حالت نہ ہو۔ میں تم کو تمہاری عزت اور صداقت کی قسم دلاتی ہوں کہ کسی ذہنی حالت کا ذکر نہ کرنا۔ اب کہو جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو۔

ی م ۔ (اس کے چہرے سے وہ شوق کی رنگ آمیزی جو پیدا ہو گئی تھی۔ ایکدم غائب

ہو جاتی ہے آنکھیں اُداس مگر چمکیلی ہو جاتی ہیں) اب میں کچھ نہیں کہہ سکتا جتنے الفاظ میں جانتا ہوں سب کسی نہ کسی حالت سے متعلق ہیں، سوائے ایک لفظ کے۔

ک۔ وہ کیا؟

ی م۔ (نرمی سے اور خود کو اُس کے نام کی موسیقی میں کھوتے ہوئے) کینڈڈا، کینڈڈا، کینڈڈا، کینڈڈا، کینڈڈا، اب میں یہی کہوں گا کیونکہ تم نے مجھے میری عزت اور صداقت کی قسم دلا دی ہے۔ میرے دل میں تمہارا تخیل مسز مارل کی حیثیت سے کبھی نہیں ہے۔ ہمیشہ کینڈڈا کی حیثیت سے ہے۔

ک۔ ہاں، ہاں، بیشک۔ لیکن تم کینڈڈا سے کہنا کیا چاہتے ہو؟

ی م۔ کچھ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا نام ہزاروں بار رٹا کروں۔ کیا تم محسوس نہیں کرتیں کہ ہر بار گویا میں تمہاری تسبیح پڑھتا ہوں اور پرستش کرتا ہوں۔

ک۔ کیا تمہیں اس سے مسرت نہیں ہوتی کہ بس تم پرستش کئے جاؤ؟

ی م۔ ہاں بے حد مسرت۔

ک۔ بس یہی مسرت تمہاری پرستش اور تمہاری تسبیح کا صلہ ہے۔ اب اس سے زیادہ کسی اور چیز کی بھی تمنا ہے؟

(مارل اندر آجاتا ہے۔ وہ دہلیز پر ایک دم رُکتا ہے اور منظر پیش نظر کو ایک نظر میں سمجھ جاتا ہے)

م۔ (سنجیدگی اور متانت سے) مجھے اُمید ہے کہ میں حارج نہیں ہو رہا ہوں۔

(کینڈڈا تیزی سے چونک پڑتی ہے لیکن بغیر کسی گھبراہٹ کے خود پر ہنستے ہوئے

پوجین کینڈڈا کے ایک دم اُٹھ کھڑے ہونے سے قلابازی کھا جاتا ہے لیکن لیٹے لیٹے ہی اپنی حالت سنبھالتا ہے اور کمبل پر اکڑوں اپنے گھٹنوں کو سینے سے لگا کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس کو بھی کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہے)

ک۔ جیمس تم نے تو بالکل مجھے چونکا دیا۔ میں یوجین کی باتوں میں اِس قدر مصروف تھی کہ میں نے تمہیں دروازہ کھولتے سنا بھی نہیں، میٹنگ کیسی رہی۔ تم تو خوب بولے ہو گے؟

م۔ میں زندگی بھر آج سے بہتر کبھی نہیں بولا۔

ک۔ بہت ہی خوب۔ چندہ کتنا جمع ہوا؟

م۔ یہ میں پوچھنا بھول گیا۔

ک۔ (یوجین سے) مسٹر ماریل ضرور آج بہت ہی اچھا بولے ہوں گے ورنہ وہ ایسی باتیں کبھی نہیں بولتے (ماریل سے) اور دوسرے سب لوگ کہاں ہیں؟

م۔ وہ لوگ تو مجھ سے بہت پہلے چل چکے تھے۔ مجھے تو چھٹکارا ہی نہیں ملتا تھا۔ خیال ہے وہ لوگ کھانے کے لئے کہیں رُک گئے ہوں گے۔

ک۔ (اپنے گھریلو کام کاج کے لہجہ میں) تب تو پھر میں میریا سے کہہ دوں کہ وہ سونے کے لئے جائے۔ میں جا کر اُس سے کہے دیتی ہوں (وہ باورچی خانہ کی طرف چلی جاتی ہے)

م۔ (یوجین کی طرف تیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے) کہیئے؟

ی م۔ (کمبل پر اکڑوں بہت ہی مضحک بے ڈھنگے پن سے بیٹھے، ماریل کی طرح نہایت مطمئن بلکہ ہونٹوں پر شرارت کھیلتی ہوئی) کہیئے؟

اور BACK TO MATH USELAH کے دیباچوں میں خاص طور پر اس نے اپنے تمام مثبت اور تعمیری عقائد کا اظہار کیا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ رائج الوقت مذہب اور مذہبی لوگوں کے اطوار کے خلاف وہ سخت بغاوت کرتا ہے مگر بنیادی طور پر اس کا مزاج ایک زاہد خشک PURITAN کا سا ہے۔ عیسائی مذہب سے جو خدا کا تصور اُسے ملا تھا اُس کے وہ سخت خلاف ہے اور عیسیٰؑ کو خدا یا اُس کا بیٹا ماننے کے لئے وہ بالکل تیار نہیں ہے۔ مگر وہ کائنات کے ایک روحانی اُصول میں ضرور عقیدہ رکھتا ہے اور اس اصول کا نام اُس نے قوتِ حیات LIFE FORCE رکھا ہے۔ اس روحانی طاقت کے کاموں میں مذہبی تنظیمیں اسے حائل نظر آتی ہیں اور اس لئے وہ ان کا دشمن ہے۔ مذہبی لحاظ سے اچھے آدمی کی اُس کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں اور وہ صحیح انسان ایسے شخص کو سمجھتا ہے جو نیک ہونے کے بجائے عظمت رکھتا ہو مگر وہ حق یا سچائی کا شدت سے دلدادہ ہے اور اپنا اہم ترین فرض یہ سمجھتا ہے کہ حق کے نام پر جو ڈھونگ رچائے گئے ہیں ان سب کو ختم کر دے۔ اپنی راہ میں وہ جذباتیت کو حائل پاتا ہے اور اُس کو ختم کرنے کے لئے اس سے جنگ کرتا ہے۔ سچے جذبات کا وہ حامی ہے مگر وہ دیکھتا ہے کہ ان پر عقل کا قابو ضروری ہے۔ انسان کی زندگی اُس کی دنیا اور عقبیٰ دونوں میں اسے زبردست عقیدہ ہے۔ انسان میں ترقی کر کے دیتا ہو جانے کی صلاحیت اسے مضمر نظر آتی ہے اور وہ یقین کرتا ہے کہ ایک زمانے میں انسان کامل ترین درجے پر پہونچ جائے گا اور یہ دنیا ہی آسمانی بادشاہت ہو جائے گی۔ اس آسمانی بادشاہت کو دنیا میں رائج کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سوسائٹی کی ہر اُس خامی کو دور کیا جائے جو اسے راہِ حق کے خلاف لے جاتی ہے۔ سیاست

م ۔ کچھ کہئے گا؟

ی م ۔ صرف اتنا کہ جب تک تم وہاں پبلک میں خود کو بیوقوف بناتے رہے، میں یہاں تخلیہ میں خود کو بیوقوف بناتا رہا۔

م ۔ لیکن جہاں تک میرا خیال ہے بالکل ہی ایک دوسرے کی طرح نہیں۔

ی م ۔ (مستعدی سے اچھی طرح اٹھ بیٹھتے ہوئے) بالکل، بالکل۔ بالکل ایک دوسرے کی طرح، بالکل تمہاری طرح، میں یہاں ایک نیک آدمی کا پارٹ ادا کرتا رہا۔ جب سے تم بلند ہمتی کا مظاہرہ کر کے کینڈڈا کو یہاں میرے پاس چھوڑ گئے ——

م ۔ (بے اختیار چونک پڑتے ہوئے) کینڈڈا!

ی م ۔ ہاں میں یہاں تک پہونچ گیا ہوں لیکن ڈرو مت۔ بلند ہمتی متعدی ہوا کرتی ہے۔ مجھ کو یہ بیماری تم سے لگ گئی۔ میں نے تم سے قسم کھائی تھی کہ تمہارے عدم موجودگی میں کوئی ایسا لفظ کبھی نہ کہوں گا جو تمہاری موجودگی میں کم از کم ایک ماہ پیشتر نہ کہہ چکا ہوں گا۔

م ۔ اور کیا تم نے اپنی قسم برقرار رکھی؟

ی م ۔ (ایک دم کرسی کی پشت پر بیٹھتے ہوئے) ہاں کوئی دس منٹ تک تو کسی نہ کسی صورت سے برقرار رہی یعنی اس وقت تک تو میں برابر اور لگاتار اپنی اور ہر شخص کی نظمیں سناتا رہا تاکہ بات چیت کا موقعہ ٹلتا رہے۔ میں گویا جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا لیکن اندر جانے سے انکار کر رہا تھا۔ تم سمجھ نہیں سکتے کہ کس قدر بلند ہمتی کی یہ بات تھی اور کس قدر تکلیف دہ۔

اُس کے بعد........

م۔ (اپنے ضبط کو بہ جبر روکتے ہوئے) اس کے بعد؟

ی م۔ (بہت بدمزگی اور معمولی طریقہ سے کرسی میں بیٹھتے ہوئے) اس کے بعد اُس نے کہا کہ بس اب تمہارا پڑھنا وڑھنا میں نہیں سُن سکتی بند کرو۔

م۔ اور تم چنانچہ جنت کے دروازہ کی طرف آخر کار بڑھے؟

ی م۔ ہاں۔

م۔ اچھا؟ (غضبناک ہو کر) آگے بول۔ مرد خدا کیا میرے جذبات کا تجھے کچھ احساس نہیں ہے؟

ی م۔ (نرمی اور موسیقیت کے ساتھ مزے لے لے کر بیان کرتے ہوئے) اس کے بعد وہ ایک فرشتہ ہو گئی۔ اس کے علاوہ ایک جلتی ہوئی تلوار تھی کہ ہر طرف گھوم رہی تھی۔ چنانچہ میں اندر نہ جا سکا۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ وہ دروازہ در اصل دوزخ کا دروازہ تھا۔

م۔ (مسرت سے پھول کر) یعنی اُس نے تم کو مسترد کر دیا۔

ی م۔ (سخت حقارت سے اُٹھ کھڑے ہوتے ہوئے) نہیں بیوقوف آدمی۔ اگر وہ ایسا کرتی تو مجھے کبھی معلوم ہی نہ ہوتا کہ میں در حقیقت جنت ہی میں تھا۔ مسترد کر دیا! تم شاید یہ سمجھتے ہو کہ اس طرح ہم لوگ بچ جاتے! کیا خوب اطمینان کا پہلو! ارے تم تو اِس دنیا میں اُس کے ساتھ رہنے کے قابل نہیں ہو

(وہ نہایت حقارت سے منہ موڑ کر کمرے کے دوسری طرف چلا جاتا ہے)

م۔ (جو اُسے اسی جگہ کھڑا بغیر کچھ حس و حرکت کئے برابر دیکھتا رہتا ہے) کیا تم سمجھتے ہو

یوجین کہ تم اس طرح مجھے بُرا بھلا کہنے سے اپنے کو بہتر ثابت کر سکتے ہو۔

ی م۔ یہ گویا آپ کی آخری واعظانہ نصیحت ٹھہری۔ مارِیل میں تمہارے وعظوں کا قائل نہیں ہوں۔ وعظ تو میں سمجھتا ہوں، تم سے بہتر میں خود دے سکتا ہوں لیکن اس شخص سے ضرور ملنا چاہتا ہوں جس سے کینڈڈا نے شادی کی۔

م۔ وہ آدمی جس سے۔ تمہارا مطلب مجھ سے ہے نا؟

ی م۔ میرا مطلب عالی جناب جیمس میور مارِیل سے نہیں جو کہ محض ناصح اور ہوا کا ایک جھکنا ہے بلکہ میرا مطلب اس اصلی شخص سے ہے جو عالی جناب کے سیاہ کوٹ میں کہیں پوشیدہ ہے۔ اُس شخص سے جس سے کینڈڈا محبت کرتی تھی۔ تم کینڈڈا جیسی عورت سے محض اس بات پر محبت نہیں کرا سکتے کہ وہ محض تمہارے کالر کو پادریوں کی طرح بجائے سامنے کے پیچھے بند کیا کرے۔

م۔ (ہمت و استقلال سے) جب کینڈڈا نے مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ کیا تھا تب بھی میں ایسا ہی ناصح اور بقول تمہارے ہوا کا جھکنا تھا جیسا کہ اب تم دیکھتے ہو۔ اُس وقت بھی میں سیاہ کوٹ پہنتا تھا اور میرا کالر بجائے آگے کے پیچھے سے بند کیا جاتا تھا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اگر اپنے پیشے میں فریب سے کام لیتا تو وہ مجھ سے زیادہ محبت کرتی؟

ی م۔ (صوفے کے اوپر اپنے گھٹنوں کو اپنے سینہ سے لگاتے ہوئے) نہیں، اس نے تمہیں معاف کر دیا جس طرح اُس نے میرے بزدل اور کمزور ہونے کو معاف کر دیا بلکہ جیسا تم کہتے ہو کہ رونے کتے کے پلّے ہونے کی وجہ سے معاف کر دیا

(خوبیت میں آ کر) اس قسم کی عورت ملکوتی عقل و ہوش رکھتی ہے۔ وہ ہماری روحوں سے محبت کرتی ہے نہ کہ ہماری بیوقوفیوں سے یا مغالطوں سے یا ہمارے فضول خیالات سے نہ ہمارے کوٹوں سے نہ ہمارے کالروں سے اور نہ ہمارے طرح طرح کے فضول چیتھڑوں سے جس میں ہم اپنے آپ کو لپیٹے رہتے ہیں (اس بات پر وہ کچھ دیر تک محو رہتا ہے اس کے بعد مارچی سے بڑے شوق سے سوال کرنے لگتا ہے) ہاں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر تم اُس آتشیں تلوار سے کیونکر بچ کر نکل گئے جس نے مجھے روک لیا۔

م ۔ غالباً اس لئے کہ دس منٹ بعد کسی نے مداخلت نہیں کی تھی۔

ی م ۔ (متعجب ہو کر) کیا!

م ۔ آدمی بلند سے بلند چوٹیوں پر پہونچ سکتا ہے لیکن وہاں دیر تک رہ نہیں سکتا۔

ی م ۔ (اُچک پڑتے ہوئے) یہ جھوٹ ہے۔ وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہ سکتا ہے۔ عمر بھر وہیں۔ یہ تو دوسرے لمحات ہوتے ہیں جب اُس کو آرام نصیب نہیں ہوتا اور اُسے زندگی کے پُر سکون جمال کا احساس نہیں ہوتا۔ آخر مجھے تم سمجھتے کیا ہو۔ میں اگر اعلیٰ بلندیوں پر اپنے لمحات نہ گذاروں گا تو کہاں گذاروں گا؟

م ۔ باورچی خانہ میں۔ پیاز چھیلنے میں اور لیمپ میں تیل بھرنے میں۔

ی م ۔ یا کلیسا کے ممبر پر معمولی ذلیل مٹی کی روحوں کی گرد جھاڑنے میں۔

م ۔ ہاں یوں بھی، لیکن ایسے ہی لمحات تھے جب مجھ کو وہ سنہرا موقعہ حاصل ہوا اور اس بات کا حق بھی کہ میں اس سے محبت کی التجا کروں۔ میں نے ایسے لمحات کسی سے قرض نہیں لئے اور نہ میں نے ان لمحات میں کسی دوسرے آدمی کی مسرت چرانے

کی کوشش کی۔

ی م۔ (بے انتہا حقارت سے آتشدان کی طرف بعجلت جاتے ہوئے) مجھے اس کا بالکل یقین ہے کہ تم نے معاملت بالکل ایمانداری سے کی ہوگی۔ بالکل اُسی ایمانداری سے جس طرح کہ سیر آدھ سیر پنیر خریدنے میں کی جاتی ہے (وہ آتش دان والے قالین کے کنارے پر رُک جاتا ہے۔ مارین کی طرف پیٹھ ہے۔ کچھ سوچتا ہے۔ خود سے مخاطب ہوتا ہے) البتہ میں صرف بطور ایک فقیر کے اُس سے مانگ سکتا تھا۔

م۔ (چونکتے ہوئے) ایک ایسا فقیر جو سردی سے مر رہا ہو! اور اس کا دوشالہ مانگ رہا ہو!

ی م۔ (تعجب سے مڑتے ہوئے) شکریہ! کہ تم نے میری شاعری کی تکمیل کر دی۔ ہاں گر آپ کا جی چاہے تو یوں ہی کہہ لیجئے۔ ایک فقیر جو سردی سے مر رہا ہو اور اس کا دوشالہ مانگ رہا ہو!

م۔ (جوش سے) اور اس نے انکار کر دیا۔ کیا میں تمہیں بتلادوں کہ اس نے کیوں انکار کر دیا۔ میں خود اُسی کے الفاظ تمہیں بتلا سکتا ہوں۔ اس نے انکار اس لئے کر دیا کہ۔۔۔

ی م۔ اُس نے انکار نہیں کیا۔

م۔ نہیں کیا!؟

ی م۔ اُس نے سب کچھ دیا جو میں نے مانگا۔ اپنا دوشالہ دیا۔ اپنے شہپر دیئے۔ اپنے ماتھے کے تارے دیئے، اپنے ہاتھ کے سوسنی پھول دیئے۔ اپنے قدموں کے نیچے کا ہلال دیا۔

م ۔ (اس کو پکڑتے ہوئے) سچ بول، سچ آدمی! میری بیوی میری بیوی ہے۔ میں تمہاری یہ شاعرانہ فضولیات کچھ نہیں سننا چاہتا۔ یہ مجھے خوب معلوم ہے کہ اگر اب وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی ہے اور تم سے محبت کرنے لگی ہے تو دنیا کا کوئی قانون اُسے میرا نہیں بنا سکتا۔

ی م ۔ (تکلف سے بغیر کسی خوف دجھجک کے) ماریل! میرے قمیص کے کالر سے مجھے بیکار پکڑتے ہو۔ وہ پھر آکر ٹھیک کر دے گی جیسے اس نے صبح کیا تھا (خاموش مسرت سے) اور پھر مجھے اُسی طرح اُس کے ہاتھ چومنے کو ملیں گے۔

م ۔ شیطان کے بچے تجھے نہیں معلوم کہ ایسی باتیں میرے سامنے کرنا کہاں تک روا ہیں؟ (یا شک کرتے ہوئے) کچھ ایسی بات ہو گئی ہے جس نے تجھے اس قدر نڈر بنا دیا ہے۔

ی م ۔ مجھ کو اب ڈر بالکل نہیں ہے۔ میں تم سے پہلے نفرت کرتا تھا اور اسی لئے پہلے تمہارے چھونے تک سے گھبراتا تھا لیکن آج صبح کو جب وہ تمہیں پریشان کر رہی تھی میں نے دیکھا کہ تم واقعی اس سے محبت کرتے ہو۔ اس وقت سے میں اب تمہارا دوست ہو گیا ہوں۔ اب جی چاہے میرا گلا گھونٹ دو مجھے ڈر نہیں۔

م ۔ (اسے چھوڑتے ہوئے) اگر یقیناً تم یہ ظالمانہ مکر سے نہیں کہہ رہے ہو، اگر تم میں انسانی احساسات کی ایک چنگاری بھی باقی رہ گئی ہے تو کیا مجھے بتاؤ گے کہ میری عدم موجودگی میں کیا ہوا؟

ی م ۔ کیا ہوا! ہوتا کیا وہی آتشین تلوار (ماریل بے چینی سے اپنا پاؤں پٹکتا ہے)

اچھا تو خیر سیدھی سیدھی تشریح یہ ہے کہ میں نے اس قدر اعلیٰ طریقہ کی محبت کی کہ مجھے کسی بات کی آرزو نہ رہی سوائے اس کے کہ میں اسی محبت کی حالت میں رہوں۔ قبل اس کے کہ میں اپنی بلند ترین بلندیوں سے نیچے آتا تم آ گئے۔

م۔ (بے انتہا تکلیف سے) تو گویا یہ بات اب بھی ناتمام رہی۔ پھر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

ی م۔ مصیبت! مجھ سے بڑھ کر اب خوش کوئی نہیں ہے۔ مجھے اب کسی بات کی آرزو نہیں سوائے اس کی خوشی کے (وجد میں آ کر) مارّیل حقیقت یہ ہے کہ ہم دونوں کو اسے چھوڑ دینا چاہیئے۔ ہم اس کے شایانِ شان نہیں ہیں۔ میں ایک چھوکرا، عصبی مریض، تم ایک نہایت احمق پادری۔ چلو ہم دونوں دنیا کے سفر کو چلیں۔ تم مشرق جاؤ اور میں مغرب اور اس کے لئے ایک نہایت لائق نہایت مناسب اور اس کی جوڑ کا بر تلاش کر کے لائیں۔ کوئی ایک نہایت ہی خوبصورت فرشتہ ہو جس کے احمریں شہپر۔

م۔ یعنی کوئی بیوقوف! افسوس اگر وہ اتنی پاگل ہو گئی ہے کہ مجھے چھوڑ کر تمہارے ساتھ جانے پر تل گئی ہے تو پھر اس کی حفاظت کون کرے گا؟ کون اس کے لئے محنت کرے گا؟ کون اس کے بچوں کی نگہداشت کرے گا؟ (وہ صوفے پر پریشان ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ گھٹنوں پر کہنیاں ہیں اور اپنے سر کو ہاتھوں سے دبا لیتا ہے)۔

ی م۔ (بے تحاشا اپنی انگلیاں چٹخاتے ہوئے) وہ تو اس قسم کے بیکار سوالات نہیں کرتی۔ اس میں وہ مدد نہیں چاہتی بلکہ وہ خود کسی دوسرے کی حفاظت کرنا، مدد کرنا اور اس کے لئے محنت کرنا چاہتی ہے۔ (ارے احمق وہ خود بھی دوسرے کے

کی نگہداشت، ان کی مدد اور ان کے لئے کام کرنا چاہتی ہے۔ کوئی ایسا بوڑھا آدمی جو دوبارہ بچہ ہو گیا ہو۔ ارے بیوقوف ایسا شخص میں ہوں۔ مارچل ایسا شخص میں ہوں (جوش مسرت سے اُٹھ کر ناچنے لگتا ہے اور کہتا ہے) تم نہیں جانتے کہ عورت کیا چیز ہے۔ مارچل اسے فوراً بلا بھیجو اسے بلا بھیجو اور ہم دونو میں سے کسی ایک کو منتخب کر لینے دو۔

(دروازہ کھلتا ہے اور کینڈڈا اندر داخل ہوتی ہے۔ بیوجین ایک دم ناچتے ناچتے سہم کر رہ جاتا ہے)

ک۔ (متعجب ہو کر دہلیز پر سے) یوجین یہ آخر تم کیا کر رہے ہو؟

ی م۔ (انوکھے پن سے) جیمس اور ہم دونوں وعظ دینے کا مقابلہ کر رہے ہیں اور وہ ہار رہا ہے۔

(کینڈڈا مارچل کی طرف دیکھتی ہے اور یہ دیکھ کر کہ وہ پریشان معلوم ہوتا ہے۔ اس کی طرف بہت فکر مند ہو کر بڑھتی ہے)

ک۔ تم اس کو پریشان کر رہے تھے یوجین میں ایسی باتیں پسند نہیں کرتی۔ سُنا تم نے؟ (اپنا ہاتھ مارچل کے کندھے پر رکھتی ہے اور غصہ کی وجہ سے اپنا وقتی طور پر وہ بیوی بنے رہنے کا ہنر بھول جاتی ہے) میرے پیارے کو بس اب پریشان نہیں کیا جائے گا۔ میں اس کی حفاظت کروں گی۔

م۔ (فخر سے اُٹھ کھڑے ہوتے ہوئے) حفاظت!

ک۔ (اس کی بات نہ سنتے ہوئے، یوجین سے) آخر تم کیا کہہ رہے تھے؟

ی م۔ (ڈر کر) کچھ نہیں۔ میں ـــ

ک ۔ یوجین! کچھ نہیں؟

ی م ۔ (روداسا ہو کر) میرا مطلب یہ ۔ میں ۔ مجھے بہت افسوس ہے۔ میں اب ایسا پھر نہ کروں گا۔ سچ اب نہ کروں گا۔ میں اسے بالکل چھوڑ دیا کروں گا۔

م ۔ (غصہ سے یوجین کی طرف بڑھتے ہوئے) مجھے چھوڑ دے گا! شیطان کے ۔

ک ۔ (اسے روکتے ہوئے) نہیں۔ رُک جاؤ جیمس، میں دیکھو اِسے ٹھیک کئے دیتی ہوں۔

ی م ۔ کیا آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں؟

ک ۔ (سختی سے)، ہاں، میں تم سے بے حد خفا ہوں اور میرا قطعی ارادہ ہے تم کو گھر سے باہر نکال دوں۔

م ۔ (کینڈڈا کی جرات سے متعجب ہو کر پھر بھی یہ نہ چاہتے ہوئے کہ کسی مرد کے مقابلہ میں اس کی بیوی اسے بچائے) نرمی سے کینڈڈا! نرمی سے کینڈڈا!! میں اپنی حفاظت آپ کر سکتا ہوں۔

ک ۔ (اسے تھپتھپاتے ہوئے)، ہاں ہاں کیوں نہیں پیارے۔ لیکن تم کو اب پریشان کوئی نہیں کر سکتا۔ نہ کرنے دوں گی۔

ی م ۔ (تقریباً روتے ہوئے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے) تو اب میں جاتا ہوں۔

ک ۔ نہیں تمہارے جانے کی ابھی ضرورت نہیں ہے اتنی رات گئے تمہیں گھر سے باہر نہ نکالوں گی۔ (زور سے) تمہیں شرم نہیں آتی بے شرم!

ی م ۔ (دنگ ہو کر) لیکن میں نے کیا کیا ہے؟

ک ۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے جو کچھ تم نے کیا ہے۔ اتنی اچھی طرح جیسے کہ میں یہاں خود موجود تھی۔ تم نے بہت ہی نالائق بات کی ہے تم بالکل بچوں ہی کی

طرح ہو، اپنی زبان کو روک نہیں سکتے۔

ی م۔ مجھے ایک چھوڑ دس موتیں آجائیں! اگر میں آپ کو ایک ذرہ کی بھی تکلیف دینے کا خیال کروں۔

ک۔ (اس لڑکپن کی بات پر سخت تنفر ظاہر کرتے ہوئے) تمہارے مرنے سے مجھے بڑا فائدہ ہی ہو جائے گا!

م۔ کینڈڈا ڈیر یہ سوال و جواب، بالکل بیکار اور نامناسب ہیں۔ دراصل قصہ یہ دو آدمیوں کا ہے اور میں ہی اسے بہتر طے کر سکتا ہوں۔

ک۔ دو آدمیوں کا! کیا تم ایسے شخص کو ایک آدمی سمجھتے ہو؟ (چیں بجبیں سے) شریر کہیں کا!

ی م۔ (اس ملامت سے دل میں ایک عجیب ہمت محسوس کرتے ہوئے) اگر مجھے لڑکوں ہی کی طرح برا بھلا کہا جا رہا ہے تو پھر لڑکوں کا سا جواب بھی دوں گا۔ جھگڑا اصل میں اس نے پہلے شروع کیا اور یہ مجھ سے بڑا لڑکا ہے۔

ک۔ (ذرا پریشان ہوتے ہوئے کیونکہ مارل کی شان پر دھبہ آتا تھا) یہ صحیح نہیں ہو سکتا (مارل سے) جیمس تم نے خود ایسی باتیں شروع نہ کی ہوں گی۔ کیوں نا جیمس؟

م۔ (حقارت سے) نہیں۔

ی م۔ (غصہ سے) آئیں!

م۔ (چیں بجبیں سے) تم نے خود آج صبح اس قسم کی ابتدا کی تھی (کینڈڈا اس سے فوراً وہ ہیر پھیر والی مبہم بات سمجھ جاتی ہے جس کا موریل کی باتوں سے تعلق ہو سکتا تھا۔ چنانچہ وہ شک سے اور تیزی سے اس کی طرف دیکھنے لگتی ہے۔ مارل اپنا سلسلۂ کلام جاری رکھتا ہے۔ اس لہجہ میں گویا اس کی برتری کو صدمہ پہنچ رہا ہے) تمہاری دوسری

میں وہ جمہوریت کا قائل ہے مگر اس کے نزدیک بغیر اشتراکیت کے جمہوریت بے معنے چیز ہے ۔ وہ مکمل اشتراکی نہیں ۔ کیونکہ اشتراکیت انفرادیت کی قاطع ہے اور اس لئے وہ غیر معمولی فرد کو بڑی اہمیت دیتا ہے ۔ وہ ارتقاء کے مسئلے میں عقیدہ رکھتا ہے اور حضرتِ آدم سے لے کر سنہ ۲۱۹۲۰ عیسوی تک انسانی ترقی کا جو نقشہ اُس نے BACK TO MATHUSELAH میں کھینچا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کی عمر بہت کم ہوتی ہے اور اگر یہ ۳۰۰ برس کی ہو جائے تو انسان اپنے مسائلِ زندگی پر اچھی طرح قابو پا سکے گا ۔ وہ اس امر کو ممکن بھی سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر سچائی کے راستے پر آ کر انسان اپنی ذہنی ترقی کی راہ پر چلتا رہا تو ایک دن موت دنیا سے مفقود ہو جائے گی ۔ مرد و عورت کے تعلقات پر اس کے خیالات شاید سب سے زیادہ دلچسپ ہیں ۔ مجنوں والی محض جذباتی محبت کو وہ بالکل بیکار سمجھتا ہے ۔ مگر ایک جنس کے دوسری جنس کی طرف قدرتی رجحان کو وہ زندگی کا سب سے اہم عنصر تصور کرتا ہے ۔ کیونکہ اسی رجحان ہی کے ذریعہ قوتِ حیات انسان کی پیدائش اور ترقی کو جاری رکھتی ہے ۔ یہ رجحان دنیا کی ہر قدر سے بالاتر ہے اور ہر قدر کو ٹھکرا کر اپنا عمل جاری رکھتا ہے ۔ اس کو ایک پاک حقیقت سمجھنا چاہیئے اور بہائی جذبات سے اس کا دامن آلودہ نہ ہونے دینا چاہیئے ۔ غرض شا کے فلسفے کے جتنے پہلوؤں کو دیکھا جائے اور اس کی گہرائی میں جتنا اترا جائے ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ حق کا دوست اور باطل کا دشمن ہے ۔

شا کی آخری تمنا یہ تھی کہ اسے ڈرامہ نگار نہیں بلکہ کوشش سائنٹسٹ

بات البتہ درست ہے کہ میں بڑا لڑکا ہوں اس لئے زیادہ مضبوط بھی۔ کینڈڈا تم یہ معاملہ میرے ہاتھ میں چھوڑ دو۔

ک۔ (پھر اسے تسکین دیتے ہوئے) ہاں پیارے کیوں نہیں، میں ضرور چھوڑ دوں گی۔ لیکن (پریشان ہو کر) میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آج صبح کیا معاملہ تھا۔

م۔ (اس کی بات کو نرمی سے ٹالتے ہوئے) پیاری، تمہیں اس کے سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ک۔ لیکن جیمس میں، (باہر گھنٹی بجتی ہے) — اوہو، تو بروہ لوگ آرہے ہیں (وہ دروازہ کھولنے کے لئے چلی جاتی ہے۔)

ی م۔ (ماریل کی طرف دوڑ کر جاتے ہوئے) ماریل، ماریل! یہ کس قدر خراب بات ہو گئی کہ وہ ہم لوگوں سے خفا ہو گئی ہے۔ مجھ سے تو اسے نفرت ہی ہو گئی ہے۔ اب میں کیا کروں؟

م۔ (عجیب پریشانی کی حالت میں کرہ میں ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے) یوجین میرا سر چکرا رہا ہے۔ میں تھوڑی دیر میں کہیں پاگلوں کی طرح ہنسنے نہ لگوں۔

ی م۔ (فکرمند ہو کر اس کے ساتھ ٹہلتے ہوئے) نہیں، نہیں ایسا نہ کرنا ورنہ وہ سمجھے گی کہ تم کو میں نے پاگل بنا دیا ہے۔ ہنسنا مت۔

(غل شور اور قہقہوں کی آوازیں قریب آتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکسی ل کی آنکھیں چمک رہی ہیں۔ طرز عمل سے غیر معمولی شگفتگی عیاں ہے لیکن ہوش و حواس بجا ہیں۔ برجس کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔ برجس بدستور اپنی جگہ مطمئن ہے اور چکنی چپڑی باتیں کر رہا ہے مس گارنٹ اپنی بہترین ٹوپی اور بہترین جیکٹ جمائے ہوئے ان دونوں کے پیچھے آتی

ہے۔ حالانکہ اس کی آنکھیں معمول سے زیادہ چمک رہی ہیں لیکن بظاہر ابھی خود کو مدہوش نہیں سمجھتی۔ اپنے ٹائپ رائٹر والی میز کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھ جاتی ہے۔ ایک ہاتھ میز پر خود کو سہارا دینے کے لئے رکھتی ہے۔ دوسرا پیشانی پر رکھتی ہے جیسے کچھ تھک گئی ہو یا کچھ چکر سا آرہا ہو۔ مارچ بینکس کو پھر اپنے شرمیلے پن کا شدید احساس ہوتا ہے اور کھڑکی کی طرف جہاں ماریل کی کتابیں رکھی ہیں چپکے چپکے کھسکنا شروع کرتا ہے)

ل۔ (انتہائی شگفتگی سے) مجھے آپ کو ضرور مبارکباد دینی چاہیئے (اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے) آپ نے کس قدر عمدہ، کس قدر اعلیٰ درجہ کا وجدانی خطبہ دیا ہے آپ تو خود اپنے سے بڑھ گئے۔

ب۔ اس میں کوئی شک نہیں جیمس میں تو تمہارے آخری لفظ تک برابر جاگتا رہا، کیوں نا مس گارنٹ؟

پ۔ (جھنجھلا کر) مجھے کیا معلوم، مجھے تو تمہارا خیال بھی نہ تھا میں تو اپنے نوٹس لکھ رہی تھی (اپنی نوٹ بک نکالی ہے اور اپنی مختصر نویسی (شارٹ ہینڈ) کو دیکھتی ہے اور دیکھ کر تقریباً اداس ہو جاتی ہے)

م۔ پر اس کیا میں بہت تیز بولا؟

پ۔ بہت ہی تیز۔ آپ جانتے ہیں کہ میں نوّے الفاظ فی منٹ سے زیادہ نہیں لکھ سکتی۔ چنانچہ بہت کچھ چھوٹ گیا۔ (غصہ میں نوٹ بک کو اپنی مشین کی طرف پھینکدیتی ہے کہ دوسرے دن دیکھا جائے گا اور اب مطمئن ہو کر بیٹھتی ہے)

م۔ (تسکین دیتے ہوئے) خیر، خیر کوئی حرج نہیں۔ جانے دو، جانے دو اچھا یہ بتاؤ کیا تم سب

لوگ کھانا کھا چکے؟

ل۔ مسٹر برجیس نے آج ہم لوگوں کو بنگرڈیو ہوٹل میں ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی دعوت دی۔

ب۔ (فیاضانہ شان سے) مسٹر ل یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے (انکساری سے) آپ لوگوں کی ہمیشہ ایسی ہی خاطر تواضع کرنے کے لئے تیار ہوں۔

پ۔ ہم لوگوں کو شمپین پینے کو ملی۔ میں نے تو اس سے پہلے اسے چکھا بھی نہ تھا۔ مجھے چنانچہ ذرا چکر محسوس ہو رہا ہے۔

م۔ (تعجب سے) شمپین کے ساتھ دعوت! یہ تو واقعی بہت اعلیٰ رہی۔ کیا بات تھی برجیس۔ یہ میری فصاحت کا اثر تھا کہ جس کے سبب تم اس قدر خرچ پر آمادہ ہو گئے؟

ل۔ (خطیبانہ رنگ دکھاتے ہوئے) آپ کی فصاحت اور مسٹر برجیس کی دریا دلی (انتہائی شگفتگی کے جوش میں آکر) اور ہمارے صدر بھی کیا لاجواب آدمی تھا۔ وہ بھی ہمارے ساتھ کھانے پر آیا تھا۔

م۔ (نتیجہ نکال کر برجیس کی طرف دیکھتے ہوئے) اچھا! آ۔ آ۔ صدر! تو اب میں سمجھا۔

(برجیس انکساری کے طور پر کھانسنے لگتا ہے، یہ چھپانے کے لئے کہ اپنی چالاکی پر مسرور و مطمئن ہے۔ بیکسی دست بستہ ایک شان کے ساتھ صوفے سے لگ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ ایک چکر آتا ہے لیکن خود کو سنبھال لیتا ہے۔ کینڈڈا ایک کشتی میں گلاس، لیمو اور گرم پانی کا ایک جگ لاتی ہے)

ک۔ لیمونیڈ کون پئے گا؟ تم لوگ ہمارا قاعدہ جانتے ہو یعنی شراب سے قطعی پرہیز (کشتی کو میز پر رکھ دیتی ہے اور لیمو نچوڑنے والی مشین اٹھاتی ہے اور ہر ایک کی طرف دیکھتی ہے)

م۔ کوئی ضرورت نہیں اس کی کینڈڈا۔ یہ سب لوگ شمپین پی کر آئے ہیں۔ پر آس نے بھی اپنا عہد توڑ دیا۔

ک۔ (پر آز ریائی سے) کیا واقعی تم نے بھی شمپین پی ہے!

پ ۔ (زور دے کر) ہاں میں نے پی ۔ میں نے تو صرف بیئر کے متعلق توبہ کی تھی ۔ بیئر کو میں سخت ناپسند کرتی ہوں مسٹر ماریل آج اب اور کوئی خط تو میرے جواب لکھنے کے لئے نہیں ہے ؟

م ۔ ہاں بس اب آج کوئی نہیں۔

پ ۔ اچھی بات تو پھر ۔ سب لوگ خدا حافظ !

ل ۔ (ہمت مردانہ سے) مس گارنٹ کوئی مضائقہ نہ ہو تو میں آپ کو آپ کے مکان تک چھوڑ آؤں ؟

پ ۔ نہیں شکریہ میں خود کو اس وقت کسی پر چھوڑ نہیں سکتی ۔ کاش کہ میں وہ ذلیل شے ذرا بھی نہ پیتی (وہ لڑکھڑاتی ہوئی دروازہ کی طرف بڑھتی ہے اس سے ٹکراجاتی ہے اور بمشکل گرتے گرتے بچتی ہے)

ب ۔ (غصہ سے) ذلیل شے ! لڑکی جانتی بھی نہیں کہ شمپین کیا چیز ہے ۔ پامری اور گرینو کمپنی کی ۔ ساڑھے بارہ شلنگ کی ایک بوتل ! اور وہ پورے دو گلاس پی گئی !

م ۔ (اُس کے متعلق فکرمند ہو کر) لیکسی جاؤ اور اسے حفاظت سے گھر پہونچا آؤ۔

ل ۔ (دو گلاس سن کر اور فکرمند ہو کر) لیکن اگر وہ واقعی ۔۔ یعنی فرض کیجئے اگر وہ سڑک پر گانے لگے یا اسی طرح کی کوئی اور حرکت ۔۔۔

م ۔ ہاں یہی مجھے بھی ڈر ہے کہ شاید وہ ایسا کر بیٹھے ۔ اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ جا کر اسے حفاظت سے گھر پہونچا آؤ۔

ک ۔ ہاں لیکسی ضرور شاباش ! (وہ اس سے ہاتھ ہلاتی ہے اور آہستہ سے دروازہ کی طرف ڈھکیل دیتی ہے)

ل ۔ ہاں جانا تو میرا فرض ہے مگر غالباً حفاظت کی ضرورت نہ پڑے گی ۔ خدا حافظ ! مسٹر ماریل (سب سے مخاطب ہو کر) خدا حافظ (وہ چلا جاتا ہے اور کینڈڈا دروازہ بند کر دیتی ہے)

ب ۔ وہ خود بھی دو گھونٹوں کے بعد بڑی احتیاط سے پی رہا تھا لوگ اب اتنی پیتے نہیں جتنی کہ

اگلے زمانہ والے پیا کرتے تھے (آتشدان کی طرف بڑھتے ہوئے) اچھا جیمس، بس اب گھر کے دروازہ بند کر لینے کا وقت آ گیا ہے۔ مسٹر مارچ بینکس آپ بھی مکان چل رہے ہیں نا؟ کیا میں کچھ دور تک آپ کی شرف ہمراہی سے سرفراز ہو سکتا ہوں؟

ی م۔ (ڈر کر) ہاں، ٹھیک، اب مجھ کو واقعی جانا چاہیئے (وہ دروازہ کی طرف بڑھتا ہے لیکن کینڈڈا سامنے آ کر کھڑی ہو جاتی ہے اور اُس کا راستہ روک لیتی ہے)

ک۔ (خاموش تحکمانہ لہجہ میں) تم اُدھر بیٹھو چل کے۔ تم ابھی نہیں جا سکتے۔

ی م۔ (التجا کرتے ہوئے) نہیں میں — میرا مطلب جانے کا نہیں تھا (آ کر چپکے سے صوفے پر بیٹھ جاتا ہے)

ک۔ پاپا، مسٹر مارچ بینکس آج ہم لوگوں کے ساتھ ہی رہیں گے۔

پ۔ اچھا اچھا تو میں چلتا ہوں۔ خدا حافظ جیمس (ماریل سے مصافحہ کرتا ہے اور یوجین کی طرف آتا ہے) مسٹر مارچ بینکس تم اپنے بستر کے قریب ان لوگوں سے ایک لیمپ رکھوا لینا کیونکہ ممکن ہے تم کو وہی دَورہ پڑے تو دقت نہ ہو۔ اچھا خدا حافظ۔

ی م۔ شکریہ میں ضرور ایسا کروں گا خدا حافظ مسٹر برجیس (دونوں مصافحہ کرتے ہیں۔ برجیس دروازہ کی طرف جاتا ہے۔)

ک۔ (ماریل کو روکتے ہوئے جو برجیس کے پیچھے اُسے پہونچانے جا رہا ہے) ذرا اُرکنا ڈیر، میں پاپا کو اُن کا اوور کوٹ تو پہنا دوں (وہ برجیس کے ساتھ باہر چلی جاتی ہے۔)

ی م۔ (صوفے سے اُٹھ کر ماریل کے پاس جاتے ہوئے) ماریل بس اب ایک زبردست منظر پیش ہونے والا ہے تم خوف زدہ تو نہیں ہو؟

م۔ ذرہ برابر بھی نہیں۔

ی م۔ تمہاری ہمت پر اس وقت البتہ رشک معلوم ہوتا ہے (وہ تعریف کے طور پر اپنا

ہاتھ ماریل کے ہاتھ پر رکھ دیتا ہے) میرے قریب رہنا۔ رہو گے نا؟

م ۔ (اُسے ہٹاتے ہوئے) نہیں یوجین ہر شخص اپنی آپ حفاظت کرے۔ بس آج اِس وقت اُس کو ہم دونوں میں سے کسی کو ہمیشہ کے لئے انتخاب کر لینا ہے۔

(کینڈڈا واپس آجاتی ہے۔ یوجین ایک خطاوار اسکول کے لڑکے کی طرح جھجکتے سے دبکا ہوا پھر صوفے پر واپس آتا ہے)

ک ۔ (ان دونوں کے درمیان آکر یوجین سے مخاطب ہوتے ہوئے) تمہیں اپنے کئے پر ندامت ہے؟

ی م ۔ (صداقت سے) ہاں، دلی تکلیف ہے۔

ک ۔ اچھا خیر تو پھر تم معاف کئے جاتے ہو۔ اور بس اب ایک اچھے چھوٹے لڑکے کی طرح جا کر بستر پر سو رہو۔ میں جیمس سے کچھ تمہارے متعلق باتیں کرنا چاہتی ہوں۔

ی م ۔ (سخت انتشار سے اُٹھتے ہوئے) نہیں ماریل میں نہیں جاؤں گا۔ میں ضرور یہیں رہونگا۔ تم اُس سے سب کچھ کہہ دو۔

ک ۔ (اپنے شکوک صحیح پاتے ہوئے) مجھ سے کیا کہہ دو؟ (یوجین کی نگاہیں اس سے بچا رہیں ہوتیں وہ مڑتی ہے اور ماریل کی طرف دیکھنے لگتی ہے)

م ۔ (انجام کے لئے خود کو تیار کرتے ہوئے) مجھے اُس سے کچھ کہنا نہیں ہے سوائے اِس کے کہ (یہاں اُس کی آواز نرم دگلوگیر ہو جاتی ہے) وہ دنیا میں میرا بہترین خزانہ ہے ۔ اگر واقعی وہ میری ہی ہے۔

ک ۔ (اس کے خطیبانہ لہجہ کو بُرا مان کر نیز اس بات کو بُرا مانتے ہوئے کہ وہ اس سے گویا سینٹ میتھو کا مجمع سمجھ کر مخاطب ہو رہا ہے) میرا خیال یہ ہے کہ اگر صرف اتنا ہی کہنا تھا تو یوجین بھی اس سے کچھ کم نہیں کہہ سکتا۔

ی م ۔ (ناامید ہو کر) مارٹیل وہ ہم دونوں پر ہنس رہی ہے۔

م ۔ (بزبز ہو کر) اِس میں ہنسنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ کینڈڈا کیا تم ہم پر ہنس رہی ہو۔ کینڈڈا؟

ک ۔ (دبائے ہوئے غصہ سے) جیمس یوجین بہت تیز لڑکا ہے۔ ممکن ہے کہ میں ہنسنے لگوں۔ لیکن یہ زیادہ ممکن ہے کہ مجھے سخت غصہ آجائے۔ (وہ آتش دان کے پاس چلی جاتی ہے اور وہاں آتش دان کے حلقے پر اپنا بازو رکھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ ایک پیر آتش دان کے سیخچوں پر ہے۔ یوجین مارٹیل کے پاس چپکے سے جاتا ہے اور آہستہ سے اس کی آستین پکڑ کر چونکاتا ہے)

ی م ۔ (چپکے سے کان میں کہتے ہوئے) دیکھو مارٹیل۔ ہم لوگوں کو کوئی بات بھی منھ سے نہ نکالنی چاہیئے۔

م ۔ (یوجین کو ہٹاتے ہوئے۔ بغیر اس کی طرف دیکھے ہوئے) کینڈڈا۔ کیا تم اپنے غصہ کی بات دھمکی کے طور پر کہہ رہی ہو۔ مجھے اُمید تو ایسی نہیں ہے۔

ک ۔ (زور سے دھمکاتے ہوئے) ہاں جیمس غالباً! یوجین میں نے تم سے جانے کو کہا تھا۔ جانتے ہو کہ نہیں؟

م ۔ (اپنا پیر زمین پر زور سے مارتے ہوئے) نہیں وہ نہیں جا سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ یہیں رہے۔

ی م ۔ نہیں میں چلا جاؤں گا جو کچھ تم مجھ سے کہو گی وہی کروں گا۔ (وہ دروازہ کی طرف بڑھتا ہے)

ک ۔ رکو (وہ رک جاتا ہے) کیا تم نے جیمس کا کہنا سُنا نہیں کہ وہ نہیں چاہتا کہ تم جاؤ۔ یہاں کا مالک جیمس ہے۔ کیا تمھیں یہ نہیں معلوم؟

ی م ۔ (ایک نوجوان شاعر کی طرح ظلم کے خلاف برافروختہ ہوتے ہوئے) لیکن وہ مالک ہے کس حق سے؟

ک ۔ (آہستہ سے) اسے بتلا تو دو جیمس!

م ۔ (چونک کر، میری پیاری! مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون سا ایسا حق ہے جس سے میں یہاں کا مالک ہوں میں، تو اس قسم کا کوئی حق نہیں جتاتا۔

ک ۔ (سخت ملامت کے لہجہ میں) تم نہیں جانتے جیمس۔ ارے جیمس! (یوجین کی طرف متوجہ ہو کر) یوجین تمہیں تو معلوم ہو گا۔ (وہ اپنا سر نفی میں ہلاتا ہے لیکن اس کی طرف دیکھنے کی جرأت نہیں کرتا) ہاں تم ابھی بہت بچے ہو۔ خیر، اچھا تو اب تمہیں یہاں رُکنے کی اجازت دیتی ہوں تاکہ تم یہ باتیں سیکھ لو، جان لو (وہ آتش دان کے پاس سے آتی ہے اور ان دونوں کے درمیان آکر کھڑی ہو جاتی ہے) اچھا۔ جیمس، اب یہ بتاؤ واقعہ کیا ہے؟ بتاؤ، مجھ سے کہو!

ی م ۔ (مارین کی طرف چپکے سے کہتے ہوئے) مت بتانا۔

ک ۔ بولو۔ منہ سے کہو تو!

م ۔ (آہستہ سے) میں چاہتا تھا کہ تمہارے دماغ کو رفتہ رفتہ تیار کروں تاکہ کوئی غلط فہمی نہ پیدا ہونے پائے۔

ک ۔ ہاں، ہاں پیارے یہ تو مجھے معلوم ہے کہ تم نے ایسا کیا لیکن کسی بات کا خیال نہ کرو۔ مجھے کوئی غلط فہمی نہ ہو گی۔

م ۔ اچھا تو — (رک جاتا ہے اس لئے کہ وہ ایک لمبی تشریح کرنا چاہتا تھا لیکن الفاظ نہیں ملتے)

ک ۔ اچھا تو؟

م ۔ (ایکدم صاف صاف بول اٹھتا ہے) یوجین یہ کہتا ہے کہ تمہیں اس سے عشق ہے۔

ی م ۔ (جلدی سے اور انتہائی گھبراہٹ سے) نہیں، نہیں، نہیں، نہیں کبھی نہیں۔ مسٹر ماریل یہ میں نے کبھی نہیں کہا۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ مجھے محبت ہے اور

میں نے یہ کہا تھا کہ میں تم کو خوب سمجھ پاتا ہوں اور یہ شخص نہیں سمجھ پاتا۔ اور یہ سب اُس وقت نہیں کہا تھا جب وہ تمام باتیں آگ کے سامنے ہوئی تھیں میں قسمیہ کہتا ہوں کہ صرف آج صبح یہ بات ہوئی تھی۔

ک۔ (واقف ہو کر) آج صبح!

ی م۔ ہاں (وہ کینڈڈا کی طرف دیکھتا ہے تاکہ یقین مان لے اور پھر آگے کہتا ہے) میرے کالر خراب ہو جانے کی وجہ یہی تھی۔

ک۔ تمہارا کالر؟ (مطلب سمجھ کر فوراً مارل کی طرف مڑتی ہے۔ رنجیدہ اور متعجب) اوہ جیمس کیا تم نے ۔۔۔؟ (رک جاتی ہے)

م۔ (شرمندہ ہو کر) کینڈڈا تم جانتی ہو کہ مجھے اکثر غصہ آجاتا ہے۔ اور یہ بک رہا تھا (کانپ کر) کہ تم مجھ سے سخت نفرت رکھتی ہو۔

ک۔ (جلدی سے یوجین کی طرف مڑتے ہوئے) کیوں، کیا تم نے ایسا کہا تھا؟

ی م۔ (ڈر کر) نہیں۔

ک۔ (تقریباً غضبناک ہو کر) تو اس سے تمہارا یہ مطلب ہے کہ جیمس مجھ سے جھوٹ بول رہا ہے۔

ی م۔ نہیں، نہیں۔ میں۔ میں (بہت ہمت کر کے) وہ داؤد علیہ السلام کی بیوی کا قصہ تھا اور وہ واقعہ بھی گھر میں نہیں ہوا تھا بلکہ جب اُن کی بیوی نے اُن کو باہر تمام مجمع کے سامنے خطیبانہ رقص کرتے ہوئے دیکھا تھا تو اُن سے نفرت کرنے لگی تھیں۔

م۔ (مناظرہ کرنے والوں کی طرح اپنا موقع پاتے ہوئے) سُنا کینڈڈا، پیغمبر داؤد تمام مجمع کے سامنے رقص کر رہا تھا اور یہ سمجھ رہا تھا کہ اپنی ان حرکتوں سے تمام لوگوں کے دل موہ کر ان کی اصلاح کر رہا ہے، حالانکہ وہ سب بڑا آکسی والی شکایت میں مبتلا تھے (کینڈڈا کچھ

کہنے کو ہوتی ہے لیکن وہ اپنا ہاتھ اُٹھا کر اسے خاموش کر دیتا ہے، نہیں تمہیں غصہ ظاہر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کینڈڈا۔

ک۔ ظاہر کرنے کی!

م۔ (سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے) یوجین صحیح کہتا تھا جیسا کہ تم نے بھی چند گھنٹے گزرے کہا تھا کہ یوجین ہمیشہ صحیح بات کہتا ہے۔ اس نے کوئی ایسی بات نہیں کہی جس کو خود تم اس سے بہتر طریقہ پر نہیں کہہ چکی تھیں۔ وہ شاعر ہے اور ہر بات سمجھ جاتا ہے۔ میں صرف پادری ہوں جو کچھ بھی نہیں سمجھتا۔

ک۔ (تاسف کے لہجہ میں) جو کچھ ایک بیوقوف لڑکا کہے تم اسے مان لوگے، اگر وہی بات میں نے کبھی مذاق میں کہہ دی ہو۔

م۔ یہ بیوقوف لڑکا ایک معصوم بچے کی طرح الہامی گفتگو کر سکتا ہے لیکن اس میں ایک افعی کی مکاری شامل ہوتی ہے۔ اس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ تم دراصل اس کی ہونے کو ہو میری۔ اور صحیح یا غلط مجھ کو بھی یہ شک پیدا ہو گیا ہے کہ شاید ایسا ہی ہو۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ شک و شبہ میں مبتلا ہو کر ادھر اُدھر پریشان مارا مارا پھروں۔ میں ایسی بھی زندگی برداشت نہیں کر سکتا کہ رہوں تو ساتھ ساتھ لیکن دل میں غبار بھرے رہوں۔ میں حسد کرنے کی ناقابل برداشت ذلت اپنے لئے روا نہیں رکھ سکتا۔ اس لئے ہم دونوں اس بات پر راضی ہو گئے ہیں کہ تم ہم میں سے کسی ایک کو منتخب کر لو۔ اب میں تمہارے انتخاب کا انتظار کرتا ہوں۔

ک۔ (آہستہ سے ایک قدم پیچھے ہٹتی ہے۔ اس عبارت آرائی سے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ باوجودیکہ یہ الفاظ سچے جذبات سے کہے گئے ہیں۔) اچھا تو مجھے انتخاب کرنا ہے؟ کیوں نا؟

سمجھا جائے۔ فن کار کی حیثیت سے اس کی تمام خوبیاں اور تمام خامیاں اس بات سے اخذ کی جا سکتی ہیں۔ جہاں تک وہ محض تفریح بہم پہونچانے والے فن کار کے خلاف ہے وہ بڑے فن کار کی حیثیت سے نمایاں ہوتا ہے مگر جب وہ فن کو مقصد میں دبا دینا چاہتا ہے تو وہ صحافی کے درجے پر اُتر آتا ہے۔ مقصدی ادب لڑکوں کا کھیل نہیں ہے اور اس کی تخلیق میں وہ بیشتر ڈگمگایا بھی ہے اور اکثر منھ کے بھل گرا بھی ہے۔ مگر اس کی کامیابیوں کا پلّہ بھاری بھی ہے۔ اس نے اس دور کے ادیبوں کو زندگی کی طرف ایک بالکل نئے طریقے سے متوجہ کیا ہے اور ان کو زندگی کو دیکھنے اور پرکھنے کے لئے ایک نیا چشمہ دیا ہے مگر اس کے ڈراموں کی بابت ایک بہت ہی اہم سوال یہ کیا جاتا ہے کہ آیا ایسے ڈرامے جو بالکل سوشل حالات سے وابستہ ہوں اُن ڈراموں کا سا دائمی اثر رکھ سکتے ہیں جن میں انسانی فطرت کے گہرے مطالعہ کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ زیادہ تر لوگ اس رائے سے متفق ہیں کہ آئندہ نسلوں کے لئے شا کے ڈراموں میں کوئی دلچسپی کا سامان نہیں ہو۔ اسکے کردار اس کے نظریات کی محض ایسی تشخیصیں ہیں جو آج کل ہی دل چسپ معلوم ہوتی ہیں اور اس کے وہ ڈرامے بھی جو آج ہم کو بڑے اہم معلوم ہوتے ہیں کل صحافی چیزوں کی طرح فرسودہ ہو جائیں گے۔ اس کے تاریخی ڈراموں میں سے CEASER & CLEOPATRA اور SAINT JOAN کو کچھ لوگ بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور ان کے تاثرات کو دائمی سمجھتے ہیں۔ اس کے سوشل ڈراموں میں اُن ڈراموں کو جو PLAYS PLEASANT والی جلدیں ہیں سب پر اس لئے ترجیح دی جاتی ہے کہ اُن میں فلسفے سے زیادہ ڈرامہ نگار کی توجہ نفسیات انسانی کی طرف ہے۔ اس امر پر بھی

تو میرے خیال میں غالباً تم دونوں میں یہ مسئلہ بالکل طے ہو گیا ہے کہ میں دو میں سے ایک کی ہو جاؤں۔

م - (استقلال سے) بالکل! بس تم اب قطعی طور سے اپنا انتخاب کر لو۔

ی م - (پریشانی سے) ماریل، تم سمجھے نہیں۔ اُس کا مطلب ہے کہ وہ خود آپ اپنی مالک ہے۔

ک - (اس کی طرف مڑتے ہوئے) ہاں میاں یوجین میرا یہ مطلب بھی ہے اور اس کے علاوہ کچھ اور بھی جو ابھی تم دونوں کو معلوم ہو جائے گا۔ اچھا میرے مالکین و قابضین ذرا یہ تو مجھے بتائیے کہ آپ لوگ اپنے انتخاب کے لئے اپنا اپنا کیا عطیہ مجھے پیش کرتے ہیں۔ اس وقت میں نیلام پر چڑھی ہوئی ہوں۔ اچھا، یوجین تم کیا قیمت پیش کرتے ہو میرے لئے؟

م - (انتہائی تکلیف سے) کینڈڈا —— (اس کی آواز کام نہیں کرتی۔ آنکھیں اشک آلود ہو جاتی ہیں اور آواز گلوگیر، خطیب ایک زخمی جانور ہو کر رہ جاتا ہے) میں بول نہیں سکتا۔

ک - (بے اختیار ہو کر اس کے پہلو میں جاتے ہوئے) آہ! میرے پیارے ——

ی م - (گھبرا کر) رکو! یہ معاملہ کی صفائی نہیں ہے ماریل تم یہ نہیں دکھلا سکتے کہ تم پر تکلیف ہے، میں خود سخت مجروح ہوں لیکن اپنی جراحت دل دکھا کر اس کو اپنی طرف ہمدردانہ راغب کرنا نہیں چاہتا۔ اس لئے میں نہیں روتا۔ اس کے جذبۂ رحم کو نہ اُبھارو جو کچھ تمہیں کہنا ہے کہو — مردانہ وار کہو۔

م - (اپنی تمام قوتیں مجتمع کر کے) ہاں یہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ مجھے رحم و ہمدردی کی

قیمت لگانا مطلوب نہیں ہے (اپنے کو کینڈڈا سے چھڑا لیتا ہے)

ک۔ (واپس ہوتے ہوئے رکھائی سے) معاف کرنا جیمس میں تم سے مَس ہونا نہیں چاہتی تھی۔ اب میں تمہاری قیمت سننا چاہتی ہوں۔

م۔ (غرور انکساری کے ساتھ) کینڈڈا میرے پاس تمہاری قیمت کے لئے کچھ نہیں ہے سوائے اپنی طاقت تمہاری حفاظت کے لئے۔ اپنی ایمانداری تمہارے اطمینان کے لئے۔ اپنی محنت اور لیاقت تمہاری معاش کے لئے اور اپنا اثر و اقتدار تمہاری شان کے لئے۔ بس یہی چیزیں ایک مرد ایک عورت کو پیش کر سکتا ہے۔

ک۔ (بہت ہی خاموشی سے) اور تم یوجین؟ تم کیا پیش کرتے ہو؟

ی م۔ اپنی کمزوری، اپنی بے بسی۔ اپنی احتیاجِ دلی۔

ک۔ (متاثر ہو کر) یوجین یہ قیمت اچھی ہے۔ اب مجھے معلوم ہو گیا کہ میں اپنا انتخاب کس طرح کروں۔

(وہ کچھ دیر رکتی ہے اور ہر دو کی طرف دیکھتی ہے گویا دونوں کو تول رہی ہے۔ ماریل جس کا زور خودی یوجین کی قیمت سُن کر ایک دم شکست ہو گیا ہے اب اپنی پریشانی کو چھپا نہیں سکتا۔ یوجین شدت اضطراب بےچینی سے بالکل بُت کی طرح ساکت ہے)

م۔ (بھاری گلوگیر آواز میں۔ اس کی روح سخت ترین تکلیف کی وجہ سے بے اختیار ہو کر التجا کر اٹھتی ہے) کینڈڈا!

ی م۔ (الگ حقارت کے لہجہ میں) بزدل!

ک۔ (معنی خیز انداز میں) میں تم دونوں میں سے کمزور ترین شخص کو اپنے تئیں حوالہ کرتی ہوں۔

(یوجین فوراً اس کا مطلب سمجھ جاتا ہے اور اس کا چہرہ کبھی کے دہبے کی طرح سپید پڑ جاتا ہے)

م۔ (اپنی شکست سمجھ کر سر تسلیم خم کرتے ہوئے) کینڈڈا میں تمہارا فیصلہ قبول کرتا ہوں۔

ک۔ تم سمجھے یوجین؟

ی م۔ اف! میری تو دنیا تباہ ہو گئی۔ وہ اس خوشی کا بار نہیں اٹھا سکتا۔

م۔ (نہ یقین کرتے ہوئے اپنا سر ایک دم مضحکہ انداز میں اٹھاتے ہوئے) کیا تمہارا مطلب مجھ سے ہے کینڈڈا؟

ک۔ (کچھ مسکرا کر، اب ہمیں بیٹھ کر بالکل دوستوں کی طرح اس گفتگو کو ختم کر ڈالنا چاہیئے (ماریل سے) بیٹھ جاؤ پیارے (ماریل بالکل خود فراموش آتشدان کے پاس سے بڑکوں والی کرسی اٹھا لیتا ہے) یوجین میرے لئے وہ کرسی اٹھا تو لینا (آرام کرسی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یوجین بہت خاموشی سے کرسی لاتا ہے اور ماریل کے پاس اس سے کچھ پیچھے رکھ دیتا ہے، خود مہمانوں والی کرسی لے لیتا ہے اور آہستہ سے اس پر بے حس بیٹھ جاتا ہے۔ جب سب لوگ بیٹھ جاتے ہیں تو وہ اپنے متین، خاموش اور ہلکے لہجوں سے ان پر ایک سکوت کا عالم طاری کر دیتی ہے) تمہیں یاد ہو گا یوجین جو کچھ تم نے اپنے متعلق مجھے بتایا تھا کہ جب سے تمہاری بوڑھی دایہ فوت ہوئی کسی نے تمہاری طرف التفات سے نہیں دیکھا ہے اور کس طرح تمہارے فیشن ایبل بھائی اور بہنیں تمہارے باپ اور ماں کے چہیتے تھے اور کس طرح تم ایٹن[1] میں تکلیف اٹھاتے ہو اور کس طرح تمہارا باپ آکسفورڈ میں تم کو جبراً واپس بھیجنے کے لئے مالی تکلیف دے رہا ہے اور کس طرح تم کو پریشان، بے آسرے اور بے ٹھکانے رہنا پڑ رہا ہے۔ ہمیشہ تنہا بے یار و مددگار۔ نفرت اور بدگمانی کا شکار۔ بے چارہ!

---

[1] انگلستان کے ایک مشہور کالج کا نام۔

ی م۔ (اپنی خوبیٔ قسمت کو تسلیم کرتے ہوئے) میرے لئے میری کتابیں تھیں۔ میرے سامنے مظاہر قدرت تھے اور آخر کار تم سے ملاقات ہوئی۔

ک۔ خیر، اس کافی الحال ذکر چھوڑو۔ اب میں تمہیں اس بڑے لڑکے کے متعلق بتانا چاہتی ہوں اسکو شروع ہی سے لاڈ و پیار نے خراب کر دیا۔ ہم لوگ ہر مہینہ کم از کم دو مرتبہ اسکے والدین کے وہاں جاتے ہیں۔ تم کبھی یو جین آنا تو میں تمہیں اس گھر کے پرانے ہیرو کی تصویریں دکھاؤں گی۔ جیمس کے بچپن کی تصویر جس میں وہ تمام بچوں سے عجیب و غریب ہے۔ جیمس کے آٹھ سال کی عمر کی تصویر جب اُس نے اسکول میں پہلا انعام حاصل کیا تھا۔ جیمس کی گیارہ برس کی تصویر جب وہ اپنی ٹیم کا کپتان ہوا تھا۔ جیمس اپنے پہلے فراک کوٹ میں غرضکہ جیمس کی مختلف شاندار حالتوں کی تصویریں ہیں۔ تم جانتے ہو کہ جیمس کسقدر مضبوط آدمی ہے۔ مگر مجھے امید ہے کہ اس نے تمہیں زیادہ اذیت نہ پہونچائی ہوگی۔ کسقدر ہوشیار ہے۔ کس قدر خوش و خرم (سنجیدہ ہوتے ہوئے) جیمس کی ماں اور اسکی تینوں بہنوں سے پوچھو کہ ان لوگوں نے اسے صرف مضبوط، بہادر، ہوشیار اور خوش و خرم بنانے میں کس قدر تکلیفیں اُٹھائی ہیں۔ مجھ سے پوچھو کہ مجھے کس قدر تکلیف اُٹھانا پڑتی ہے جبکہ تنہا مجھے اسکی ماں اسکی بہنوں اور اُسکی بیوی اور اُسکے لڑکوں کی ماں سب کا پارٹ ادا کرنا ہوتا ہے۔ پرانسی اور میریا سے پوچھو کہ گھر کے کاموں میں کس قدر تکلیف ہوتی ہے اور خاص کر جب ہمارے ہاں کوئی ملاقاتی ہم کو پیاز چھیلنے میں مدد دینے کے لئے نہیں ہوتا۔ اُن دوکانداروں سے پوچھو جو جیمس کو پریشان کرنے آیا کرتے ہیں۔ کون ہے جو ان کو دُور رکھتا ہے؟ جب ہم لوگوں کے پاس روپیہ ہوتا ہے تو جیمس انھیں دیتا ہے، جب نہیں ہوتا تو ان سے معافی میں مانگتی ہوں۔ میں اس کے آرام آسائش اور محبت کی خاطر گھر کو ایک قلعہ سا بنائے رکھتی ہوں اور دروازے پر ہمیشہ ایک نگران کی طرح کھڑی رہتی ہوں کہ معمولی قسم کی فکریں اندر نہ آنے پائیں۔ میں اس کو یہاں مالک بناتی

ہوں۔ حالانکہ وہ خود اسے نہیں جانتا اور ابھی کچھ دیر ہوئے تمہیں بتلا بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ کس طرح مالک ہے (شیریں طنز سے) حالانکہ حبیب سے یہ شک ہوا تھا کہ شاید میں تمہارے ساتھ چلی جاؤں تو پہلی فکر اسے یہ ہوئی تھی کہ ---- میرا کیا حشر ہوگا اور میرے یہاں قائم رہنے کیلئے بہانے ہوا اس نے کس چیز کی ترغیب دی تھی۔ (اسکی طرف جھک کر اور ہر جملہ پر اسکے بالوں کے گچھوں کو سہلاتی ہوئی) اپنی طاقت میری حفاظت کیلئے۔ اپنی محنت میری زندگی کے لئے۔ اپنا وقار میری شان کے لئے (نرم پڑتے ہوئے) نہیں میں تمہارے دلکش نغمہ کو غلط ترتیب سے خراب کئے دے رہی ہوں کیوں نا پیارے (محبت سے اپنا گال ماریل کے گال سے ملا دیتی ہے)

م۔ (بالکل از خود رفتہ ہو کر اسکی کرسی کے پاس گھٹنوں کے بل جھکتے ہوئے اور اس سے بالکل بھولے بچوں کی طرح ہم آغوش ہوتے ہوئے) جو کچھ تم نے کہا بالکل صحیح کہا ایک ایک لفظ صحیح جو کچھ میں ہوں تمہارا ہی بنایا ہوا ہوں۔ تمہیں نے مجھے اپنے ہاتھوں کی محنت اور دل کی محبت سے بنایا ہے۔ تم میری بیوی بھی ہو۔ میری ماں بھی اور میری بہنیں بھی۔ ہر ایک کی محبت اور خبر گیری تم میں ملی ہوئی موجود ہے۔

ک۔ (اسکے بازوؤں میں ہنستی ہوئی یوجین سے) کیا یوجین میں تمہارے لئے بھی تمہاری ماں اور تمہاری بہنیں ہوں۔

ی م۔ (اٹھتے ہوئے سخت حقارت کے انداز میں) نہیں کبھی نہیں! اچھا تو بس اب میں جاتا ہوں۔

ک۔ (ایکدم اٹھ کھڑی ہوتی ہے) نہیں یوجین کیا تم اتنی رات گئے چلے جاؤ گے؟

ی م۔ (اس کے الفاظ میں اب یکدم مردانہ لہجہ آگیا ہے، ڈکونے والا لہجہ نہیں رہا) مجھے معلوم ہے کہ کونسا وقت کس بات کے لئے مناسب ہے۔ جو کچھ مجھے کرنا ہے۔ اس کو کرنے کے لئے بیتاب ہوں۔

م۔ (وہ بھی کھڑا ہو گیا) کینڈڈا اسے کوئی عجلت کی بات نہ کرنے دینا۔

ک۔ (مطمئن۔ یوجین کی طرف مسکراتے ہوئے) نہیں اسکا ڈر نہیں ہے۔ وہ بغیر خوش ہوئے زندہ رہنا سیکھ گیا ہے۔

ی م۔ مجھکو اب خوشی کی تمنا نہیں رہی۔ زندگی خوشی سے بہت بہتر اور برتر چیز ہے۔ پادری جیمس۔

میں دونوں ہاتھوں سے اپنی خوشی تم کو دیتا ہوں مجھے تم سے محبت ہے۔ اس لئے کو تم نے اس عورت کو آسودہ کر دیا ہے جس سے میں محبت کرتا تھا۔ خدا حافظ۔ (وہ دروازہ کی طرف جاتا ہے)

ک۔ اچھا ایک آخری بات اور سُن لو (وہ رک جاتا ہے لیکن بغیر اسکی طرف مڑے ہوئے۔ کینڈڈا اس کے پاس جاتی ہے) تمہاری عمر کیا ہے یوجین؟

ی م۔ اسقدر جتنی کہ اسوقت دنیا کی عمر ہے۔ حالانکہ صبح میں صرف اٹھارہ برس کا تھا۔

ک۔ اٹھارہ! اچھا تو تم میری خاطر ذرا دو جملوں کو ایک نظم میں نظم کر دینا اور مجھ سے وعدہ کرو کہ جب کبھی میرا خیال آئے گا ان کو ضرور کہہ لیا کرو گے۔

ی م۔ (بغیر کوئی حرکت کئے) جملے بتاؤ، کیا ہیں؟

ک۔ جب میری عمر تیس برس کی ہوگی اسکی پینتالیس کی۔ جب میں ساٹھ کا ہونگا تو وہ پچھتر کی ہوگی۔

ی م۔ (اس کی طرف مڑتے ہوئے) یہ تو کوئی بات نہیں ایک سو برس میں ہم دونوں عمر کی ایک ہی منزل میں ہوں گے۔ لیکن اس سے بہتر مجھے ایک بھید معلوم ہو گیا ہے جو میرے دل میں محفوظ ہے۔ اچھا بس! اب مجھے جانے دو۔ رات بہت جا رہی ہے اور باہر موسم بہت خراب ہے۔

ک۔ خدا حافظ۔ (اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے لیتی ہے۔ وہ اسکا مطلب سمجھ جاتا ہے اور فوراً گھٹنوں کے بل ہو جاتا ہے، وہ اس کی پیشانی چوم لیتی ہے۔ اس کے بعد وہ تیزی سے چل دیتا ہے۔ کینڈڈا مارل کی طرف واپس آتی ہے، اپنے بازو پھیلائے ہوئے) آہ جیمس!

(دونوں ہمکنار ہو جاتے ہیں لیکن دونوں یہ نہیں سمجھ پاتے کہ شاعر کون سا بھید اپنے دل میں لے گیا)

(پردہ)

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

زمانۂ حال کے سب سے بہتر ناول کا نیا مصور اڈیشن

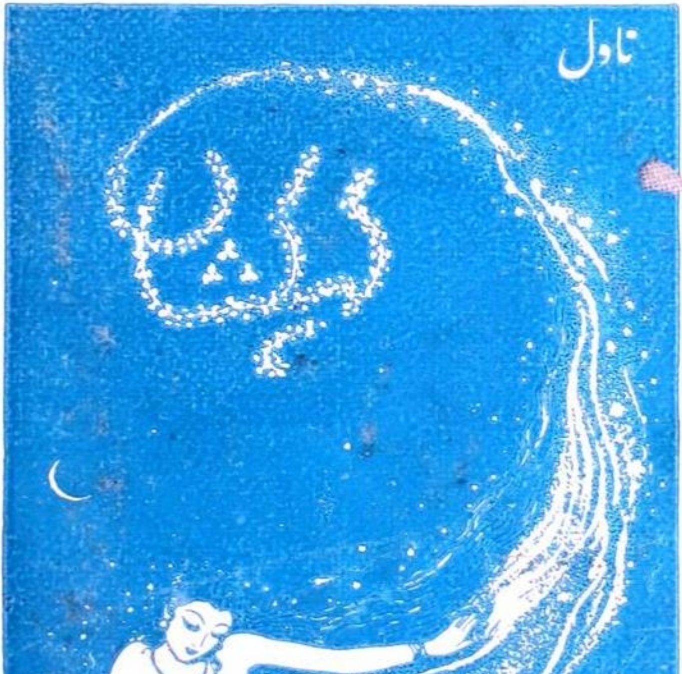

اختلاف رائے ہے کہ اس کا سب سے بہتر اور زیادہ زندہ رہنے والا ڈرامہ کون ہے اس سلسلے میں ہر ناظر اپنی الگ رائے رکھتا ہے۔ میری رائے میں "کینڈڈا" سے بہتر اس کا کوئی ڈرامہ نہیں۔ میں شا کو ایک ایسا فن کار سمجھتا ہوں جس نے جدید دور کے ہنگامی اثر سے اپنے فن کو صحافت پر قربان کرنا ہی اپنا وصف خاص سمجھا۔ مگر وہ سچا فن کار ضرور تھا اور اس کی تمام فن کارانہ صلاحیتیں کسی معجزے کے ماتحت اس کے مقاصد پر فتح پا کر اپنا پورا اثر "کینڈڈا" میں چھوڑ گئی ہیں۔ مجھے شا کے مشہور نقاد فرینک ہیرس FRANK HARRIS کی اس رائے سے بالکل اتفاق ہے کہ جب شا "کینڈڈا" لکھ رہا تھا تو ڈرامہ نگاری کے فرشتے نے اس کے ہاتھ سے قلم لے کر ایک ایسی چیز مکمل کر دی جو شا خود نہ کر سکتا اور نہ کرنا چاہتا۔ آئندہ نسلوں میں شا کا نام "کینڈڈا" ہی کی وجہ سے لیا جائے گا۔

اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ "کینڈڈا" کیوں شا کے تمام ڈراموں میں سب سے زیادہ پُر اثر ہے؟ کیا یہ اس کے دوسرے ڈراموں سے مختلف ہے؟ اس میں ہر وہ خصوصیت موجود ہے جو شا کے دوسرے ڈراموں میں ہے۔ اس میں بھی سوسائٹی کا ایک اہم مسئلہ پیش نظر ہے۔ ازدواجی زندگی کا تجزیہ اور محبت کی حقیقت کا انکشاف یہاں بھی اسی طریقہ پر کیا گیا ہے جیسے کہ دوسرے مسائل زندگی کا دوسرے ڈراموں میں۔ جیمس مے ورمارل چالیس برس کے سن کا ایک کامیاب و مشہور پادری اپنی تینتیس برس کی حسین۔ ذہین اور سگھڑ بیوی کینڈڈا کے ساتھ آرام کی زندگی گزار رہا ہے اور بہت خوش ہے اس نے اپنی ازدواجی زندگی میں آسمانی بادشاہت کا ایک نمونہ پا لیا ہے۔ مگر قضارا اس کو ایک عجیب و غریب اٹھارہ برس کا رئیس خاندان

کا لڑکا، شاعر مارچ بینکس ملتا ہے جسے وہ اپنے گھر لے آتا ہے اور جس میں اعلےٰ صلاحیتوں کا وجود دیکھ کر اپنی راہ پر لگانا چاہتا ہے۔ یہ لڑکا ماریل کی بیوی "کینڈڈا" پر شدید روایاتی جذبات کے ساتھ عاشق ہو جاتا ہے۔ ماریل اور مارچ بینکس کے درمیان بحث چلتی ہے کہ کون زیادہ عقلمند ہے اور کون کینڈڈا کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ آخر میں آکر کینڈڈا فیصلہ کرتی ہے۔ وہ مارچ بینکس کی اعلےٰ صلاحیتوں کا اعتراف کرتی ہے۔ اور اپنے میاں کو ایک نہایت ہی احمق بچہ ثابت کرتی ہے مگر وہ اپنے میاں کو چھوڑنے کے لئے کسی طرح تیار نہیں کیونکہ وہ اس سے سچی محبت کرتی ہے اور اس محبت کا راز اس امر میں ہے کہ اس نے ہر طرح کی خدمت سے اپنے شوہر کو بنایا ہے اور اپنی بنائی ہوئی چیز کو وہ ہرگز اپنے سے جدا کرنا نہیں چاہتی۔ شا کے دوسرے ڈراموں کی طرح یہاں بھی کوئی قصہ یا کہانی نہیں ہے۔ یہاں بھی کردار کچھ خاص خیالات کے اشارے ہیں۔ ماریل روائتی محبت۔ مارچ بینکس رومانی محبت کینڈڈا حقیقی محبت کے نمونے ہیں۔ کامیاب ازدواجی زندگی کی پول کھول کر اس پر ہنسایا گیا ہے اور سچی محبت کی بابت ایک ایسا نیا نظریہ دیا گیا ہے جو شا ہی کی ہستی سے تمام تر وابستہ ہے۔ ماریل اور مارچ بینکس کے درمیان بحثیں ڈرامے کا جزو اعظم ہیں اور خاص ادبی دلچسپی اس کے مکالمے ہیں جن میں شا کی ذکاوت اور ذہانت اپنا پورا زور دکھاتی ہے۔ شا کی ہستی اپنی تمام خصوصیات کے ساتھ یہاں بھی اسی طرح نمایاں ہے جیسے اس کے دوسرے ڈراموں میں اور اس لئے اس کو شا کے دوسرے ڈراموں سے کسی طرح مختلف نہیں کہا جا سکتا۔

پھر کیا وجہ ہے کہ یہ ڈرامہ اپنا الگ اثر رکھتا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ شا نے

سوشل ڈرامہ ایک ایسی صنف ایجاد کی جس کا وجود خالص تنقیدی نقطۂ نظر سے ناممکن تھا اور جو معجزے کے ذریعہ ہی وجود میں آسکتی تھی۔ فن کا مقصد سے ہم آہنگ کرنا ہمیشہ سے بڑا ہی نازک مسئلہ رہا ہے اور انگریزی کے بہترین ڈرامہ نگاروں نے یہ روگ سرے سے پالا ہی نہیں۔ شا نے ناروے کے ڈرامہ نگار ابسن (IBSEN) سے ورثہ میں فن لیا اور اپنے طور پر اس کی راہ پر گامزن ہوا۔ مقصدی ادب پاروں میں بہت سی ایسی چیزوں کو ادبی بنانا پڑتا ہے جو بنیادی طور پر غیر ادبی ہوتے ہیں اور شا نے اپنا کام اور بھی مشکل یوں بنا لیا کہ جو حالاتِ زندگی اس کے پیش نظر تھے وہ صحافت کے دائرے میں آتے ہیں ادب کے نہیں۔ شا نے ان سب مشکلوں سے بچنے کی کوشش نہیں کی بلکہ ان کو پورے طور پر شعور میں رکھ کر اپنی راہِ عمل کو ناپتا رہا جو کام انسان کے بس کا نہ تھا وہ اس نے کیا اور جس حد تک انسان کامیاب ہو سکتا تھا وہ کامیاب ہوا۔ مگر مکمل کامیابی کے لئے ایک معجزے کی ضرورت تھی اور آسمانی طاقتوں نے اُس کے خلوص اور انہماک پر ترس کھا کر اسے آخر ایک معجزہ عطا ہی کر دیا۔ وہ چلتا اپنی راہ پر رہا مگر معجزے کے اثر نے اس کی راہ کے سب کانٹوں کو صاف کر دیا اور وہ کامیابی کی اعلےٰ ترین منزل پر پہونچ گیا۔ "کینڈڈا" اس کی یہ منزل ہے اور اس ڈرامے کی یہ خوبی نہیں ہے کہ یہ شا کی راہ سے الگ ہے بلکہ یہ شا کی راہ میں ہی اس کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ شا کی وہ تمام صفات جو اس کی دوسری تخیلی اور تخلیقی چیزوں میں چغلی کھاتی تھیں یہاں آکر ایک ایسے قدرتی طور پر ہم آہنگ ہو گئیں کہ یہ ڈرامہ بیسویں صدی کی تخلیقوں کا شاہکار بن گیا۔

شا نے کہا تھا۔ "میرے ڈراموں کا صرف ایک موضوع ہے، زندگی اور صرف ایک

رجحان ہے زندگی میں دلچسپی۔" مگر زندگی سے عموماً وہ ایسے معنے لیتا رہا جو ادیب نہیں بلکہ صحافی لیا کرتے ہیں یعنی زندگی کے وقتی اور مقامی مسائل اور ان پر اپنی ذاتی رائے دینا زندگی کی تخلیق سمجھتا رہا۔ ظاہر ہے کہ وہ اسی لیے ایسی چیزیں پیش کرتا رہا جو وقتی طور پر بڑی پُر اثر ثابت ہوئیں مگر ان کا اثر دیرپا ہونا ناممکن تھا۔ لیکن یہ ضرور ممکن تھا کہ وہ ان مسائل کی راہ میں ایک ایسے موڑ پر پہونچ جاتا جو بیک وقت وقتی اور دائمی دونوں ہوتا۔ "کینڈڈا" میں وہ ایسے ہی موڑ پر پہونچ گیا ہے اسلئے کہ "کینڈڈا" میں جو زندگی اس نے تخلیق کی ہے وہ ہے تو اسی زمانے کی تصویر مگر اس قسم کی تصویر ہے جو ہر ملک اور ہر زمانے کے لئے دل کش ہوگی۔ سوال یہی ہے کہ جدید انگلستان میں محبت کا کیا رنگ ہے اور ازدواجی زندگی کے کیا معنے ہیں۔ وہ محض بہائمی اور محض جذباتی دونوں قسم کی محبتوں سے قطع نظر کرتا ہے اور اپنی توجہ کا مرکز اسی محبت کو بناتا ہے جو سوسائٹی کی تعمیر اور ترقی میں معنے رکھتی ہے۔ اس محبت کا انگلستان میں جو عالم ہے اسی کا وہ نقشہ کھینچتا ہے مگر یہ نقشہ پورے جدید دور کا مکمل نقشہ ہو جاتا ہے اور جو صورتیں ہمارے سامنے آتی ہیں وہ جدید دور کو ایسے مکمل طریقے سے سمجھاتی ہیں کہ ہم انسانی فطرت کی گہرائی تک پہونچ جاتے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہاں ہم زندگی کے ان عناصر کو بھی دیکھ رہے ہیں جو ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں۔ ہمیں جدید زندگی میں یہ نقشہ نظر آتا ہے کہ ایک احمق جو کچھ ظاہری بناوٹی اور اکتسابی قوتوں کی وجہ سے نہایت کامیاب ہے لیکن ایک سچ مچ اعلےٰ ذہن اور اعلےٰ فطرت رکھنے والا انسان سوائے ناکامیابی کے کسی اور چیز کا منہ نہیں دیکھتا اور ان دونوں کے درمیان عورت ہے جو دوسرے شخص کو ہر طرح اپنے قابل سمجھتی ہے مگر اپنے تئیں پہلے ہی سے وابستہ ہونا ضروری

سمجھتی ہے کیونکہ سوسائٹی کے اقتصادی حالات نے اس کو مرد کا غلام بنایا ہے اور اسکے لئے بہترین عمل یہ ہے کہ کانٹوں کو ہٹا کر اپنا رستہ نکالے۔ یہ جدید زندگی کا خاکہ ہے مگر ساتھ ہی ساتھ یہ ایک ایسا فارمولا ہے جس میں فرض کئے ہوئے اشاروں کی ہم جو قیمت چاہیں مانیں وہ ٹھیک ہی اُترے گا اس لئے ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ شا نے ایسا نقشہ کھینچ دیا ہے جس پر ہم جتنا زیادہ سوچتے جائیں اتنے ہی زیادہ اس میں معنے نکلتے آئیں گے۔

شا نے اس ڈرامے کو ایک 'بھید' بھی کہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ زندگی ایک بہت بڑا بھید ہے اور جب تک ہم اس کو کچھ بندھی ٹکی قدروں کے ماتحت صاف صاف دیکھتے رہتے ہیں اس وقت تک ہم اس کی سطح پر ہی رہتے ہیں اور اس کی مٹتی ہوئی لہروں کے خرام ہی میں گُم رہتے ہیں مگر جب ہم اس کو مکمل طور پر دیکھنے میں مصروف ہوتے ہیں تو یہ بڑا زبردست بھید نظر آتی ہے۔ جہاں ہم اس بھید تک پہونچے تو قصۂ جدید او قدیم دلیل کم نظری ہو جاتا ہے۔ شا اس ڈرامے میں زندگی کے بھید تک پہونچ گیا ہے اور اس لئے اس ڈرامے کا اثر دائمی ہے۔

اس اثر کی تنقید وتکمیل ایک اور پہلو سے بھی کی جا سکتی ہے۔ شا کی جدت طرازی کی بابت ایک بڑی اہم بات یہ ہے کہ اس نے ایک خاص قسم کی ہیروئن کا تصور پیش کیا۔ یہ تصور بہت کچھ واقعاتی ہے مگر کافی حد تک نظریاتی بھی ہے اور اس کی بیشتر ہیروئنیں پُر اثر ضرور ہیں مگر غور کرنے پر ان کے افعال قرین قیاس نہیں معلوم ہوتے۔ اس کی سب سے نمایاں مثال MRS. WARRENS PROFESSION کی ہیروئن ویوی (VIVIE) ہے جو شا کے نظریے کی پورے طور پر ترجمان ہے مگر وہ اس کی تمام ہیروئنوں میں سب سے زیادہ دور از قیاس معلوم ہوتی ہے۔ وہ اپنے

جملہ حقوق ترجمہ بحق نسیم بکڈپو لکھنؤ دائمی طور پر محفوظ ہیں

قیمت

ایک روپیہ آٹھ آنے

ناشر

نسیم بک ڈپو۔ لکھنؤ

ناشر:۔ نسیم انہونوی   مارچ سنہ ۵۴ء   پرنٹر:۔ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

ماحول سے کچھ اس طرح بغاوت کرتی ہے کہ وہ غیر معمولی ہی نہیں بلکہ غیر واقعاتی بھی ہو جاتی ہے۔ برخلاف اس کے کینڈڈا کی ہیروئن کینڈڈا شا کے نظریہ کے بالکل مطابق ہوتے ہوئے بھی، کہیں پر دُور از قیاس نہیں ہوتی۔ وہ زندہ ہے جیتی جاگتی ہے پُر اثر ہے اور پھر بھی ایک نیا اور عجیب تصور ہے وہ ایک معجزہ ایک بھید ایک راز ہے مگر وہ بالکل زندہ اور واقعاتی ہے۔ شا کے نظریہ کے مطابق اس میں مادرانہ جبلت، اس کی سب سے زیادہ نمایاں صفت ہے۔ وہ اپنے شوہر کی پالنے والی ہے اور اسی سلسلے میں گھریلو زندگی کی ہر مشکل کو برداشت کرتی ہے۔ وہ روایات سے آزاد ہے اور اپنے عاشق مارچ بینکس سے کھیلنے میں لطف لیتی ہے۔ وہ جانتی ہے کہ اپنے گھر کی سچی مالک وہی ہے۔ وہ اپنے شوہر کو احمق سمجھتی ہے۔ وہ ایک ایسی عجیب و غریب چیز ہے جس کو بیک وقت HEROINE اور VILLIANESS دونوں کہا جا سکتا ہے۔ وہ عالی دماغ بھی ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال کرتی ہے۔ مگر وہ ہے عورت ہی اور عورت کے سوا کچھ نہیں۔ وہ زندگی کی ترجمان ہے نظریے کی نہیں۔ اس لئے وہ شا کی سب سے زبردست تخلیق ہے اور شا کے تمام کارناموں میں سب سے زیادہ دل کش معلوم ہوتی ہے۔

شا اس قسم کے فن کاروں میں ہے جو نظریہ سے شروع کرتے ہیں اپنے فن پر کچھ اُصول عائد کر لیتے ہیں اور پھر زندہ مثالوں سے اپنے اصولوں کے ذریعہ اپنے نظریہ کو ثابت کرتے ہیں۔ اس کے برخلاف بعض فنکار ایسے ہوتے ہیں جو زندگی سے شروع کرتے ہیں اور زندگی جو نظریہ ان کو دیتی ہے اُس پر اکتفا کرتے ہیں۔ دوسرے قسم کے فن کاروں کی تصنیفات اکثر فلسفے کے فقدان کی وجہ سے سطحی رہ جاتی ہیں اور پہلے قسم والوں کی فلسفہ کی زیادتی کی وجہ سے ثقیل اور خشک ہو جاتی ہیں مگر دونوں قسم کے فن کاروں کو کوئی نہ کوئی موقع

ایسا ملتا ہے جب کسی الہامی قوت کے ذریعہ ان کا فن اور فلسفہ ہم آہنگ ہو کر ایک بالکل نئی چیز کی تخلیق ہو جاتی ہے۔ "کینڈڈا" شا کی اسی قسم کی چیز ہے۔ شا کے فن کے تمام جزئیات اس میں موجود ہیں مگر کہیں پر بھی وہ کھٹکتے نہیں ہیں۔ یہاں جو افکار پیشِ نظر ہیں وہ اتنے زیادہ نہیں اُبھرتے کہ اپنی خشکی کا اثر قائم کرنے لگیں۔ یہاں جو چشکیں ہیں وہ کسی جگہ پر بھی بے مزا نہیں ہوتیں۔ شا کی ہر صفت اس خوبی سے کھپ گئی ہے کہ اُسکے بُرے اثرات جو ہم دوسرے ڈراموں میں محسوس کرتے ہیں یہاں ہمیں نظر تک نہیں آتے۔

مگر "کینڈڈا" کی کامیابی صرف اس امر میں نہیں ہے کہ یہاں شا کے تمام رجحانات ایک خاص صورت میں ہم آہنگ ہو گئے ہیں۔ اس کی کامیابی کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ یہ واقعاتی ڈرامے کے ساتھ ساتھ رومانی ڈرامہ بھی ہے۔ شا جو رومانیت کا سخت دشمن تھا یہاں خود رومانی رنگ میں رچا ہوا نظر آتا ہے۔ رومانیت اور واقعیت کو متضاد سمجھ لینے سے اعلےٰ ترین ادب کی تخلیق نہیں ہو سکتی کیونکہ زندگی میں دونوں چیزیں اہم ہیں اور دونوں کو ان کی مناسب اور مقررہ جگہ دینے ہی پر زندگی کی مکمل اور تشفی بخش تنقید ہو سکتی ہے۔ شا نے رومانیت کے خلاف شروع ہی سے عَلم اُٹھایا اور اپنے تمام ڈراموں میں اس سے پرہیز کرتا رہا۔ مگر قدرت کی ستم ظریفی یہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ کامیاب اُسی وقت ہوا جب شعوری یا لاشعوری طور پر اپنی واقعیت میں رومانیت حل کر سکا۔ "کینڈڈا" شا کے دوسرے ڈراموں کی طرح ایک طرفہ چیز بن کر نہیں رہ گئی بلکہ یہاں مکمل زندگی کا ایک مکمل نقشہ بن گیا۔ ہر بڑے فن پارے کی طرح یہ بھی فن کی فن کار پر کامیابی کا، لاشعور کی شعور پر فتح کا اور روح کے عقل پر حاوی ہونے کا نمونہ ہے۔ یہی وہ شاہکار ہے جس سے شا کا نام

صدیوں تک قائم رہنے کی اُمید کی جا سکتی ہے۔

— ٭ ٭ ٭ —

محمد احسن فاروقی
شعبۂ انگریزی
لکھنؤ یونی ورسٹی

کینڈڈا

عُرف

بھید

افراد ڈرامہ

		مخفف نام
جیمس مے ور ماریل	ایک پادری	م
یوجین مارچ بینکس	ایک لڑکا	ی م
کینڈڈا	پادری کی بیوی	ک
بَرجِس	پادری کا خسر	ب
مِس گارنٹ پرازرپائن	ٹائپسٹ	پ
الیکزنڈر لیکسی مِل	پادری کا ایک نائب	ل

پہلا ایکٹ

(لندن کا شمالی مشرقی حصہ، اکتوبر ۱۸۹۴ء کی ایک صبح۔ ایک نہایت وسیع محلہ اوسط طبقہ کے لوگوں کی آبادی، سڑکیں خوب کشادہ، آبادی خوب گنجان۔ جگہ جگہ وہی پرانے پیشاب خانے۔ جابجا کلب۔ سڑکوں پر ٹرام کے زرد زرد ڈبے۔ برابر دوڑتے پھرتے ہوئے، سڑکوں کے کنارے مکانات، ان کے آگے چھوٹے چھوٹے باغیچے اور ان میں سبزہ نہایت تروتازہ اور صاف، بیچ میں ایک پگڈنڈی جو لوگوں کی آمد و رفت کی وجہ سے گھر کی چوکھٹ سے لے کر پھاٹک تک بن ہی جاتی ہے۔ سڑکوں پر ایک ہی طرز کے سینکڑوں مکانات بھدّے بھدّے سنگین اور ان کے سامنے سیاہ چہار دیواریاں۔ ہر جگہ وہی پتھریلے صحن، سلیٹ کی چھتیں۔ لوگ نہایت اچھی خاصی طرح (یا نہایت بری طرح) خراب لباسوں میں ٹیوس نکلتے چلے جا رہے ہیں۔ چپے چپے سے واقف، انتہائی غور و فکر میں ڈوبی ہوئی شکلیں لیکن اپنے متعلق کم، دوسروں کے متعلق زیادہ۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے گویا کسی خاص کاروباری پہلو پر خصوصی نظر ہے۔ کبھی کبھی پولیس کی وردیاں یا کلیسائی پادریوں کی شکلیں بھی نظر آتی ہیں۔ آج سورج خوب چمک رہا ہے کہرہ بھی نہیں ہے اور وہ دھواں بھی جو کسی کو چمکنے نہیں دیتا

(خواہ چونے گارے کا کام ہو یا کسی کا صاف چہرہ) آج اس قدر تکلیف دہ نہیں ہے۔ لیکن یہ غیر دلچسپ یک رنگ ریگستان اپنے دامن میں ایک نخلستان بھی چھپائے ہوئے ہے۔ ہیکنی روڈ کی دوسری جانب ۱۷۰۱ ایکڑ کا ایک کشادہ میدان ہے جس کے چاروں طرف سیپچے لگے ہوئے ہیں۔ لوہے کے نہیں بلکہ لکڑی کے، اندر گھاس بکثرت ہے۔ درخت بھی بہت ہیں۔ نہانے والوں کے لئے ایک جھیل بھی بنا دی گئی ہے۔ چمن کی آرائش لنڈن کے بہترین مالیوں کے ہاتھ میں ہے۔ بچوں کے کھیلنے کے لئے ریت کا ایک تودہ بھی ایک جگہ سمندر کے کنارے سے لایا گیا ہے لیکن اب مختلف محلوں کا کوڑا خانہ ہو جانے کی بدولت مستعفی کر دیا گیا ہے۔ ایک چبوترہ بینڈ باجہ والوں کے لئے، ایک سیدھا سادا پلیٹ فارم مذہبی یا لامذہبی یا سیاسی مقررین کی مشق فصاحت کے لئے، کرکٹ کھیلنے والوں کی بھی ایک طرف چھوٹی سی زمین ہے۔ کسرت اور جمناسٹک کرنے والوں کا گوشہ الگ ہے۔ پتھر کی ایک پرانے قسم کی چھوٹی سی بارہ دری بھی بنی ہوئی ہے۔ غرضکہ یہ سب چیزیں اس پارک کی خاص زیبائشوں میں سے ہیں۔ جہاں کہیں درختوں کا سایہ زیادہ ہے گھاس خوب پھیلی ہوئی ہے۔ وہ نہایت دلچسپ مقامات ہیں برخلاف اس کے جہاں کہیں زمین چٹیل چلی گئی ہے یا کائی خوردہ ہے یا جہاں بلوں کی چمنیاں اور دھواں ہے وہاں سناٹا ہے اور ویرانی۔

لیکن وکٹوریہ پارک کا بہترین منظر سینٹ ڈومنی کے گرجا گھر کی کھڑکی سے ہے کیونکہ وہاں سے چمنیاں یا مکانات وغیرہ نظر نہیں آتے۔ صرف پارک ہی پارک اور اس کی دلفریبیاں دکھلائی پڑتی ہیں۔ پادری کا یہ مکان پارک سے بس ذرا سے فاصلہ پر بنا ہے سامنے ایک غلام گردش ہے اور اس کے آگے ایک باغیچہ۔ ملاقاتی اور کاروباری

لوگ نیز گھر کے افراد اُس دروازہ پر سے ہو کر آتے جاتے ہیں جو ناشتہ کے کمرے سے (لیکن جہاں سب ہی کھانے کھائے جاتے ہیں) مِلا ہوا ہے۔ باورچی خانہ پشت پر ہے۔ زینہ چڑھ کر یعنی نیچے کے ہال کی چھت پر ڈرائنگ روم ہے سامنے ایک بڑی سی کھڑکی ہے جس میں سے پارک بالکل صاف نظر آتا ہے۔ اس کمرے میں جو (لڑکوں بچوں کی چپقلش یا کھانوں کے رکھ رکھاؤ سے بچا ہوا ہے پادری جیمس مے ور مارل اپنا کام کیا کرتا ہے۔ کھڑکی کے سامنے ایک بہت بڑی اور لمبی میز کے اختتام پر ایک بہت بڑی گھومنے والی کرسی پر یہ پادری بیٹھا ہوا ہے۔ بائیں طرف سے پارک کا منظر بالکل صاف نظر آتا ہے۔ میز کے دوسرے کنارے پر اور اسی سے بالکل ملی ہوئی اس سے تقریباً نصف لمبی چوڑی ایک اور میز بچھی ہوئی ہے۔ جس پر ٹائپ رائٹر رکھا ہوا ہے۔ ٹائپسٹ اپنی کرسی پر جمی کھڑکی کی طرف پیٹھ کئے ہوئے بیٹھی ہے۔ بڑی میز پر مختلف قسم کے رسالے اخبار اور خطوط بکھرے ہوئے ہیں۔ ایک آفس ڈائری بھی رکھی ہوئی ہے اور خطوط تولنے کی مشین وغیرہ وغیرہ بھی۔ بیچ میں ایک کرسی ان لوگوں کے لئے پڑی ہوئی ہے جو پادری کے پاس کسی ضرورت سے ملنے آئیں۔ پادری کے دائیں جانب، کوئی ہاتھ بھر کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا اسٹیشنری کیس رکھا ہوا ہے اور ایک فریم کی ہوئی تصویر، پیچھے دیوار میں الماریاں لگی ہوئی ہیں جن میں کتابیں باقاعدہ جمی ہوئی ہیں۔ پادری کے مذاق کا پتہ اس کے کتابوں کے انتخاب سے چل سکتا ہے۔ ایک طرف تو مارکیس کے مذہبی مضامین ہیں، دوسری طرف براؤننگ کی نظموں کا مکمل سٹ ہے، سیاسی مذاق کے اندازہ کے لئے زرورنگ کی "ترقی و افلاس" کی ایک جلد، "مضامین فرقہ فیبیانی" "خواب جان بال" اور کارل مارکس کی "سرمایہ" نامی کتابیں ہیں، کمرے کے دوسری

جانب بالکل سامنے ٹائپ رائٹر کے قریب دروازہ ہے آتش دان کے پاس ایک کونے پر ایک کتاب دان رکھا ہوا ہے۔ قریب ہی ایک صوفا بچھا ہے۔ آتشدان میں آگ نہایت فیاضی سے جل رہی ہے اور اس کے ایک طرف ایک آرام کرسی پڑی ہوئی ہے اور ایک سیاہ کوئلہ دان۔ جس پر جاپانی پھول بنے ہوئے ہیں اور دوسری طرف بچوں کے لئے ایک چھوٹی کرسی رکھی ہے۔ آتشدان کی کارنس وارنش شدہ لکڑی کی ہے جس میں بہت خوبصورت چھوٹے چھوٹے چوکھٹے بنے ہیں اور ان میں چھوٹے چھوٹے آئینے لگے ہوئے ہیں۔ ایک سفری گھڑی بھی چمڑے کے کیس میں رکھی ہوئی ہے۔ یہ گھڑی پادری کو اس کی شادی کے موقع پر تحفتہً ملی تھی، دیوار پر ذرا اوپر ایک بڑی تصویر مشہور مصور طیطیان کی بنائی ہوئی " نقشِ مریم " لگی ہے جو نہایت جاذب نظر۔ غرضکہ تمام کمرے کے جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کمرہ کسی سلیقہ مند کی نگرانی میں ہے۔ حالانکہ جہاں تک میز کا تعلق ہے وہاں تو کسی غیر موزوں شخصیت سے شکست کھا گیا ہے ورنہ باقی باتوں میں کمرہ تمامتر آئینہ ہے۔ فرنیچر اور اس کی آرائش کا جہاں تک تعلق ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی پڑوس ہی کے معمولی فرنیچر فروش سے خرید لیا گیا ہے لیکن کمرے میں کوئی چیز بیکار یا دکھاوے کے طور پر نہیں ہے کیونکہ پادریوں کے گھر میں اور خصوصاً وہ بھی مشرقی حصۂ شہر کے باشندوں کے پاس اتنا روپیہ کہاں کہ اسے نمائشی تکلف میں صرف کیا جائے۔

جیمس مے ورماریل ایک اشتراکی عیسائی ہے جو کلیسائے انگلستان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور انجمن سینٹ میتھو کا ایک نہایت سرگرم رکن ہے اور

ساتھ ہی ساتھ اسٹیرا کی یونین کا ایک سرگرم ممبر بھی۔ چالیس سال کی عمر مضبوط، نہایت توانا، وجیہہ جسامت۔ خوش مزاج، بے تکلف، نیز نہایت صاف دل، صاف باطن۔ بہت مستحکم و مضبوط جسم، پاک و صاف لہجہ جس کے ذریعہ وہ جلسوں میں ایک منجھے ہوئے مقرر کی طرح نہایت آسانی سے اپنا اثر جما لیتا ہے۔ قوت اظہار اور وسعت افکار پر قابو۔ غرضکہ نہایت ہی اعلےٰ درجہ کا پادری ہے۔ جو کچھ وہ کہنا چاہتا ہے اور جس کسی سے کہنا چاہتا ہے نہایت آسانی سے کہہ لیتا اور سمجھا لیتا ہے، غلطیوں پر بے دھڑک ٹوک دیتا ہے اور کبھی کوئی ناراض نہیں ہوتا۔ اور اکثر تو دوسروں کے معاملات میں جا الجھتا ہے لیکن کوئی برا نہیں مانتا۔ اس کا جوش اور جذبۂ ہمدردی کبھی اس سے جدا نہیں ہوتے۔ اس عمر میں بھی وہ خوب کھانے کھاتا ہے اور بڑے اطمینان سے سوتا ہے تاکہ دوسرے دن کے لئے جتنی کسل ہو گئی ہے نکل جائے اور وہ اپنے دن بھر کے کام کو ختم کرنے کے لئے پھر تیار ہو جائے پھر بھی وہ ایک بڑا اگلگو تھا۔ بچہ کہا جا سکتا ہے جو اگر اپنے کمالات پر نازاں ہے اور نادانستہ طور پر اپنے سے خوش ہے تو معاف کیا جا سکتا ہے۔ چہرہ نہایت بشاش۔ کشادہ پیشانی، بھویں کچھ چھوٹی، آنکھیں روشن اور مشتاق، بھدی سی ناک، منھ مستحکم لیکن منھ کی قطع کچھ زیادہ خوشگوار نہیں ہے۔ ایک بھاری بھرکم ناک کے خوب پھولے ہوئے نتھنے۔ جو ایک ڈرامائی خطیب کے لئے کافی موزوں ہیں لیکن جس کو اس کے جسم پر اس کے دیگر خصائص جسمانی کی طرح کسی طور پر ٹھیک نہیں کہا جا سکتا۔

ٹائپسٹ مس پراز رپاش گارینٹ ایک نہایت تیز مگر مختصر قسم کی عورت ہے عمر

تقریباً تیس سال۔ معمولی اوسط درجہ کی ہے۔ لباس معمولی لیکن صاف۔ سیاہ مرینے کی قمیص اور بلاوز، بہت منہ چڑھی زبان کی تیز، اخلاقاً زیادہ خلیق نہیں لیکن نہایت حساس اور بہت خیرخواہ۔ وہ اپنے مشین پر بڑے اطمینان سے بیٹھی کھٹ پٹ کر رہی ہے۔ ماریل اپنی صبح کی ڈاک کا بنڈل کھولتا ہے اور اُن کے مضامین کا مفہوم سمجھ کر نہایت مایوسی سے سانس بھرتا ہے مگر اس انداز سے کہ دیکھ کر ہنسی آجائے)

پرازرپائن۔ کیوں کیا کوئی اور لیکچر؟

ماریل۔ ہاکسٹن فرقۂ آزادی والے چاہتے ہیں کہ اتوار کی صبح کو ان کے ہاں لیکچر دوں (لفظ "اتوار" کو خاص طور پر زور دے کر کہتا ہے) کیونکہ یہ شرط ذرا ٹیڑھی ہے)

پ۔ یہ کون لوگ ہیں؟ جہاں تک میرا خیال ہے یہ لوگ اشتمالی نراجی ہوں گے۔

م۔ بالکل نراجی، کہ یہ جانتے ہی نہیں کہ اتوار کو بھلا ایک پادری کیسے آسکتا ہے۔ ان کو لکھ دو کہ اگر وہ میرا وعظ ہی سننا چاہتے ہیں تو بہتر ہے میرے گرجے میں آجائیں۔ یہی ان کے لئے مناسب بھی ہوگا۔ ان کو لکھ دو کہ میں محض دوشنبہ اور جمعرات ہی کو آسکتا ہوں۔ کیا تمہارے پاس وہاں ڈائری ہے؟

پ۔ جی ہاں (ڈائری کو اٹھاتے ہوئے)

م۔ ذرا دیکھنا مجھے آئندہ دوشنبہ کو کہیں لیکچر دینے جانا تو نہیں ہے؟

پ۔ (ڈائری دیکھتے ہوئے) ہاں ٹاور ہیملٹس ریڈیکل کلب میں۔

م۔ اچھا جمعرات کو؟

پ۔ انگلش لینڈ ریسٹوریشن لیگ۔

GHALIB INSTITUTE, NEW DELHI-2. RESEARCH LIBRARY. Aiwan-e-Ghalib Marg,

جارج برنارڈ شا اور اُس کا شاہکار "کینڈیڈا"

(از ڈاکٹر محمد احسن فاروقی صاحب لیکچرر انگریزی لکھنؤ یونیورسٹی)

[جارج برنارڈ شا آئرلینڈ کے دارالسلطنت ڈبلن میں پیدا ہوا۔ اس کا سال پیدائش سنہ ۱۸۵۶ء ہے۔ ۱۸۷۶ء سے وہ لندن اور ہرفورڈ شائر میں رہا۔ کچھ عرصے ایک دفتر میں کلرکی کرنے کے بعد اُسنے ناولیں لکھنا شروع کیں اور متعدد ناولیں لکھیں جن کو کافی شہرت حاصل ہوئی۔ ان میں سب سے بہتر ناول شاید AN UNSOCIAL SOCIALIS. (۱۸۸۳ء) ہے۔ پھر اُس نے صحافت کی طرف رُخ کیا اور کتابوں۔ تصویروں۔ موسیقی اور ڈراموں پر ریویو لکھے جن سے اس کو اور بھی شہرت حاصل ہوئی۔ وہ سیاست کے میدان میں گامزن ہوا اور "فیبین سوسائٹی" FABIAN SOCIETY کا ممبر ہو کر اس نے فلسفۂ اقتصادیات اور سیاسیات پر تقریریں کیں اور مضامین لکھے جو FABIAN ESSAYS IN SOCIALISM کے نام سے سنہ ۱۸۸۹ء میں شائع ہوئے۔ اس نے دو مشہور یوروپین ڈرامہ نگاروں پر مکمل تنقیدی کتابیں بھی لکھیں ایک

م۔ اس کے بعد اور؟

پ۔ انجمن سینٹ پیٹر دو شنبہ کو، آزاد مزدور پارٹی کی گرینوچ شاخ جمعرات کو، سماجی ڈیموکریٹک فیڈریشن کی مائیل انڈ شاخ دو شنبہ کو، پہلا کنفریشن کلاس جمعرات کو (تنگ آکر) میرے خیال میں بہتر یہی ہے میں انہیں لکھ دوں کہ آپ تشریف نہیں لا سکتے۔ بس آدھے درجن تو آدمی ہیں۔ جاہل مغرور ٹکے پانچ ٹکے تو ان کے پاس نکلیں گے نہیں۔

م۔ ارے ایسا نہ کہو وہ سب ہمارے نہایت عزیز رشتہ دار ہیں۔

پ۔ (حیرت سے منہ تکتے ہوئے) آپ کے رشتہ دار؟

م۔ ہاں ہم سب کا باپ تو ہی ایک ہے آسمانوں والا۔

پ۔ (مطمئن ہو کر) بس یہی رشتہ داری ہے نا؟

م۔ (ذرا اداسی کے ساتھ، لیکن جو ایک لطف ہے ایک ایسے شخص کے لیے جو اس کو نہایت خوبصورتی سے ادا کر سکتا ہے) افسوس تم اسے یقین نہیں مانتیں ہر ایک یہی کہتا ہے کوئی اس میں یقین نہیں کرتا۔ کوئی بھی نہیں (تیزی کے ساتھ اپنے کام میں مشغول ہوتے ہوئے) اچھا، خیر مس پرآزرپائی جلد ان لوگوں کے لیے کوئی تاریخ مقرر کرو۔ پچیس کیسی رہے گی؟ پرسوں تو خالی تھی۔

پ۔ (ڈائری دیکھتے ہوئے) خالی نہیں ہے۔ فیبائن سوسائٹی۔

م۔ ہٹاؤ بھی فیبائن سوسائٹی! اٹھائیسویں؟

پ۔ شہر میں ڈنر کو جانا ہے۔ فائنڈرس کمپنی نے مدعو کیا ہے۔

م۔ ٹھیک ہے بس! اس کے بجائے میں پاکستان فرقۂ آزادی کو جاؤں گا (وہ

خاموشی سے اس تاریخ کو درج کر لیتی ہے لیکن چہرہ سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ پاکستان نراجیوں کو ذلیل سمجھ رہی ہے۔ ماریل ایک رسالہ "اصلاح کلیسا" نامی کو جو ابھی ڈاک سے آیا ہے اٹھا لیتا ہے اور مسٹر اسٹوارٹ ہیڈلام کے اڈیٹوریل اور انجمن سینٹ میتھو کی خبروں کو دیکھنے لگتا ہے۔ اتنے میں اس کے ماتحت الیکزنڈر پی کی صورت دکھائی دیتی ہے اور یہ خشک مشغولیت بامزہ ہو جاتی ہے۔ پی ایک نوجوان آدمی ہے جس کو ماریل نے وہیں لندن یونیورسٹی سے حاصل کر لیا ہے وہ آکسفورڈ کا باشندہ ہے اور مشرقی لندن کو اپنی تعلیمات سے فائدہ پہونچانے آیا تھا کہ ماریل نے اس کی خدمات حاصل کر لیں۔ نہایت بانمکین لیکن نیک اور پُرجوش حالانکہ اپنے کام میں ہنوز ناپختہ۔ بولتا ذرا ہونٹوں کو دبا کے ہے۔ محض اس لئے کہ الفاظ ذرا خاص یونیورسٹی کے پاکیزہ لہجوں میں نکلیں ایک قسم کی شان کے ساتھ، جس کو وہ صفائی کہتا ہے کہ اس طرح لندن کے غیر تعلیم یافتہ لوگوں کا مذاق پاک و صاف ہو جائے گا ماریل (جس کو اس نے سگ نما وفاداری و محبت سے خوب رام کر لیا ہے) "اصلاح کلیسا" سے نظر اٹھا کر اس کی طرف بڑے تلطف سے دیکھتا ہے اور کہتا ہے)

م۔ کہو لیکسی آج پھر دیر؟

ل۔ غالباً! کیا کروں، چاہتا تو بہت ہوں لیکن سویرے آنکھ ہی نہیں کھلتی۔

م۔ (اپنی سحر خیزی پر نازاں ہو کر) خوب! خوب!! (دُھن میں) شب بیداری کیا کرو، نمازیں پڑھا کرو، لیکسی نمازیں پڑھا کرو۔

ل۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے (ایک مناسب جواب سوچ کر) لیکن میں کیسے شب بیداری کر سکتا ہوں یا نمازیں پڑھ سکتا ہوں جبکہ میں سوتا ہی رہتا ہوں۔ کیوں نا مس

پر ازی ؟ (آتش دان کی طرف جاتا ہے)

پ۔ آپ مہربانی سے مجھے مس گارنٹ کہا کریں۔

ل۔ معاف کیجیے گا مس گارنٹ۔

پ۔ آج آپ کو تمام دن کام کرنا ہوگا۔

ل۔ (آتشدان کے پاس سے) کیوں ؟

پ۔ کیوں وہیں جانے دیجئے۔ کھانا کھانے سے پہلے بہتر یہ ہے کہ کھانا کھایا جائے جیسا کہ میں کرتی ہوں آئیے کاہلی نہ فرمائیے آپ کو اپنے گشتی کام پر جانے میں آدھ گھنٹہ کی دیر ہو چکی ہے۔

ل۔ (پریشان ہو کر) کیا یہ صحیح کہہ رہی ہیں مسٹر بارین ؟

م۔ (خود کو نہایت ارفع محسوس کرتے ہوئے، آنکھیں جھپکتے ہوئے) ہاں، اس لئے کہ آج میں تساہلی کرنے جا رہا ہوں۔

ل۔ آپ! لیکن آپ تو یہ جانتے ہی نہ تھے۔

م۔ (اٹھتے ہوئے) ہا! ہا، خوب! میں جانتا ہی نہیں ؟ آج اس صبح کو میں اپنی صبح بنانا چاہتا ہوں یعنی میری بیوی آج واپس آ رہی ہے وہ یہاں ٹھیک پونے بارہ بجے پہونچ جائے گی۔

ل۔ (متعجب ہو کر) واپس آ رہی ہیں مع بچوں کے ؟ میرا خیال تھا کہ وہ سب کم از کم ایک مہینہ بعد آئیں گے۔

م۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن وہ اکیلی صرف دو دن کے لئے آ رہی ہے۔ بچیوں کے لئے کچھ فلالین کی چیزیں لینا ہیں اور یہ دیکھنے کے لئے کہ ہم لوگ اس کے بغیر

گھر کا کام کس طرح چلا رہے ہیں۔

ل۔ (پریشانی سے) لیکن مسٹر ماریل جیمی اور فلفی کو تو سرخ بخار آیا تھا میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہے کہ ––

م۔ سرخ بخار! ہش! محض کھسرہ تھی بلکہ وہ تو میں خود پائی کرافٹ اسکول سے لایا تھا۔ یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ ایک پادری ایک ڈاکٹر کی طرح ہوتا ہے وہ متعدی امراض کا مقابلہ اسی طرح کرتا ہے جس طرح ایک سپاہی گولیوں کا۔ (لیکسی کی پیٹھ نہایت پدرانہ شفقت کے ساتھ تھپتھپاتا ہے) اگر تم میں کچھ ہمت ہے تو ذرا کھسرہ کہیں سے لگا لاؤ۔ میری بیوی تمہاری تیمارداری کر لے گی۔ اور یہ موقع تمہارے لئے کیسا نایاب ہوگا! کیوں نا؟

ل۔ (بے چین مسکراہٹ کے ساتھ) مسز ماریل کے متعلق آپ کی باتیں کچھ سمجھ میں نہیں آئیں۔

م۔ میرے بچے شادی کر شادی! (محبت سے) پہلے ایک کسی نیک عورت سے شادی کر لو تب تمہاری سمجھ میں آجائے گا۔ وہ آسمانی حکومت، جو ہم زمین پر قائم کرنا چاہتے ہیں ایسی شادی اُس جنت ارضی کا تمہیں قبل از وقت لطف بخش دے گی اور تمہاری کاہلی بھی اس سے قطعی دور ہو جائیگی۔ ہر ایمان دار آدمی جو خود سے مطمئن اور اپنی حالت سے خوش ہے اس کو اپنی فارغ البالی کے ہر گھنٹہ کی زکوٰۃ ایسا بے غرض کام کر کے ادا کرنا چاہیئے جس سے دوسروں کی مسرت میں اضافہ ہو سکے۔ ہم کو کوئی حق نہیں ہے کہ ہم خوشی کا مصرف تو کریں لیکن اسے پیدا نہ کریں۔ بالکل اسی طرح جیسے کہ ہم

روپیہ خرچ تو کریں لیکن کمائیں نہیں۔ ایک بیوی تلاش کرو بالکل میری کینڈڈا کی سی، اور تم خوشیوں کی زکوٰۃ کبھی پوری نہ ادا کر پاؤ گے۔ (لیکسی کو بڑی محبت سے تھپتھپاتا ہے اور باہر جانے کا ارادہ کرتا ہے)

ل۔ ذرا ٹھہریئے! میں بالکل بھول گیا (ماریل رکتا ہے اور دروازہ کا دستہ پکڑتے ہوئے اُس کی طرف مڑتا ہے) آپ کے قبلہ خسر صاحب آپ سے ملنے تشریف لا رہے ہیں۔ (ماریل متعجب ہوتا ہے اور کچھ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے دروازہ کو پھر بند کر دیتا ہے اور لہجہ میں ذرا تبدیلی آجاتی ہے)

م۔ مسٹر برجیس؟

ل۔ جی ہاں مجھے وہ پارک میں ملے تھے۔ کسی سے بحث و مباحثے میں مصروف تھے مجھ سے کہدیا تھا کہ میں آپ سے اُن کی آمد کے متعلق عرض کر دوں۔

م۔ (نیم اعتباری سے) لیکن وہ تو یہاں تین سال سے نہیں آئے لیکسی کیا تمہیں بالکل یقین ہے۔ مذاق تو نہیں کر رہے ہو لیکسی؟

ل۔ (نہایت صاف دلی سے) نہیں صاحب۔ میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔

م۔ (کچھ سوچتے ہوئے) ہوں! خیر ابھی وقت ہے کہ وہ کینڈڈا کو کچھ دن اور دیکھ لے، ورنہ بعد میں وہ شاید اس کی سمجھ سے باہر ہو جائے (آنے والی آفت پر صبر کر لیتا ہے اور باہر چلا جاتا ہے۔)

(لیکسی اُس کی طرف بہت ہی عقیدت مندانہ نظروں سے دیکھتا رہتا ہے۔ مس گارنٹ چونکہ لیکسی کو بات چیت میں شکست نہ دے سکی تھی اس لئے جھنجھلاہٹ ٹائپ رائٹر پر برابر اُتار رہی تھی۔)

ل ۔ کس قدر عمدہ آدمی ہے! کتنی محبت والا! (وہ ماریل کی جگہ پر آکر بیٹھ جاتا ہے اور بڑے ہی اطمینان سے سگریٹ پینے لگتا ہے)

پ ۔ (بڑی گھبراہٹ سے اُس خط کو نکالتے ہوئے جیسے وہ ٹائپ کر رہی تھی اور پھر موڑتے ہوئے) ہوں! ہر شخص کو ایسا نہ چاہیئے کہ اپنی بیوی کا سے محبت تو رکھے لیکن ہر جگہ خواہ مخواہ اُس کا ڈھنڈھورا پیٹتا پھرے۔

ل ۔ (چونک کر، آئیں! مس پرازی!

پ ۔ (اسٹیشنری کیس میں سے ایک لفافہ نکالتی ہے اور اس میں خط رکھتے ہوئے) یہاں کینڈڈا، وہاں کینڈڈا، ہر جگہ کینڈڈا ہی کینڈڈا (لفافہ کے گوند کو ہونٹوں سے تر کرتی ہے) آخر کوئی حد بھی ہے۔ آدمی سنتے سنتے بوکھلا جائے۔ (لفافہ کے پرت کو زور سے جماتے ہوئے کہ خوب جم کر چپک جائے) آخر یہ کون سی بات ہے کہ ایک عورت کی اس قدر تعریفیں کی جائیں، اور پھر وہ بھی بھی کوئی خاص بات بھی تو ہو۔ سوائے اس کے کہ ذرا بال اچھے ہیں اور صورت شکل کسی قدر غنیمت ہے۔

ل ۔ (مجروح ہو کر سنجیدگی سے مس گارنٹ میرا تو یہ خیال ہے کہ وہ نہایت خوبصورت ہے (وہ اُس کی تصویر اُٹھا لیتا ہے، اُس کو دیکھنے لگتا ہے اور پھر مزید یقین کے ساتھ کہتا ہے) نہایت ہی خوبصورت، آنکھیں کس قدر عمدہ ہیں!

پ ۔ آنکھیں! اس کی آنکھیں قطعی میری آنکھوں سے بہتر نہیں ہیں (وہ تصویر نیچے رکھ دیتا ہے اور نہایت سنجیدگی سے اُس کی طرف دیکھنے لگتا ہے) لیکن تم تو مجھے یہی سمجھتے ہوگے کہ غریب ہے بھدّی ہے محض دوسرے درجہ کی ہے۔

ل۔ (اپنی جگہ نہایت آن سے اُٹھتے ہوئے) خدا نہ کرے کہ میں خدا کی کسی مخلوق کے متعلق ایسا خیال رکھوں۔

(نہایت اطمینان سے اُٹھ کر کتابوں کے کیس کے پاس جا کر کھڑا ہو جاتا ہے)

پ۔ شکریہ، آپ کا یہ جملہ نہایت عمدہ ہے اور بہت تسکین دہ۔

ل۔ (اس کی کم ظرفی سے رنجیدہ ہو کر) مجھے اس امر سے قطعی نا واقفیت تھی کہ آپ کو مسز مارٹیل سے کوئی خاص شکایت ہے۔

پ۔ (خفا ہو کر) مجھے اس سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ وہ نہایت ہی عمدہ عورت ہے۔ نہایت نیک۔ نہایت شریف مجھے اس سے بے حد محبت ہے بلکہ میں اس کی جتنی قدر کر سکتی ہوں اور کرتی ہوں اُتنی کوئی مرد نہیں کر سکتا (وہ اپنا سر افسردگی سے نفی میں ہلاتا ہے اور وہ اُٹھ کھڑی ہوتی ہے اور اس کے پاس نہایت طنطنا تی ہوئی آتی ہے) تم میری بات کا یقین نہیں کرتے؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں حاسد ہوں؟ مسٹر لیکسی ل. تم تو انسانی فطرت کے بڑے ماہر معلوم ہوتے ہو؟ تم کو جیسے عورت کی کمزوریاں خوب معلوم ہی تو ہیں۔ تم لوگوں کو تو بڑا فخر ہے کہ تم مرد ہو، بڑے عاقل، بڑے سمجھ دار اور ہم لوگوں کو محض جذبات کا پوٹ سمجھتے ہو! لیکن ہم تم لوگوں کی طرح، دماغی مغالطوں میں نہیں پھنستے۔ اسی لئے تو تم ہم لوگوں کو حسد کا طعنہ دیتے رہتے ہو! (اسے چھوڑ کر گردن ہلاتی ہوئی آتش دان کے پاس جا کر تاپنے لگتی ہے، گویا کہ پالا مار لیا)

ل۔ مس پراز ی اگر اسی قدر علم تم کو مرد کی طاقت کا ہوتا جیسا کہ اس کی کمزوری کا ہے تو پھر مسئلہ حقوق نسواں اُٹھتا ہی نہیں۔

پ ۔ (ہاتھ سینکتے ہوئے گردن گھما کر) تم نے ماریل کا یہ کہنا کہاں سے سنا؟ یہ خود تمہارا جملہ ہرگز نہیں ہے۔ تم اتنے سمجھدار نہیں ہو کہ ایسا جملہ سوچ سکو۔

ل ۔ یہ بالکل ٹھیک ہے اور مجھے قطعی اعتراف ہے کہ اکثر حقائق مجھے ماریل سے حاصل ہوئے ہیں۔ ہاں اس نے یہ جملہ آزاد نسواں فیڈریشن کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر کہا تھا۔ ایک بات کہئے تو اور بتادوں۔ وہ یہ کہ اس جملے کو وہاں کوئی نہ سمجھ سکا تھا سوائے ایک مرد کے یعنی سوائے میرے (کتابوں کے کیس کی طرف پھر مڑ جاتا ہے یہ خیال کر کے کہ بس اب اس نے اس کو کچل ہی ڈالا۔ ایسی شکست دیدی ہے کہ اب کیا منہ کھولے گی)

پ ۔ (مینٹل پر جو آئینہ رکھا تھا اس میں اپنے بال ٹھیک کرتے ہوئے) خیر۔ لیکن جب کبھی آپ مجھ سے باتیں کیجئے تو بہتر یہ ہے کہ اپنے ہی خیالات کا اظہار کیا کیجئے جیسے بھی کچھ ہوں نہ کہ دوسروں کے۔ جب تم ماریل کی نقل پر آجاتے ہو تو تم پر ذرا بھی نہیں کھپتا۔

ل ۔ (چڑ کر) میں اس کے نقش قدم پر ضرور چلنے کی کوشش کروں گا حالانکہ اس کی نقل بالکل نہیں کرتا۔

پ ۔ (پھر اس کے پاس سے گذر کر اپنے کام پر جاتے ہوئے) نہیں، تم نقل ضرور کرتے ہو، قطعی کرتے ہو! تم اپنی چھتری کیوں ان کی طرح اپنی بائیں بغل میں دبا لیتے ہو اور جس طرح اور لوگ اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں کیوں اسی طرح نہیں لیجاتے؟ تم اپنی ٹھوڑی اٹھا کر کیوں چلتے ہو۔ اور آنکھوں میں وہی ترحم کی نظریں کیوں ظاہر کرتے ہو۔ تم جو کہ کبھی سویرے ساڑھے نو بجے سے پہلے

اُٹھتے ہی نہیں! جب گرجا جاتے ہو تو وہاں 'علم' کو بہت گہری آواز سے کیوں کہتے ہو۔ سیدھی سادی طرح کیوں نہیں کہتے جیسے یہاں آپس میں بولتے ہو۔ جائیے بھی۔ آپ سمجھتے ہیں کہ مجھے معلوم ہی نہیں! (ٹائپ رائٹر کے پاس چلی جاتی ہے) آئیے اب اپنے کام پر بیٹھیے! ہم لوگوں نے کافی وقت خراب کر ڈالا ہے۔ لیجیے آج کے کام کی ڈائری یہ ہے (وہ ایک یادداشت حوالے کرتی ہے)

ل ۔ (نہایت ہی چڑ کر) لائیے، شکریہ! (وہ اسے لے لیتا ہے اور اُس کی طرف پیٹھ کئے ہوئے ریزر کے پاس کھڑا ہو کر پڑھنے لگتا ہے، یہ آزی شارٹ ہینڈ کو ٹائپ کرنے لگتی ہے اور اس کے احساسات کی تکلیف کا بالکل خیال کرنا نہیں چاہتی)

(دروازہ کھلتا ہے اور مسٹر بُرجس بغیر اطلاع کئے اندر تشریف لے آتے ہیں۔ کوئی ساٹھ کی عمر ہوگی۔ معمولی کاروبار میں پڑ کر ضروری خود غرضی نے اس شخص کو نہایت ابتر اور اوچھی طبیعت کا بنا دیا ہے۔ اور پھر پڑخوری اور کاروباری کامیابی نے موٹاپا، کاہلی اور انانیت پیدا کر دی ہے! ایک نہایت ہی جاہل، اوچھا اور طامع آدمی ہے اُن لوگوں سے تو نہایت حقارت اور تکبر سے ملتا ہے جن کی آمدنی کم ہو۔ لیکن جن کے پاس روپیہ ہو یا جو کسی مرتبہ کے آدمی ہوں اُن کی تو ہمہ وقت نہایت ہی ادنیٰ خدمت کو تیار رہتا ہے۔ لیکن دراصل نہ اِن کا ہے نہ اُن کا، دنیا یا قسمت نے اُسے اور کوئی کام نہیں دیا سوائے اس کے کہ وہ ایک کارخانے کا نہایت ظالم مالک ہو جائے اور چنانچہ وہ خاصا درندہ ہو گیا ہے لیکن خود اُس کو اس بات کا علم نہیں اور نہایت

سچے دل سے سمجھتا ہے کہ اُس کا کاروباری فروغ محض اس کی اپنی صلاحیت، لیاقت، دیانتداری، محنت، تجربہ اور دُور بینی کا لازمی نتیجہ ہے یعنی ایک ایسے انسان کی جو اپنی نجی زندگی میں نہایت خوش باش، نیک اور ہمدرد ہے اور بزعم خود خوش طبع تو اس قدر ہے کہ ضرورت سے زیادہ۔ جسمانی حالت آپ کی یہ ہے کہ نہایت چھوٹے موٹے سے آدمی ہیں، ناک کی تھوتھنی ایک مربع چہرے پر نہایت لمبی چلی گئی ہے۔ بھوری ڈاڑھی جس میں ٹھوڑی کے نیچے سفید بالوں کا دائرہ ہے چھوٹی چھوٹی آنکھیں ہلکی نیلی ہیں جن سے نجابت آشکارا ہے اور جس کو وہ اپنی آواز میں منتقل کر لیتا ہے کیونکہ اپنے جملے نہایت شان سے ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔)

بُرجیس ۔ (چوکھٹ پر رُکتے ہوئے اور اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے) **لوگوں نے مجھے بتایا** تھا کہ مسٹر ماریل یہاں موجود ہیں۔

نوٹ :۔ بُرجیس کا لہجہ اور زبان خاص لندن کے جاہل عوام کی بولی کا ہے۔ اُس کے الفاظ اُدھ کچرے ہوتے ہیں وہ ING میں G منہ سے نہیں نکالتا اور جہاں H لگانا ہوتا ہے وہاں اُڑا جاتا ہے اور جہاں ضرورت نہیں ہوتی وہاں لگاتا ہے جس طرح ہمارے ہندوستان کی بولیوں میں جہلاء 'ش'، 'خ' اور 'ق' کو اُلٹ پلٹ کر دیتے ہیں۔ یا 'یہاں' کو 'ہیاں'، 'افسوس' کو 'ہفسوس'، 'جا رہے' کو 'جارئیے' یا 'کہہ دیا' کو 'کیدیا' کہتے ہیں۔ ترجمے میں سلیس زبان ہی رکھی گئی ہے۔

(مترجم)

(۱۸۹۱ء) THE QUINT ESSENCE OF IBSENISM

اور دوسری (۱۸۹۸ء) THE PERFECT WAGNERITE

مگر اس کا خاص ادبی کام سنہ ۱۸۹۲ء سے شروع ہوتا ہے جب کہ اس نے ڈرامانگاری کے میدان میں قدم رکھا۔ اس کی سب سے خاص اہمیت ڈرامانگار کی حیثیت سے ہے اور اس کے بہترین ڈرامے حسب ذیل ہیں۔

(سنہ ۱۸۹۸ء) PLAYS PLEASANT AND UNPLEASANT

(سنہ ۱۹۰۰ء) THREE PLAYS FOR PURITANS,

JOHN BULL'S (سنہ ۱۹۰۳ء) MAN AND SUPERMAN

(سنہ ۱۹۰۵ء) MAJOR BARBARA (سنہ ۱۹۰۴ء) OTHER ISLAND

ANDROCLES (۱۹۰۶ء) THE DOCTOR'S DILEMMA

[illegible]D THE LION, PIGMALION ETC.

(سنہ ۱۹۱۲ء) A[illegible] (سنہ ۱۹۱۶ء) HEART BREAK HOUSE

BACK [illegible]T JOAN (سنہ ۱۹۲۱ء) MATHUSELAH.

(سنہ ۱۹۲۳ء) S

اس نے سماجی فلسفے پر بھی کچھ تصنیفات چھوڑی ہیں۔ سنہ ۱۹۵۱ء بمقام لندن انتقال کیا]

بیسویں صدی کے انگریزی ادب میں شا کی اہمیت بہت ہی زبردست ہے۔ ڈرامہ نگاری کے سلسلے میں اس کی کارگزاری خاص ستائش کے لائق ہے۔ انگریزی ڈرامہ سترھویں صدی یعنی شکسپیر کے زمانے میں عروج کمال پر پہونچ کر زوال پذیر ہی ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ انیسویں صدی میں یہ معلوم ہونے لگا کہ انگریزی قوم میں ڈرامہ نگاری کی صلاحیت بالکل باقی ہی نہیں رہی۔ مگر اس صدی کے

پ ۔ (اُٹھتے ہوئے) میں جا کر بلائے لاتی ہوں۔

ب ۔ (اس کی طرف نا اُمیدی سے گھورتے ہوئے) آپ وہ نوجوان لیڈی نہیں جو یہاں پہلے ٹائپ کیا کرتی تھیں؟

پ ۔ جی نہیں۔

ب ۔ (آتش دان کی طرف بڑھتے ہوئے اور زیر لب بڑبڑاتے ہوئے) ہاں! وہ آپ سے کم عمر تھیں کیوں نا؟ (مس گارنٹ اُس کی طرف تکنے لگتی ہے، پھر دروازہ کو زور سے بند کرتی ہوئی باہر چلی جاتی ہے) کیا اپنے گشت پر جا رہے ہو مسٹر لی؟

ل ۔ (اپنی یادداشت کو تہہ کر کے جیب میں رکھتے ہوئے) جی ہاں مجھے جلدی جانا ہے۔

ب ۔ (فوراً) مسٹر لی میں آپ کو روکنا نہیں چاہتا۔ مجھے مسٹر ماریل سے ایک نجی کام ہے اور اسی لئے میں آیا ہوں۔

ل ۔ (جھنجھلا کر) میرا ارادہ مداخلت کا ہرگز نہیں ہے۔ مسٹر برجیس، گڈ مارننگ۔

ب ۔ (نہایت شفقت سے) گڈ مارننگ۔

(جیسے ہی لیکسی جاتا ہوتا ہے ماریل واپس آتا ہے)

م ۔ (لیکسی سے) کیا چل دیئے؟

ل ۔ جی ہاں۔

م ۔ میرا ریشمی رومال لے لو اور گلے میں لپیٹ لو، باہر ہوا بہت سرد ہے۔ جاؤ۔

(لیکسی اس عنایت سے برجیس کی نالائمت بھول جاتا ہے، خوش

ہوتا ہے اور چلا جاتا ہے۔)

ب ۔ جیمس بس تم اپنے ماتحتوں کو ہمیشہ خراب ہی کیا کرتے ہو گڈ مارننگ، میں جب کسی اپنے ملازم کو کچھ دیتا ہوں اور جس کی کمائی کا انحصار مجھ ہی پر ہوتا ہے تو میں اُس کو اُس کی اوقات ہی پر رکھتا ہوں۔

م ۔ (ذرا ایتری سے) میں ہمیشہ اپنے نائبوں کو اپنا ساتھی اور مددگار سمجھتا ہوں، اور اس لئے جتنا وہ میرا خیال کرتے ہیں اگر اُتنا ہی کام آپ کو اپنے کلرکوں اور آدمیوں سے حاصل ہو جائے تو آپ بہت جلد امیر ہو جائیں، لیجیئے اپنی پرانی کرسی (وہ ذرا ترش روئی سے اُس آرام کرسی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو آتش دان کے پاس رکھی ہوئی ہے۔ اس کے بعد ایک خالی کرسی میز کے قریب سے اُٹھا لیتا ہے اور اپنے مہمان سے ذرا فاصلہ پر بیٹھتا ہے۔)

ب ۔ (بغیر حرکت کئے) تم بس ویسے ہی رہے جیمس!

م ۔ آپ جب پچھلی دفعہ آئے تھے یعنی کوئی تین برس کا عرصہ گذرا، جہاں تک میرا خیال ہے تو آپ نے یہی بات اور صفائی سے کہی تھی۔ آپ کے صحیح الفاظ اس وقت یہ تھے۔ "جیمس! آہاں تم وہی ہمیشہ کے ایسے بڑے بیوقوف ہی رہے!

ب ۔ (لطف سے اطمینان دلاتے ہوئے) غالباً، ہاں میں نے ایسا کہا تھا لیکن (مصالحت کے لہجہ میں خوش کرتے ہوئے) میرا مطلب اس سے کوئی تکلیف پہونچانا نہیں تھا۔ ایک پادری کو اس کا حق ہوتا ہے کہ وہ ذرا بیوقوف

بھی ہو۔ یہ تو تم جانتے ہی ہو بلکہ اس کے پیشے کے لئے یہ ضروری بھی ہے۔ بہرحال میں پرانی بدمزگیوں کو یاد کرنے نہیں آیا ہوں اس لئے گذشتہ پر صلوٰۃ بھیجو (یکایک سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے اور مارین کے قریب آتے ہوئے) جیمس تین سال کا عرصہ گذرا تم نے میرے ساتھ بڑا گھاٹا کیا تھا۔ تم نے میرا ایک ٹھیکہ تڑوا دیا تھا اور جب میں نے غم و افسوس کے باعث تم پر غصہ کا اظہار کیا تھا تو تم نے میری لڑکی کو میرے خلاف کر دیا تھا لیکن بہرحال اب میں ایک سچے عیسائی کا فرض ادا کرنے آیا ہوں (اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے) یعنی جیمس میں تم کو معاف کرتا ہوں۔

م۔ (چونک کر، اٹھ کر بیٹھتے ہوئے) خدا غارت کرے تمہاری اس دیدہ دلیری کو۔

ب۔ (پیچھے دبتے ہوئے اور اس قسم کے برتاؤ پر آنکھیں نمناک کرتے ہوئے) جیمس کیا ایک پادری کے لئے اس قسم کی زبان استعمال کرنا مناسب ہے اور خاصکر تمہارے لئے!

م۔ (غصہ سے) نہیں جناب، ایک پادری کے لئے یہ الفاظ مناسب نہیں ہیں۔ میں نے غلط الفاظ استعمال کئے بلکہ مجھ کو تو یہ کہنا چاہیئے کہ جہنم میں جائے تیری بے غیرتی بلکہ یہی الفاظ سینٹ پال یا ہر ایماندار آدمی تم سے کہتا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں تمہارا وہ ٹھیکہ بھول گیا۔ جب تم نے محتاج خانے کو کپڑے مہیا کرنے کا ٹھیکہ لیا تھا؟

ب۔ (پبلک مفاد کے جوش میں آ کر) جیمس میں نے محصول ادا کرنے والوں کے حق میں بڑا مفید کام کیا تھا۔ میرا ٹھیکہ سب سے کم خرچ کا ٹھیکہ تھا تم اس سے

انکار نہیں کر سکتے۔

م - ہاں۔ سب سے کم خرچ کا! اس لئے کہ تم نے مزدوروں کو نہایت ہی کم تنخواہیں دیں جتنی کہ کوئی دوسرا مالک کبھی نہیں کر سکتا تھا۔ اتنی کم کہ بھوکوں مرنے کی نوبت آجائے، بلکہ اس سے بھی کم خصوصاً اِن بیچاری عورتوں کو جو تمہارے یہاں کپڑے سیتی تھیں۔ تمہاری تنخواہیں اس قدر کم تھیں کہ اِن بیچاریوں کو بھیک مانگنے پر مجبور کر دیتیں (غصہ اور بھی تیز ہوتا جاتا ہے) وہ عورتیں میرے گرجے میں آتی تھیں اس لئے مجھے سب کچھ معلوم ہے۔ اس ٹھیکہ کو منسوخ کرانے کے لئے میں خیرات خانے کی مجلس انتظامی کے رکنوں کو غیرت دلائی۔ میں نے خیرات خانہ کا محصولی چندہ ادا کرنے والوں کو غیرت دلائی۔ ہر شخص کو غیرت دلائی لیکن تمہیں نہ دلا سکا (بے حد گرم ہو کر) اب یہاں تم کِس منہ سے آئے ہو اور پھر یہ کہنے کی جرات کرتے ہو کہ تم مجھے معاف کرتے ہو اور اپنی لڑکی کو بیچ میں لاتے ہو اور ___

ب - غصہ نہ ہو! غصہ نہ ہو! جیمس ایک ذرا سی بات پر اتنے خفا نہ ہو۔ میں نے مان تو لیا کہ میں نے غلطی کی۔

م - کب تم نے مانا، میں نے نہیں سنا۔

ب - نہیں۔ واقعی میں نے اعتراف کر لیا اور اب پھر اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں اور تم سے معافی چاہتا ہوں اُس خط کے متعلق جو میں نے تمہیں لکھا تھا۔ بس اب کافی ہے؟

م - (انگلیاں چٹخاتے ہوئے) نہیں! ابھی نہیں۔ پہلے یہ بتائیے کہ آپ نے تنخواہیں

بڑھا دیں کہ نہیں ؟

ب ۔ (فاتحانہ انداز میں) ہاں ۔

م ۔ کیا!

ب ۔ (چاپلوسی کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، مصنوعی جوش اور رقت کے لہجہ میں) اب میں ایک مثالی مالک ہو گیا ہوں اب میں عورتوں کو نوکر نہیں رکھتا۔ وہ اب سب کی سب ہٹا دی گئی ہیں۔ اب سب کام مشینری سے کیا جاتا ہے اور کسی شخص کو چھ پینس فی گھنٹہ سے کم نہیں ملتا، اور جو کاریگر ہیں ان کو ٹریڈ یونین کے نرخ سے مزدوری دیتا ہوں (فخریہ) کہئے اب آپ کیا کہتے ہیں ؟

م ۔ (نہایت مسرور ہو کر) کیا واقعی ؟ کیا واقعی ! اس گنہگار پر جو گناہ سے توبہ کرلے آسمان اپنے بے انتہا خزانے اور خوشیاں نچھاور کرتا ہے (بر جس کے پاس صدق دل سے نہایت عفو طلب لہجہ میں جاتے ہوئے) میرے بر جس ! کس قدر ارفع و اعلیٰ کام آپ نے کیا ہے ! میں آپ سے تہہ دل سے اپنے خراب خیالات کی معافی چاہتا ہوں (اُس سے ہاتھ ملاتے ہوئے) اب آپ کو کس قدر مسرت حاصل ہوئی ہوگی ! ۔کیوں نا ؟ کہئے کہئے کہ اب آپ کا دل بے حد خوش، بے حد مسرور ہے بلکہ آپ روحانی طور پر خوش تو اب نظر آتے ہیں۔

ب ۔ (نہایت پژمردگی سے) ہاں خوشی تو ہے، بلکہ خوش تو ہونا ہی چاہیئے، اور خصوصاً جبکہ تم اس بات کو دیکھ ہی رہے ہو۔ لیکن خیر اب ضلع کی کونسل سے میرا معاہدہ ٹوٹ ہی گیا ہے (نہایت وحشیانہ پن سے) وہ ہرگز تیار نہیں تھے جبتک کہ میں اچھی تنخواہیں دینے کا وعدہ نہ کروں، بُرا ہو اُن گدھوں کا کہ

میرے معاملات میں دخل دیا ہے۔

م ۔ (اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے نہایت مایوسی سے) تو یہ کہیئے اس ڈر کے سبب آپ نے تنخواہیں بڑھاویں! (اداسی سے بیٹھ جاتا ہے)

ب ۔ (سنجیدگی سے خوب ایڈ کرائے ہوں ہیں) اور آخر میں کس نے کرایا ہے لیکن جانتے ہو آخر اس سے ہوتا ہی کیا ہے؟ سوائے اس کے کہ مزدور شرابیں پی کر مست اور گستاخ ہو جاتے ہیں (نہایت آن بان سے آرام کرسی میں سما کر بیٹھ جاتا ہے) لیکن جیمس تمہارا کام بہت اچھا ہے، تمہارا نام اخبارات میں آ جاتا ہے اور تم بڑے آدمی ہوتے جاتے ہو، لیکن جیمس دیکھو۔ تم کتنی بے انصافی کرتے ہو کہ ان مزدوروں کو اس قدر روپیہ دیدیتے ہو، یہ جانتے بھی نہیں کہ خرچ کس طرح کیا جاتا ہے اور ان لوگوں سے لے لیتے ہو جو اس کا بہت بہتر مصرف کر سکتے تھے۔

م ۔ (نہایت گہری آہ بھر کر اور سرد مہری سے کہتے ہوئے) آج آپ میرے پاس آخر کس کام سے آئے ہیں؟ یہ تو مجھے یقین ہے کہ آپ محض عزیزدارانہ محبت کے طور پر نہیں آئے ہیں۔

ب ۔ (زور دے کر) ہاں۔ میں یوں ہی عزیزدارانہ طور پر آیا ہوں۔ کسی کام سے نہیں۔

م ۔ (اطمینان اور خاموشی سے) مجھے آپ کی بات کا قطعی اعتبار نہیں ہے۔

ب ۔ (نہایت غصہ سے اٹھتے ہوئے) جیمس بے وقوف مت بنو! اب یہ پھر میری نسبت نہ کہنا۔

م ۔ (بغیر کچھ اثر لئے) تمہیں معقول کرنے کے لئے جتنی بار اس حقیقت کے اظہار کی ضرورت ہو گی اتنی بار کہوں گا کہ میں تمہاری بات کا بالکل اعتبار نہیں کرتا۔

ب ۔ (نہایت مجروح ہو کر) خیر! اگر تم نے یہ طے ہی کر لیا ہے کہ ہم دونوں کے تعلقات ناخوشگوار ہو جائیں تو خیر، بہتر ہے کہ اب میں چلا جاؤں (نہایت بیدلی سے دروازہ کی طرف جاتا ہے۔ مارین کوئی اثر نہیں لیتا۔ وہ ذرا رک گیا ہے) جمیس! مجھے اُمید نہیں تھی کہ تمہاری ایسی نہ معاف کرنے والی طبیعت ہو گی (مارین پھر بھی کوئی جواب نہیں دیتا۔ وہ چند اور قدم بیدلی سے دروازہ کی طرف بڑھتا ہے اور پھر ایک دم منہ پھلائے واپس آتا ہے۔ رونے لہجہ میں کہتے ہوئے) ہم ضرور باہم دوست رہیں گے خواہ ہماری رائیں کتنی ہی متضاد کیوں نہ ہوں۔ یہ آخر آج تم اس قدر بدل کیوں گئے ہو؟ میں قسمیہ کہتا ہوں کہ میں آج محض دوستانہ طور پر آیا تھا۔ تم سے لڑنے کے لئے نہیں، میں اور پھر میں تم سے لڑوں؟ میری بھتیجی بیٹی کے تم شوہر ہو! آؤ، آؤ جمیس آدمی بنو اور ہاتھ ملاؤ (مارین کے کاندھے پر محبت کے جذبے سے ہاتھ رکھ دیتا ہے۔)

م ۔ (اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے) دیکھو برجس! کیا تم واقعی چاہتے ہو کہ ہم تم ویسے ہی دوست ہو جائیں جیسے کہ پیشتر تھے یعنی اس ٹھیکہ والے معاملہ سے پہلے؟

ب ۔ ہاں جمیس! ہاں ویسے ہی بالکل ویسے ہی۔

م ۔ تو اچھا پھر تم اپنا برتاؤ ویسا ہی کیوں نہیں رکھتے جیسا کہ پہلے تھا۔

ب ۔ (نہایت احتیاط سے اپنا ہاتھ ہٹاتے ہوئے) کیا مطلب تمہارا جمیس؟

م ۔ مطلب یہ کہ پہلے تم مجھے ایک بیوقوف نوجوان سمجھا کرتے تھے۔

ب ۔ (منافقے ہوئے) میں تمہیں بیوقوف سمجھتا تو نہیں تھا۔ میں........

م ۔ (بات کاٹتے ہوئے) تم واقعی سمجھتے تھے، اور میں تم کو کھوسٹ پاجی سمجھا کرتا تھا۔

ب ۔ (مارِیل کی خود الزامی کے جوش کو رد کرتے ہوئے) نہیں تم ہرگز نہیں سمجھتے تھے، جیسی اب تم صاف صاف اپنے متعلق ناانصافی سے کام لے رہے ہو۔

م ۔ نہیں میں واقعی سمجھتا تھا، لیکن اس سے کوئی ہم لوگوں کی دوستی میں فرق نہیں آسکتا۔ خدا نے تم کو ایسا ہی شخص بنایا جس کو میں نہایت پاجی کہتا ہوں اسی نے مجھ کو ایسا شخص بنایا جس کو تم بیوقوف کہتے ہو۔ بھئی اُس کی مصلحت میں کیا چارہ! (اس بات کا یہ اثر ہوتا ہے کہ برجس کے چہرہ پر وہ اخلاقی بہروپ جیسے وہ قائم کئے ہوئے تھا غائب ہوگیا، جسم زرد پڑ گیا اور مارِیل کی طرف نظر گڑ کے رہ گئی۔ خود کو ایک ہاتھ سے سنبھالنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے جیسے زمین اس کے پیروں کے نیچے سے نکلی جا رہی ہے۔ مارِیل اپنے اُسی اطمینان کے لہجہ میں کہتا چلا جاتا ہے) میری بھلا کیا مجال تھی اس کے معاملات میں دخل دیتا نہ اپنے بارے میں کچھ کہہ سکتا تھا نہ تمہارے لئے۔ بس اُس وقت تک جب تک، کہ تم یہاں نہایت ایمانداری کے ساتھ یہ یقین کرتے ہوئے آؤ گے کہ تم نہایت پاجی اور کمینے آدمی ہو اور اپنے اس پاجی پن پر ناز بھی کرتے ہو تو اُس وقت تک میرے تمہارے ساتھ دوستانہ اور خوشگوار تعلقات رہیں گے اور تم کو میں ہمیشہ خوش آمدید کہوں گا لیکن (اب مارِیل کا لہجہ تیز اور درشت ہوجاتا

ہے۔ وہ کھڑا ہو جاتا ہے اور کرسی پر نہایت زور سے ہاتھ مارتے ہوئے) میں اس کی قطعی اجازت نہیں دے سکتا کہ تم چھچھوری کرتے ڈینگیں مارتے یہاں آؤ کہ تم ایک شمالی مالک ہو گئے ہو اور ظلم و ستم سے تائب ہو گئے ہو حالانکہ یہ ظاہری تبدیلی صرف ضلع کی یونین کے خوف سے واقع ہوئی ہے (وہ یہ بات اہمیت دینے کے لئے اس کی طرف سر جھکا کر کہتا ہے۔ پھر آتشدان کے قریب چلا جاتا ہے جہاں وہ نہایت اطمینان و شان سے جا کر بیٹھ جاتا ہے پیٹھ آتش دان کی طرف ہے اور سلسلۂ سخن جاری ہے) میں یہ چاہتا ہوں کہ ہر شخص اپنے متعلق صداقت سے کام لے خواہ وہ بُرا ہی کیوں نہ ہو۔ اچھا خیر، تو مطلب یہ کہ یا تو آپ اپنا ہیٹ سنبھالئے اور چل دیجئے یا بیٹھئے یہ مان کر سچے دل سے کہ آپ نہایت پاجی آدمی ہیں اور پھر اپنی پاجیانہ وجہیں بتائیے کہ سچ سچ آخر آپ اب مجھ سے کیوں دوستی کرنا چاہتے ہیں (برجس جس کے جذبات اب بہت کافی ختم چکے ہیں۔ اتنے کہ وہ ایک کھسیانی ہنسی اپنے ہونٹوں پر پیدا کر سکتا ہے اس عملی تجویز سے نرم ہو جاتا ہے۔ وہ کچھ دیر تک سوچتا رہتا ہے اور آخر کار آہستہ آہستہ نہایت تمیز سے اُس کرسی پر بیٹھ جاتا ہے جو ماریل نے آر کے واسطے خالی کی تھی) ہاں! بس اب یہ ٹھیک ہے۔ اچھا اب بتاؤ۔

ب ا۔ (کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے) جیمس! تم بھی عجیب قسم کے جانور ہو۔ اس میں کوئی بھی شک نہیں۔ لیکن (ذرا جوش کے ساتھ) پھر بھی تمہاری باتوں پر پیار آ ہی جاتا ہے۔ علاوہ اس کے جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا کہ کسی کو بھی پادری کی باتوں کا زیادہ اثر نہ لینا چاہیئے ورنہ دنیا کا کوئی کام ہی نہیں چل سکتا

(اپنے کو سنجیدہ گفتگو کے لئے خاموش کرتا ہے اور ماریل کی طرف دیکھتے ہوئے خشک سنجیدگی کے ساتھ کہنا شروع کرتا ہے) لیکن خیر میں تمہاری باتوں کا برا نہیں مانتا اور جبکہ تم چاہتے ہو کہ ہم ایک دوسرے سے آزادانہ ملیں تو میں اس بات کو چھپانا نہیں چاہتا کہ میں واقعی تم کو ایک زمانے میں کچھ بے وقوف سمجھتا تھا لیکن اب میں یہ سمجھنے لگا ہوں کہ شاید میں اس بات کو قبل از وقت کہتا تھا۔

م۔ (ایک دم ہشاش بشاش ہو کر) اہاہا! آخر تم کو پتہ لگ گیا نا!

ب۔ (فخر سے) ہاں! زمانہ بہت کافی گزر گیا۔ پانچ سال گزر رہے کہ تمہارے خیالات پر غور کرنے کا کوئی خیال تک نہ کرتا تھا اور میں سوچا کرتا تھا کہ آخر تمہیں وعظ دینے ہی کیوں دیا جاتا ہے مجھے ایک پادری کا حال معلوم ہے کہ اسے لندن کے اعلےٰ پادری نے عرصہ سے معتوب کر رکھا ہے حالانکہ وہ بیچارہ اسی قدر لامذہب ہے جتنے کہ تم ہو۔ لیکن آج اگر کوئی مجھ سے شرط لگا کرے تمہارے متعلق کہ تم خود آخر عمر تک لندن کے پادری اعلےٰ ہو جاؤ گے تو میں قطعی شرط کر لوں گا (نہایت جوش سے) میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اور تمہارے ساتھی نہایت مستعد اور باثمر ہو رہے ہیں اور کوئی نہ کوئی عہدہ تمہیں مل ہی کر رہے گا خواہ تمہاری زبان بندی ہی کے لئے کیوں نہ ہو۔ تم کو سوجھی اچھی! جو راہ تم نے اختیار کی ہے وہ آخر میں تم کو ضرور کچھ نہ کچھ دے کر رہے گی۔

م۔ (اپنا ہاتھ نہایت بے تکلفی سے بڑھاتے ہوئے) ہاتھ لاؤ برجیس! اب تم سچے سچے اور دیانتدارانہ

آخری دس سال میں جونس (JONES) اور پنیرو (PINERO) نے ناروے کے مشہور ڈرامہ نگار اِبسن (IBSEN) کا اثر قبول کر کے انگریزی ڈرامے کو نئی زندگی بخشنے کی کافی کامیاب کوشش کی۔ مگر ان دونوں میں ڈرامے کی فرسودہ روایات کو توڑنے کی پوری قابلیت نہ تھی اُن کے کام کو آگے بڑھانے اور تکمیل تک پہونچانا قدرت نے شا کا حق ٹھہرایا۔ اُس نے ڈرامہ نگاری کے نقاد اور ڈرامہ نگار دونوں حیثیتوں سے مردہ روایات کو توڑا اور نئی روایات کی بنیاد رکھی۔ وہ ایک ایسے بت شکن کی حیثیت سے نمایاں ہوا جس نے کعبۂ ڈرامہ نگاری کو بتوں سے خالی کیا اور نئے صحیح مذہب ڈرامہ نگاری کو جاری کیا۔

فن ڈرامہ نگاری کے بتوں کو توڑنا تو اس کا پہلا فرض تھا ہی مگر ایک مکمل فنکار کی حیثیت سے اُس کا کام پرانی سوسائٹی اور پرانے فلسفے کے بتوں کو بھی برباد کرنا ٹھہرا۔ اُس کے نزدیک فن کار کا مصلح قوم ہونا ضروری امر تھا۔ اُس نے کہا کہ "محض فن کے لئے میں ایک جملہ بھی نہ لکھوں گا۔" مگر اُس نے یہ بھی کہا ہے کہ "اگر تم کسی آدمی کے سامنے وعظ دوگے تو وہ تم کو ضرور ناپسند کرے گا لیکن اگر تم اُس کی بُرائیوں پر ہنسوگے تو وہ ضرور اپنی بُرائیوں کو چھوڑ دے گا۔" اس لئے ڈرامہ اس کے لئے اصلاح کا وعظ سے زیادہ بہتر اصلاحی ہتیار ٹھہرا۔ اس کا نظریہ تھا کہ تھیٹر ایک عوامی لادینی کلیسا ہے اور اس کے ذریعہ جو اصلاحی کام لیا جاسکتا ہے وہ کسی اور صورت سے ممکن نہیں ہے۔ چونکہ قدرت نے ذکاوت و ظرافت اس کی فطرت میں کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی اس لیے اس نے مزاحیہ قصے، مزاحیہ کردار اور مزے دار مکالموں کے ذریعہ ایک نئے طرز کے ڈرامے کی بنیاد ڈالی جس کا مقصد یہ تھا کہ سامعین نئے خیالات سے آشنا

باتیں کر رہے ہو۔ خیر لندن کا اعلیٰ پادری تو میں نہیں بنایا جاؤں گا۔ اگر بنا دیا گیا تو میں تم کو تمام بڑے بڑے پاجی اور ظالم پنجروں سے بلا دوں گا جو میرے یہاں شب و روز دعوتوں پر آتے رہیں گے۔

ب ۔ (نہایت بھیگی بلی بنا ہوا اُٹھتا ہے اور اُٹھ کر ہاتھ ملاتا ہے) جیمس تمہارے مذاق نہ جائیں گے۔ خیر تو گویا اب ہم میں قطعی مصالحت ہو گئی ہے اور سب غلط فہمیاں رفع ہو گئیں۔ کیوں نا جیمس؟

ایک زنانی آواز۔ جیمس۔ کہہ کیوں نہیں دیتے کہ ہاں! ہاں!!

دونوں ایک دم چونک پڑتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کینڈڈا آ گئی ہے اور ان دونوں کی طرف گویا مادرانہ شفقت سے دیکھ رہی ہے جو اس کا خاص انداز ہے۔ تینتیس برس کی عورت ہے۔ خوب مضبوط اور تندرست جسم۔ اور امید ہے کہ آگے چل کر گول مٹول ہو جائے گی۔ لیکن خیر ابھی تو اپنے شباب پر ہے یعنی یہ کہ جوانی بھی ہے اور ماں ہونے کا فخر بھی۔ اس کے طریقے بالکل ایسی عورت جیسے ہیں جس نے بخوبی یقین کر لیا ہو کہ وہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف بڑی آسانی، بڑی صفائی اور بلا کسی تکلف کے مرکوز کرا سکتی ہے۔ خیر یہاں تک تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ اُن خوبصورت عورتوں کی طرح ہے جو مردوں سے اپنی جنسی خوبی کی بدولت جو چاہیں کروا لیں، لیکن کینڈڈا کی متین پیشانی، باہمت نظریں، مستحکم ٹھوڑی اور منہ کی ساخت ظاہر کرتی ہیں کہ وسیع النظر، اعلیٰ کردار اور طبیعت کی ہمدرد ہے ایک دوربین شخص ضرور سمجھ لے گا کہ جس کسی نے وہ مریم والی تصویر اُس کے آتشدان کے اوپر لگائی ہو گی اُس نے اُس

تصویر اور اس عورت میں ضرور کوئی روحانی مشابہت دیکھی ہو گی ۔ حالانکہ کینڈڈا
یا اُس کے شوہر کو اس کا سان گمان بھی نہیں ہے نہ اس بات کا کہ قدرت کا یہ شاہکار
ٹیٹیان کے اُس شاہکار سے کچھ تعلق بھی رکھتا ہے ۔ اس وقت وہ سر پہ چھوٹی
ہیٹ لگائے اور لبادہ اوڑھے ہوئے ہے ہاتھ میں ایک کمبل کا بنڈل ہے
جس میں اُس کی چھتری کھُسی ہوئی ہے دوسرے ہاتھ میں ایک ہینڈ بیگ ہے
اور کچھ تصویر دار رسالے)

م ۔ (اپنی کاہلی پر یکایک چونک کر) کینڈڈا کیوں (اپنی کلائی کی گھڑی دیکھتا ہے اور یہ دیکھ کر
کہ اس قدر دیر ہو گئی ہے ۔ نہایت مضطرب ہو جاتا ہے) میری پیاری (تیزی سے اُس کی
طرف بڑھتا ہے اور کمبل کے بنڈل کو الگ رکھ دیتا ہے ۔ ساتھ ہی افسوس ظاہر کرتا جاتا ہے
کہ وہ اسٹیشن جانا کس قدر بھُول گیا) میں نے سوچا تھا کہ تم کو اسٹیشن سے لے آؤں گا
لیکن میں نے وقت کا کچھ خیال ہی نہیں کیا (کمبل کو صوفے پر پٹکتے ہوئے) مجھ کو اس قدر
باتوں میں لگا لیا ۔ اس ...... (اُس کی طرف پھر آتے ہوئے) میں بالکل بھُول گیا کینڈڈا
پیاری ! (بغلگیر ہوتا ہے ایسے جذبات کے ساتھ تاکہ وہ اُس کے نسیان کو معاف کر دے
اور تلافی ہو جائے !

ب ۔ (کچھ شرمندہ ہو کر اور اپنی قدر و منزلت کو معرض خطر میں سمجھ کر) کہو اچھی تو ہو کینڈڈا ؟
(وہ ابھی ماریل کی آغوش میں ہے ۔ لیکن اپنا رخسار باپ کی طرف بڑھا دیتی ہے اور وہ
چوم لیتا ہے) میرے اور جیمس کے درمیان اب مصالحت ہو گئی ہے نہایت
باعزت سمجھوتہ ! کیوں نا جیمس ؟

م ۔ (جز بز ہو کر) اونھ ! ہٹاؤ اپنی مصالحت ۔ مجھے تمہاری وجہ سے دیر ہو گئی کہ

کینڈڈا کو نہ لا سکا (نہایت محبت سے) میری پیاری کینڈڈا! تمہارا سب سامان
کہاں ہے، تم کیسے یہاں تک......

ک۔ (قطع کلام کرتے ہوئے اور خود کو چھڑاتے ہوئے) ہاں! وہاں میں اکیلی نہیں تھی
یوجین اسٹیشن پر تھا اور وہ وہاں سے میرے ساتھ آیا ہے۔

م۔ (خوش ہو کر) یوجین!

ک۔ ہاں! وہ باہر میرے اسباب کی دیکھ بھال میں اُلجھ رہا ہوگا۔ پیارے جلدی
باہر جاؤ ورنہ وہ دام اپنے پاس سے گاڑی والے کو دیدے گا اور یہ میں چاہتی
نہیں (مارین جلدی سے باہر جاتا ہے کینڈڈا اپنا ہینڈ بیگ فرش پر رکھ دیتی ہے
اس کے بعد لبادہ اور ٹوپی اُتارتی ہے اور صوفے پر رکھ دیتی ہے اور کمبل کا پارسل
بھی۔ لیکن اس سلسلہ میں بات چیت جاری رہے) تو پاپا گھر کا کیا رنگ ڈھنگ ہے؟

ب۔ کینڈی جب سے تم وہاں سے آئیں وہ رہنے کے قابل نہیں رہا۔ میں چاہتا
ہوں کہ تم ایک دفعہ ادھر آؤ اور اپنی بہن سے مل جاؤ۔ یہ یوجین کون ہے
جو تمہارے ساتھ آیا ہے؟

ک۔ یوجین مارین کی ایک دریافت ہے۔ جون میں یہ مارین کو ٹیمز کے پشتے پر
سوتا ہوا مل گیا۔ کیا آپ نے ہم لوگوں کی نئی تصویر نہیں دیکھی؟ (مریم کی تصویر
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) یہ اُسی کی دی ہوئی ہے۔

ب۔ (یقین نہ کرتے ہوئے) ارے بس رہنے دو، یعنی گویا تم مجھے، اپنے باپ
کو یہ بتلا رہی ہو! ایک معمولی آدمی گاڑیبانوں کا دلال یا اسی قسم کا، جو پشتے
پر سوتا ہو۔ اور پھر وہ ایسی تصویر خریدے (سختی سے) مجھے دھوکہ نہ دو۔

یہ ایک بہت اعلیٰ مذہبی تصویر ہے اور جیمس کا اپنا انتخاب۔

ک۔ نہیں پاپا، یوجین گاڑیبانوں کا دلال نہیں ہے۔

ب۔ پھر آخر وہ کیا ہے (طنزیہ)، شاید کوئی امیر کبیر! کیوں نا؟

ک۔ (مسکرا کر سر ہلاتے ہوئے) ہاں، اُس کا چچا ایک لارڈ ہے۔ زندہ سچ مچ کا لارڈ۔

ب۔ (ایسی عمدہ خبر پر یقین نہ کرتے ہوئے) ارے نہیں!

ک۔ ہاں جب جیمس نے اسے بند پر پایا۔ اُس کی جیب میں ایک ہفتہ کا پچین پونڈ کا بِل پڑا ہوا تھا اور اس کا خیال یہ تھا کہ اسے ایک ہفتہ سے پہلے کہیں روپیہ نہیں مل سکتا، کسی سے قرض لینے میں اُسے شرم آتی تھی۔ وہ بڑا پیارا لڑکا ہے۔ ہم لوگ اُسے بہت چاہتے ہیں۔

ب۔ (اشرافیت کی حقیر دکھاتے ہوئے لیکن پھر بھی چمکتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ) ہوں! میرا تو خیال نہیں کہ کسی لارڈ کا بھتیجا اس طرف وکٹوریہ پارک میں آئے گا۔ ہاں جب تک کچھ بیوقوف نہ ہو (تصویر کی طرف پھر دیکھتے ہوئے) حالانکہ کینڈڈی مجھے یہ تصویر زیادہ پسند نہیں پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ آرٹ نہایت اعلیٰ قسم کا ہے دیکھو تم اس سے میرا تعارف ضرور کرا دینا بھول نہ جانا کینڈڈی (اپنی گھڑی کی طرف گھبرا کر دیکھتا ہے) میں اب صرف دو منٹ اور ٹھہر سکتا ہوں۔

(مارل یوجین کو ساتھ لیئے واپس آتا ہے، برجیس یوجین کو نہایت للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتا ہے، یوجین ایک نہایت عجیب قسم کا شرمیلا لڑکا ہے کوئی اٹھارہ برس کی عمر ہوگی، دُبلا، پتلا، نسوانیت لئے ہوئے بہت

باریک بچوں کی سی آواز اور نہایت گھبرایا ہوا سا چہرہ، ڈرا ہوا انداز جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آغازِ شباب کے وقت اور عقل کی پختگی کے پہلے ذہین لڑکوں میں جو شدتِ احساس پیدا ہو جاتا ہے وہ تکلیف دہ طور پر بیدار ہو گیا ہے۔ اپنے ارادے میں نہایت غیر مستقل ہے یہاں تک کہ اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں کھڑا ہو یا کیا کرے، وہ ہر جس، ایک نئی صورت کو دیکھ کر وحشت زدہ ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر موقع ملے تو فوراً کسی گوشۂ تنہائی میں بھاگ جائے۔ کبھی روزمرہ کی معمولی عام کیفیت یا حالت کا احساس بھی اُس کے اعصاب پر بہت شدید ہوتا ہے لیکن اُس کے نتھنے، منھ اور آنکھیں سب کی بناوٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ضدی بہت کافی ہے اس کی کشادہ بھوؤں سے یہ بھی ہویدا ہے کہ طبیعت میں رحم بھی ہے۔ حلیہ اس قدر غیر معمولی ہے کہ اِس دنیا کا معلوم ہی نہیں ہوتا۔ خشک اور سنجیدہ آدمیوں کو تو اس کی صورت تکلیف دہ معلوم ہو گی لیکن شاعرانہ دماغ والے اسے فرشتہ ہی سمجھیں گے۔ اس کا لباس بے تکا سا ہے۔ ایک پُرانی نیلی سرج کی جیکٹ ہے جس کے بٹن کھلے ہوئے ہیں۔ اُس کے نیچے اونی ٹینس کی قمیص ہے، ٹائی کا کام دینے کے لئے ایک ریشمی رومال بندھا ہوا ہے۔ پتلون جیکٹ ہی کے رنگ کا ہے، پیروں میں بھورے کینوس کے جوتے ہیں۔ اس کی ہیئت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ غالباً پارکوں کی گھاس میں پڑے رہے ہیں۔ اور کہیں پانی مل گیا تو وہ بھی مجھایا ہے اور کپڑوں پر برش تو خیر سے معلوم ہوتا ہے کبھی کرتے ہی نہیں۔

جیسے ہی یوجین ایک اجنبی کی شکل دیکھتا ہے رُک جاتا ہے اور دیوار سے

لگے لگے کرے کی دوسری طرف جانے لگتا ہے۔)

م ۔ (داخل ہونے پر) اِدھر آؤ، اُدھر کہاں جاتے ہو۔ ابھی کچھ دیر ٹھہرو تو۔ آپ میرے خسر ہیں مسٹر برجس اور آپ مسٹر مارچ بینکس۔

یوجین مارچ بینکس۔ (گھبراتے ہوئے اور کتابدان کا سہارا لیتے ہوئے) جناب نہایت مسرت ہوئی آپ سے مل کر۔

ب ۔ (اس کے پاس جاتے ہوئے نہایت خندہ پیشانی سے۔ مارین اس عرصہ میں کینڈڈا کے پاس جو آتشدان کے پاس بیٹھی ہے، چلا جاتا ہے) یقین جانیئے آپ سے مل کر بے انتہا مسرت ہوئی (اپنا ہاتھ بڑھا کر اسے گویا ہاتھ ملانے پر مجبور کرتے ہوئے) مسٹر مارچ بینکس کہیئے آج کا موسم کیسا ہے ؟ مجھے امید ہے کہ آپ جمیس کے احمقانہ خیالات سے متاثر نہ ہوئے ہوں گے۔

ی م ۔ احمقانہ خیالات ؟ اچھا آپ کا مطلب ان کے سوشلزم سے ہے؟ نہیں بالکل نہیں۔

ب ۔ تو پھر ٹھیک ہے (پھر اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے) اچھا میں اب جاؤں گا۔ مجبوری ہے سخت کام ہے۔ آپ کیا میری طرف تو نہیں آ رہے ہیں مسٹر مارچ بینکس؟

ی م ۔ کس طرف ؟

ب ۔ وکٹوریہ پارک اسٹیشن۔ وہاں سے ایک گاڑی شہر جانے کو بارہ بج کے پچیس پر ملتی ہے۔

م ۔ جی نہیں، میرا خیال ہے یوجین ہم لوگوں کے ساتھ اب کھانا کھا کر جائے گا۔

ی م ۔ (گھبرا کر معافی چاہتے ہوئے) نہیں، میں ۔ میں ۔۔

ب ۔ اچھا خیر میں آپ کو مجبور نہ کروں گا۔ میری بھی رائے یہی ہے کہ بہتر ہے آپ یہاں سے کینڈی کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد تشریف لے جائیں۔ لیکن کسی دن غریب خانہ پر بھی ماحضر تناول فرمائیں۔ مجھے امید ہے آپ میرے کلب پر تشریف لائیں گے۔ فری مین فاؤنڈرس۔ نارٹن فالگیٹ۔ دیکھئے آئیے گا ضرور کہئے آپ آئیں گے؟

ی م شکریہ، مسٹر برجس، لیکن یہ نارٹن فالگیٹ ہے کہاں؟ شرمئے میں نا!؟
(برجس اتنا سن کر مارے ہنسی کے لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے)

ک ۔ (یوجین کو اپنے پاپا سے نجات دلانے کے لئے آتے ہوئے) پاپا دیکھئے آپ کی گاڑی چھوٹ جائے گی اگر آپ فوراً وہاں نہ پہونچ جائیں گے۔ شام کو پھر آکر مسٹر مارچ بنکس کو بتا دیجئے گا کہ آپ کا کلب کہاں ہے۔ اس وقت تاخیر مناسب نہیں ہے۔

ب ۔ (ہنسی سے بے حال) شرمئے میں!! ہاہاہا! خیال بُرا نہیں ہے! میں نے آج آپ ہی کو ایسا شخص پایا ہے جو یہ نہیں جانتا کہ نارٹن فالگیٹ کہاں ہے (اپنے عمل پر خود نادم ہو کر) خدا حافظ! مسٹر مارچ بنکس مجھے امید ہے کہ آپ میری اس ہنسی کو معاف فرمائیں گے اور کچھ اثر نہ لیں گے (پھر اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے)

ی م ۔ (گھبراہٹ سے ہاتھ ہلاتے ہوئے) نہیں، نہیں کوئی بات نہیں!

ب ۔ خدا حافظ کینڈی! پھر کبھی آؤں گا۔ تمہیں خدا حافظ!

م ۔ تو کیا آپ جا ہی رہے ہیں؟

ب ۔ نہیں، تمہاری مشایعت کی ضرورت نہیں! (شاداں و فرحاں باہر چلا جاتا ہے)

م ۔ بس تمہیں کچھ دور تو پہونچا آؤں (اس کے پیچھے جاتا ہے)

دیوجین ان دونوں کی طرف سہما ہوا دیکھتا رہتا ہے، سانس نہیں لیتا، یہاں تک کہ برجس نظروں سے غائب ہو جاتا ہے)

ک۔ (ہنستے ہوئے) یوجین (دیوجین چونک پڑتا ہے اور نہایت مشتاقانہ اس کی طرف آتا ہے لیکن اس کی ہنستی ہوئی نظروں کو دیکھ کر ایک دم رُک جاتا ہے) میرے والد کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟

ی م۔ میرا — میں ابھی تک ان کو اچھی طرح سمجھ نہ سکا لیکن نہایت عمدہ آدمی معلوم ہوتے ہیں۔

ک۔ (ہلکے طنز سے) اور تم فری مین فاؤنڈرس کلب ان کی دعوت کھانے جاؤ گے۔ ضرور۔ کیوں نا؟

ی م۔ (گھبراہٹ سے اور اس مذاق کو سنجیدہ بات سمجھتے ہوئے) ہاں! اگر آپ کی ایسی ہی خواہش ہے۔

ک۔ (متاثر ہو کر) تمہیں معلوم ہے کہ تم بہت ہی اچھے لڑکے ہو یوجین، بہت عجیب، اگر تم میرے والد پر اس وقت ہنسے ہوتے تو مجھے بُرا نہ معلوم ہوتا لیکن تم نے بہت اچھا کیا کہ تم ہنسے نہیں اور اتنی اچھی طرح پیش آئے۔

ی م۔ کیا مجھے ہنسنا چاہیئے تھا؟ ہاں میں نے بھی یہ خیال کیا تھا کہ اُنھوں نے کوئی دِل چسپ بات کہی تھی۔ لیکن قصہ یہ ہے کہ اجنبیوں کے سامنے میں اس قدر غیر مطمئن رہتا ہوں کہ مجھے کسی مذاق کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ مجھے بہت افسوس ہے (وہ صوفے پر بیٹھ جاتا ہے، کہنیاں گھٹنوں پر اور سر کو مٹھیوں سے دبائے، گویا بہت ہی تکلیف میں ہے)

ک ۔ (اسے خوش کرتے ہوئے) اچھا ہوگا ۔ خیر بڑے بچے! آج تو تمہاری حالت ہر روز سے زیادہ خراب معلوم ہوتی ہے ، کیا بات ہے ؟ گاڑی میں اس قدر سست اور رنجیدہ کیوں بیٹھے رہے ؟

ی م ۔ وہ کچھ نہیں ، میں تو صرف یہ سوچ رہا تھا کہ گاڑی بان کو کرایہ کتنا دوں ۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ ایسا سوچنا محض بے وقوفی ہے ۔ لیکن آپ کو معلوم نہیں ہے کہ یہ چیزیں میرے لئے کس قدر تکلیف دہ ہوتی ہیں اور میں اجنبی لوگوں سے کس قدر الگ الگ جان چھپائے پھرتا ہوں (جلدی اور کھنگی سے) لیکن اب وہ تو سب قصہ ختم ہوگیا ۔ گاڑی بان خوشی سے کس قدر پھول گیا تھا اور کس ادب سے اُس نے اپنی ٹوپی اُٹھائی جب مارل نے اُسے دو شلنگ دیئے ۔ میں تو دس دینے والا تھا ۔

(مارل اندر واپس آتا ہے چند خطوط اور اخبار ہاتھ میں ہیں جو ابھی دوپہر کی ڈاک سے آئے ہیں)

ک ۔ ارے جیمس ڈیر! یوجین گاڑیبان کو دس شلنگ دینے جا رہا تھا ۔ دس شلنگ صرف تین چار منٹ کے کرایہ کے لئے! اوہ ، ڈیر!

م ۔ (میز پر سے اپنے خطوط دیکھتے ہوئے) مارچ بینکس! ان کے کہنے کا تم خیال نہ کرو ۔ زیادہ دینے کی طبیعت بہتر ہے بہ نسبت کم دینے کے یہ آج کل بہت شاذ ہوتی ہے ۔

ی م ۔ (نا امید ہوتے ہوئے) یہ سب محض بزدلی اور کمزوری ہے ۔ مسٹر مارل بالکل حق بجانب ہیں ۔

ک ۔ ہاں واقعی ہیں (اپنا ہینڈ بیگ اُٹھا لیتی ہے)، اچھا میں تمہیں جیمس کے پاس فی الحال چھوڑے جاتی ہوں میرا خیال ہے کہ تم اتنے زیادہ شاعر ہو کہ شاید ہی محسوس کر سکو کہ ایک عورت بیس اکیس دن بعد اپنے گھر واپس آتی ہے تو اسے اپنا گھر کیسا لگتا ہے وہ میرا کمبل کا بنڈل تو اُٹھا دو (یوجین وہ پارسل کوچ سے اُٹھاتا ہے اور اسے دے دیتا ہے، وہ اُسے اپنے بائیں ہاتھ میں لے لیتی ہے اور بیگ دائیں ہاتھ میں)، اچھا اب میرا لبادہ میرے ہاتھ پر لٹکا دو (وہ ایسا ہی کرتا ہے) اور میری ہیٹ! (وہ ہیٹ کو بیگ والے ہاتھ میں دیتا ہے) اچھا اب میرے لئے دروازہ تو کھول دو (جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیتا ہے) شکریہ! (وہ باہر چلی جاتی ہے اور مارچ بینکس دروازہ بند کر لیتا ہے)

م ۔ (اب بھی اپنی میز پر مشغول ہے) تو مارچ بینکس تم کھانا کھا کر جاؤ گے۔ سمجھ گئے؟

ی م ۔ (گھبرا کر) نہیں، اب مجھے رُکنا نہیں چاہیئے (وہ مارَیل کی نظروں کی طرف جلدی سے دیکھتا ہے۔ لیکن اس کی مہربانی کی نظریں بچا جاتا ہے اور نہایت ہی گڑبڑ انداز میں کہتا ہے) میرا مطلب یہ ہے کہ میں رک نہیں سکتا۔

م ۔ تمہارا مطلب یہ کہ تم رکو گے نہیں؟

ی م ۔ (خلوص اور مستعدی سے) نہیں میں رکتا تو ضرور قطعی۔ شکریہ، بہت بہت لیکن ــ لیکن

م ۔ لیکن لیکن۔ لیکن۔ لیکن ہش! اگر تمہیں رکنا ہے تو رُک جاؤ۔ اگر شرم معلوم ہوتی ہے تو جاؤ اور ذرا پارک میں دو ایک چکر لگا آؤ۔ ڈیڑھ بجے

ہوں۔ اس طرح سوشل طربیہ ڈرامے کی ایک نئی صنف قائم ہو گئی اور وہ اس قدر مقبول خاص و عام ہوئی کہ شا کا نام اُس کی قوم کے ہر فرد تک پہونچ گیا اور اس کی آمدنی اتنی بڑھ گئی کہ وہ ایک محض معمولی کلرک سے کروڑ پتی بن گیا۔

فن ڈرامہ نگاری کے باب میں اُس نے پُرانی روایات کو ختم کر کے نئی راہیں نکالیں پُرانے روائتی عشق و محبت لڑائی جھگڑوں کے قصوں کو یک قلم خارج کر کے اُس نے اپنے ملک کی سوشل زندگی سے ایسے واقعات چھانٹے جو زمانے کے اہم مسائل سے وابستہ تھے۔ پُرانے ڈراموں کے روائتی کردار اُسے بالکل فرضی اور دور از قیاس نظر آئے اس لیے اُس نے بالکل نئے قسم کے کردار تخلیق کئے۔ پُرانے ڈراموں کی ہیروئنوں کو خصوصاً اس نے اِس قدر مجسمۂ حسن و اخلاق و ذہانت پایا کہ زندگی میں کسی عورت کا ویسا ہونا ممکن ہی نہ تھا۔ اس نے اپنے ڈراموں میں ایسی ہیروئینیں پیش کیں جیسی کہ اسے روزمرہ زندگی میں نظر آتی تھیں جن میں حُسن کے ساتھ بدصورتی شرم کے ساتھ بے شرمی اخلاق کے ساتھ بد اخلاقی اس پیچیدہ طریقے پر موجود تھی جیسی کہ دنیا میں ہوا کرتی ہے۔ اس نے جدید عورت کا ایک مکمل تصور قائم کر دیا۔ یہ تصور سب میں پہلے اسکے ڈرامہ WIDOWER'S HOUSES کی ہیروئن بلانشی BLANCHE میں ملتا ہے اور پھر PHILANDERER کی سلویا (SYLVIA) MRS. WARREN'S PROFESSION کی وِوِی (VIVIE) YOU NEVER CAN TELL کی گلوریا GLORIA اور MAN AND SUPERMAN کی آین (ANN) میں ارتقا کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

اسی تصور کے مطابق عورت ہمیں ایک ایسی جاندار چیز نظر آتی ہے جس کا خاص مقصد مادرانہ ہے یعنی صنف انسانی کو پیدا کرنا اور پرورش کرنا۔ اس مقصد کو تشفی بخش

تک خوب شاعری کرو پھر اس کے بعد چلے آنا اور خوب پیٹ بھر کے کھانا کھانا۔

ی م۔ شکریہ میں ضرور ایسا کرتا لیکن مجھے واقعی ایسا کرنا نہ چاہیئے؟ اصل یہ ہے کہ مجھ سے مسز باریل نے کہہ دیا تھا کہ میں ایسا نہ کروں۔ انھوں نے کہا تھا کہ میرا خیال نہیں ہے کہ مسٹر باریل تم کو کھانا کھانے کے لئے روکیں گے لیکن اگر روکیں تو تم نہ رکنا کیونکہ وہ جی سے نہ کہیں گے (بھرائی ہوئی آواز سے)، انھوں نے کہا تھا کہ تم سمجھ جانا لیکن میں سمجھ ہی نہیں پاتا ہوں کہ آپ جیسا آپ کہہ رہے ہیں تو مجھے رکنا چاہیئے کہ نہیں۔ لیکن آپ مہربانی سے ان سے نہ کہیئے گا کہ میں نے آپ سے یہ بات کہہ دی۔

م۔ (ہنسی سے پھوٹتے ہوئے) اوہ، بس اتنی سی بات ہے، تو بس اب تم میرا ہی کہنا مانو کہ ذرا پارک میں دو چار چکر لگا آؤ تمہاری دقت رفع ہو جائے گی۔

ی م۔ کیسے؟

م۔ (ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے)، بڑے گدھے ہو (لیکن اس قدر صفائی خود اسے اور یوجین کو ناگوار معلوم ہوتی ہے چنانچہ وہ اپنے کو روکتا ہے) نہیں میں اس طرح نہ کہوں گا۔ اور یوجین کے پاس نہایت بزرگانہ مہربانی سے آتا ہے)، پیارے لڑکے، ہم جیسوں کی سی پُر مسرت شادی میں بیوی کا گھر واپس آنا نہایت متبرک حیثیت رکھتا ہے (مارچ بینکس جلدی سے اس کی طرف دیکھتا ہے کچھ کچھ اس کا مطلب سمجھتے ہوئے) اگر کوئی پرانا ساتھی یا درحقیقت کوئی واقعی ہمدرد ہستی ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن کبھی کبھی کا آنے والا

ایسے موقعوں پر حارج ہوتا ہے۔ (یوجین کو جس بات کا ڈر تھا وہی کہی جاتی ہے چنانچہ اس کا چہرہ اس بات کو سمجھ کر ڈر جاتا ہے لیکن ماریل اپنے خیالات میں محو اس بات کو محسوس نہیں کرتا اور کہے جاتا ہے) کینڈڈا نے یہ خیال کیا کہ شاید میں تمہاری موجودگی یہاں پسند نہ کروں۔ لیکن اس نے غلطی کی۔ میں تمہیں بیحد چاہتا ہوں، چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی دیکھ لو کہ ہماری ازدواجی زندگی کس قدر پُرمسرت ہے۔

ی م۔ پُرمسرت! آپ کی شادی! کیا آپ کا ایسا خیال ہے؟ کیا آپ کو اس امر کا یقین ہے!

م۔ (خوشی سے) لڑکے میں اُسے قطعی جانتا ہوں لاروشی فوکالڈ نے لکھا ہے کہ اکثر شادیاں غنیمت ہو جاتی ہیں لیکن پُرمسرت شادی کوئی نہیں ہوتی لیکن تم نہیں سمجھ سکتے کہ میں کس خوشی سے ایسے جھوٹے اور فضول قنوطی کی افترا پردازی دیکھ رہا ہوں، ہاہا، اچھا اب تم پارک جاؤ اور اپنی نظم لکھو۔ پورے ڈیڑھ بجے آجانا۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ ہم انتظار نہیں کیا کرتے۔

ی م۔ (غصہ سے) نہیں ذرا رک جائیے، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ میں اسے کہلوا لوں گا۔ قطعی۔

م۔ (متعجب ہو کر) آئیں! آخر کیا چیز کہلوا لوگے؟

ی م۔ میں ضرور کہوں گا۔ ایک بات ایسی ہے جو ہمارے آپ کے درمیان قطعی طے ہو جانا چاہیئے۔

م۔ (اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے) ابھی؟

ی م۔ (نہایت جوش سے) ابھی، قبل اس کے کہ آپ کمرے سے باہر جائیں (وہ چند قدم پیچھے ہٹتا ہے گویا ماریل کو دروازہ کی طرف جانے دینا نہیں چاہتا۔)

م۔ (بغیر حرکت کئے۔ نہایت سنجیدگی سے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ واقعی کوئی خاص بات ہے) میں ابھی جاتا نہیں ہوں میاں صاحبزادے۔ بلکہ میرا خیال یہ تھا کہ تم جا رہے ہو (یوجین اس کے پختہ لہجہ سے اور بھی مشتعل ہو جاتا ہے لیکن مارے غصہ کے کانپ رہا ہے اور اس کی طرف پیٹھ کرکے کھڑا ہو جاتا ہے ماریل اس کے پاس جاتا ہے اور اپنا ہاتھ اس کے کاندھے پر نہایت محبت سے لیکن جما کے رکھتا ہے اور اس کا کچھ خیال نہیں کرتا کہ وہ اس کے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے) کیا بات ہے میاں؟ آؤ اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور پھر بتاؤ کہ آخر بات کیا ہے یہ یاد رکھو کہ ہم لوگ تو آپس میں دوست ہیں اس لئے ایک دوسرے کی بات صبر و توجہ سے سنیں گے وہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔

ی م۔ (گھوم کر منھ سامنے کرتے ہوئے) نہیں میں اپنے سے بے خبر نہیں ہوں، میں صرف (اپنا منھ اپنے ہاتھوں سے چھپاتے ہوئے) ڈر رہا ہوں (ہاتھوں کو ہٹاتے ہوئے اور اپنے منھ کو ماریل کی طرف نہایت غصہ سے بڑھاتے ہوئے اور چیخ کر کہتے ہوئے) تم کو ابھی معلوم ہو جائے گا کہ یہ وقت صبر و توجہ کا ہے کہ نہیں (ماریل بالکل پتھر کی طرح مضبوط ساکت بیٹھا اس کی طرف نہایت مہربانی سے دیکھ رہا ہے) مجھے ایسی مطمئن نظروں سے نہ دیکھو تم شاید سمجھتے ہو کہ تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو۔ لیکن اگر تمہارے دل میں ذرا بھی احساس ہے تو میں تم کو چکرا دوں گا۔

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

م ۔ (نہایت پختہ خود اعتمادی سے) مجھے چکرا دوگے! صاحبزادے یہ تو آخر کس طرح؟

ی م ۔ پہلی بات تو یہ کہ ۔۔۔

م ۔ ہاں، پہلی بات تو یہ کہ؟

ی م ۔ کہ میں تمہاری بیوی سے محبت کرتا ہوں۔

(ماریل کچھ رکتا ہے اس کے بعد ایک لمحہ بھر اس کی طرف تکتا رہتا ہے اور پھر اس کے بعد ناقابل برداشت ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے۔ یو جین چونک پڑتا ہے۔ لیکن ہمت نہیں ہارتا اور جلد ہی غصہ اور حقارت سے بھر جاتا ہے)

م ۔ (بیٹھتے ہوئے تاکہ اپنی ہنسی کو ختم کر لے) ہاں ہاں! میرے پیارے بچے تم کو واقعی اس سے محبت ہوگی ہر شخص اُس سے محبت کرتا ہے بلکہ لوگ مجبور ہیں اس سے محبت کرنے کے لئے اور مجھے یہ چیز پسند ہے لیکن (اس کی طرف نہایت خوش مزاجی سے دیکھتے ہوئے) میں کہتا ہوں یو جین کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہارا معاملہ ایسا اہم ہے کہ ہر کسی سے کہا بھی جائے؟ تم ابھی بیس برس کے بھی نہیں ہوئے اور وہ تیس کے اوپر ہے کیا دراصل تمہاری محبت ایسی نہیں معلوم ہوتی جیسی بچوں کی محبت ہو؟

ی م ۔ (گرج کر) کیا تم اس کے متعلق ایسے الفاظ کہہ سکتے ہو! وہ جس محبت اور جس جذبۂ عشق کو پیدا کرتی ہے۔ اسے ان الفاظ سے تعبیر کرنا اس کی ہتک کرنا ہے۔

م۔ (نہایت تیزی سے اُٹھ کھڑے ہوتے ہوئے اور بالکل بدلے ہوئے لہجہ میں) اس کی ہتک! یوجین! ذرا سوچ سمجھ کر بات کرو، میں ابھی تک خاموش رہا اور مجھے اُمید ہے کہ خاموش رہوں گا۔ لیکن چند باتیں ایسی ہیں جن کی میں قطعی اجازت نہیں دے سکتا۔ مجھ کو اس بات پر مجبور نہ کرو کہ میں اپنا برتاؤ تمہارے ساتھ بالکل ویسا رکھوں جیسا کہ ایک بچہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ آدمی بنو! آدمی تم اب بچہ نہیں ہو۔

ی م۔ (ہاتھ کی ایسی حرکت سے گویا وہ چند چیزوں کو پیچھے چھوڑ دینا چاہتا ہے) اوہ! یہ سب تصنع اور بناوٹ چھوڑو میری روح کانپ جاتی ہے جب میں سوچتا ہوں کہ اس کو اتنے برس اسی قسم کی مصنوعی اور بناوٹی باتیں سنتے اور سہتے گزر گئے اور تم اپنی خود بینی اور آرام کے لئے اپنی اغراض پر اندھا دھند اس کو بھینٹ چڑھاتے رہے۔ تُم (اس کی طرف منہ کرتے ہوئے) جس کا ایک خیال ایک، احساس بھی اس کے خیالات و احساسات سے مطابقت نہیں رکھتا۔

م۔ (فلسفیانہ طور پر) وہ ان سب باتوں کو اطمینان سے برداشت کر لیتی ہے (اُس کے چہرے کی طرف بالکل سامنے دیکھتے ہوئے) یوجین پیارے لڑکے تم محض اپنے کو بیوقوف بنا رہے ہو۔ بہت ہی بیوقوف۔ یہی لفظ تمہارے لئے بالکل صحیح ہے اور اس وقت تمہارے حسب حال بھی۔ (اس بات کو اپنے پُرانے طریقہ یعنی سر کو جھکا کر کہتا ہے اور آتش دان کے قریب چٹائی پر جا کر کھڑا ہو جاتا ہے اور ہاتھ سینکنے لگتا ہے)

ی م ۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ سب میں جانتا نہیں ہوں؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ چیزیں جن کے متعلق لوگ اپنے کو بیوقوف بنا لیتے ہیں۔ وہ اُن چیزوں کی بہ نسبت جن کے متعلق لوگ اپنے کو عقلمند بنائے رکھتے ہیں، کم صحیح یا کم سچی ہوتی ہوتی ہیں؟ (مارین کا اطمینان پہلی مرتبہ غائب ہوتا ہے اور وہ ایک لمحہ کے لئے متحیر ہو جاتا ہے، اپنے ہاتھ سینکنا بھول جاتا ہے کھڑا سنتا رہتا ہے چوکنا۔ اور سوچ میں) بلکہ وہی چیزیں زیادہ سچی اور حقیقی ہوتی ہیں۔ تم اپنے کو بہت خاموش اور متحمل اور اپنے کو بہت عقلمند بنائے ہوئے ہو۔ کیونکہ تم دیکھتے ہو کہ میں تمہاری بیوی کے متعلق بے وقوف بنا ہوا ہوں بالکل اُسی طرح جس طرح کہ وہ بڈھا شخص جو ابھی یہاں تھا نہایت عقلمند تھا کیونکہ وہ دیکھ رہا تھا کہ تم سوشلزم کے متعلق نہایت بیوقوف بنے ہوئے ہو (مارین کی پریشانی نمایاں طور پر بڑھ جاتی ہے۔ یوجین اپنی بات بڑھتی دیکھ کر گفتگو بڑھاتا ہے اور اس پر سوالات کی بوچھاڑ کر دیتا ہے) کیا اس سے تمہیں اپنی غلطی معلوم نہیں ہوتی؟ کیا یہ آپ کی انتہائی متانت اور ظاہری سکون اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ میں ہی غلطی پر ہوں؟

م ۔ مارچ بینکس شیطان تمہارے دل میں اس قسم کے خیالات پیدا کر رہا ہے۔ ایک شخص کے جذبۂ خود اعتمادی کو متزلزل کر دینا بہت آسان بات ہے۔ نہایت ہی آسان! لیکن اس سے فائدہ اُٹھا کر آدمی کی روح کو برباد کر دینا یہ شیطانی کام ہے۔ اِس لئے غور کر لو اور دیکھ لو کہ تم کیا کر رہے ہو۔ سوچو کہ تم کیا کر رہے ہو۔

ی م - (درشتی سے) میں جانتا ہوں۔ میں جو کچھ کر رہا ہوں میں یہ دیدہ و دانستہ کر رہا ہوں۔ میں نے تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں تمہیں پچھاڑ دوں گا

(دونوں ایک دوسرے کے مدمقابل آجاتے ہیں اور ایک لمحہ تک حریفانہ نگاہیں بدلتی رہتی ہیں اس کے بعد ماریں کو اپنی عظمت کا پھر احساس ہوتا ہے۔)

م - (نہایت شریفانہ عنایت و محبت کے لہجہ میں) یوجین سنو! کسی نہ کسی دن مجھے امید کیا، قطعی یقین ہے کہ تم بھی میری طرح ایک نہایت خوش و مطمئن آدمی ہو جاؤ گے (یوجین نہایت بے چینی سے بپھرتا ہے جیسے کہ وہ خوشی اور اطمینان سے قطعی التفات نہیں رکھتا۔ ماریں اس پر بڑی ذلت محسوس کرتا ہے لیکن پھر بھی نہایت خوبصورتی سے اپنے کو قابو میں رکھتا ہے، مستقل مزاجی اور نہایت خوبی سے اپنے طرز تقریر کو قائم رکھتا ہے) تمہاری شادی ہو جائے گی اور تم اپنی تمام کوششوں سے دنیا کے چپہ چپہ میں اپنے گھر کی ایسی خوشی و مسرت پھیلانے کی کوشش کرو گے۔ دنیا میں فردوسی حکومت بنانے والوں میں سے ایک تم بھی ہو گے۔ ممکن ہے تم مجھ سے بھی بڑھ جاؤ اور ایک بڑے تعمیری شخص نکلو اور میں محض ایک معمولی مسافر۔ تم ابھی نوجوان ہو۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم میں خوبیاں اور لیاقتیں مجھ سے بڑھ کر ہیں۔ تم شاعر ہو اور مجھے خوب معلوم ہے کہ شاعر ہی کے اندر انسانی روح یعنی خدا اپنی تمام الوہیت کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔ اِس وقت تم کو اتنی بڑی بات سُن کر کانپ جانا چاہیئے یہ سوچ کر کہ ایک بہت بڑا بارِ امانت تم کو اُٹھانا ہے اور شاعری کے اتنے بڑے عطیہ کا حامل ہونا ہے۔

ی م ۔ (بغیر متاثر ہوئے اور بیدردی سے ۔ اس کے لڑکپن کا بے ڈھنگا جوش مارکی کی بلاغت کے سامنے ایک واضح تضاد پیش کرتا ہے) میں اس بات کو سن کر نہیں کانپتا۔ ہاں البتہ جب اس الوہیت کے فقدان کو دوسروں میں دیکھتا ہوں تب البتہ کانپ جاتا ہوں۔

م ۔ (اپنی فصاحت و بلاغت کو دو آتشہ کرتے ہوئے بچے جوش اور دیوجین کی ضد سے متاثر ہو کر) اچھا اگر ایسا ہی ہے تو وہ الوہیت تمام لوگوں میں اور مجھ میں پیدا کر دو اسے ختم کرنے کے پیچھے کیوں پڑے ہو۔ آئندہ جب تم بھی اتنے ہی خوش ہو جاؤ گے جتنا کہ میں ہوں تو میں تمہارا ادنیٰ بھائی بن جاؤں گا۔ میں تم کو اس اعتقاد میں مدد دوں گا کہ خدا نے ہمیں ایک دنیا دی ہے جسے ہم محض اپنی بیوقوفی کے باعث جنت نہیں بنا پاتے۔ میں تمہارے اس اعتقاد میں مدد دوں گا کہ تمہارا ہر فعل خوشی و مسرت کے بیج بو رہا ہے اور جس سے تمام دنیا، معمولی لوگ بھی، رہتی دنیا تک فائدہ و مسرت اٹھاتے رہیں گے۔ اس کے ساتھ ہی میں تم کو تمہارے اس یقین میں مدد دوں گا کہ تمہاری بیوی تم ہی سے محبت کرتی ہے اور تمہارے گھر میں نہایت خوش و خرم ہے۔ مارچ بینکس ہم میں سے ہر ایک کو اس قسم کی استعانت کی ضرورت رہتی ہے بلکہ بے انتہا اور ہمیشہ رہتی ہے۔ دنیا میں بہت سی چیزیں اور باتیں ایسی ہیں جو ہمیں شک میں ڈالنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہیں اگر ہم ذرا سی ڈھیل دیں تو یہ ہم پر فوراً یورش کر دیں گی۔ اپنے گھروں میں بھی ہم ایسے رہتے ہیں جیسے کسی میدان میں خیمہ ڈالے پڑے ہوں اور چاروں طرف

شک کی فوجیں گھیرا ڈالے ہوئے ہوں۔ کیا تم غداری کرکے ان فوجوں کو میرے گھر میں داخل کرکے مجھے تباہ کر ڈالو گے؟

ی م ۔ (وحشت سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے) کیا وہ اسی طرح کے لفظی گورکھ دھندے تمہارے ہاں سنا کرتی ہے ایک عورت، جس کا دل اعلیٰ، دماغ ارفع اور جس کی روح حق، سچائی اور آزادی کی طلبگار ہو اسے تشبیہہ و استعارات، وعظ، فرسودہ تقریروں اور محض لسانی کے خالی گھونٹ دیئے جاتے ہیں۔ کیا تم سمجھ سکتے ہو کہ عورت کی روح محض ان تقریروں پر زندہ رہ سکتی ہے؟

م ۔ (جل کر) مارچ بینکس! ابھی تک تو میں کچھ بولا نہیں لیکن اب تم مجھے بے اختیار کئے دے رہے ہو۔ میری لیاقتوں میں اسی قدر حقیقت موجود ہے جتنی کہ تمہاری۔ لیکن اظہار حقیقت کے لئے صحیح اور مناسب الفاظ مہیا کرنا یہ ایک عطیہ فطری ہوا کرتا ہے۔

ی م (غصہ سے) یہ محض چرب زبانی کا عطیہ ہے اور کچھ نہیں۔ تمہاری لفاظی کے عطیہ کو حقیقت بیانی سے کیا نسبت اور اگر ہے تو بس اسی قدر ہے جتنی ایک باجہ بجانے کے لئے ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں تمہارے گرجے میں کبھی نہیں گیا ہوں لیکن میں تمہارے سیاسی جلسوں میں گیا ہوں اور میں نے دیکھا ہے کہ واقعی تم مجمع کو اس قدر متاثر کر لیتے ہو گویا وہ سب شراب پیئے ہوئے ہوں اور ان سب کی بیویاں اپنے اپنے شوہروں کا منہ تکتی رہتی ہیں کہ یہ کس قدر بیوقوف ہو گئے ہیں۔ ہاں! خوب یاد آیا یہ قصہ تو پرانا ہے تم کو انجیل[51] میں بھی مل جائے گا۔

---

[51] انجیل:۔ (اسیموئل ۲، باب ۶، سطر ۱۶)

حد تک حاصل کرنے کے لئے وہ دنیا سے جنگ کرتی ہے۔ وہ مرد کا پیچھا کرتی ہے مگر اس سلسلے میں اس کا خاص فن یہ ہے کہ مرد کو ہر وقت یہی محسوس ہو کہ وہ اس سے بھاگتی ہے۔ سوسائٹی کے حالات نے اسے اقتصادی حیثیت سے مرد کا غلام بنایا ہے وہ مرد کی غلامی کو قبول کرتی ہے بلکہ ایسا مرد چھانٹتی ہے جس کی وہ زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکے اور جس کے ساتھ رہ کر وہ بچوں کو پیدا کرنے اور پرورش کرنے میں زیادہ سے زیادہ کامیاب ہو سکے۔ محض جنسی تعلق یا جذباتی محبت اس کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ عام روایاتی قدروں سے بھی بالاتر ہے۔ اس کا ذہن زندگی کی حقیقتوں کو مرد سے بہتر سمجھنے کے قابل بنایا گیا ہے وہ قوانین قدرت اور قوتِ حیات LIFE FORCE کے اُصولوں کے مطابق زندہ رہنا اور دوسروں کو زندہ رکھنا جانتی ہے۔ شا کی ہیروئنیں نہایت درجہ دلچسپ اور دلکش ہیں مگر ان میں سے بیشتر کچھ حقیقت سے دُور نظر آتی ہیں۔ صرف کینڈڈا ہی ایک ایسی ہیروئن ہے جس میں نہ صرف شا کا نظریہ اپنے کمال پر نظر آتا ہے بلکہ شا کی تخلیقی قوت نے اُسے ایک ایسی زندگی بخش دی ہے جس سے انگریزی ادب کے اعلیٰ تصورات میں اہم اضافہ ہوا ہے۔

شا نے فن ڈرامہ نگاری کے دوسرے پہلوؤں میں بھی جدت پیدا کی ہے۔ اسکے ہیرو بڑے وجیہہ شجاع اور رومانیت زدہ نہیں ہیں بلکہ حقیقی انسان ہیں جو بزدل بھی ہیں اور احمق بھی، اور جن کی کامیابی ان کی صلاحیتوں کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ زمانے کے حالات ان کے لئے کچھ ایسے مساعد ہو جاتے ہیں کہ وہ بغیر کامیاب ہوئے رہ ہی نہیں سکتے۔ عام طور پر سچی صلاحیتوں والے مرد شا کے ڈراموں میں وہی ہیں جو دنیا کے دھکے کھاتے ہیں۔ ناکامیابی کا ہر طرف منہ دیکھتے ہیں اور آخر میں صبر اور برداشت

وہ یہ کہ داؤد علیہ السلام کو بھی مشتعل کرنے میں تمہاری طرح کمال حاصل تھا لیکن (نہایت زور دے کر کہتے ہوئے) اُن کی بیوی دل میں اُن سے نفرت کرتی تھیں۔

م ۔ (بڑے غصہ سے) اچھا، میرے گھر سے فوراً نکل جاؤ، سنا تم نے؟ (وہ اُسکی طرف نہایت غصہ سے بڑھتا ہے)

ی م ۔ (صوفے سے چپکتے ہوئے) مجھے چھوڑ دو۔ مجھے مت چھوؤ (ماریل نہایت مضبوطی سے اس کے کوٹ کا کالر پکڑتا ہے۔ یوجین صوفے میں دبک جاتا ہے اور زور سے چیخنے لگتا ہے) چھوڑ دو ماریل! دیکھو اگر تم نے مجھے مارا تو میں اپنے کو مار ڈالوں گا میں اِسے برداشت نہیں کر سکتا (منہ بسورتے ہوئے) مجھے جانے دو۔ ہٹاؤ اپنا ہاتھ!

م ۔ (حقارت سے آہستہ لیکن زور دے کر کہتے ہوئے) بزدل، رونا پِلّا (اسے چھوڑتے ہوئے) جا قبل اس کے کہ تو ڈر کر رونے لگے۔

ی م ۔ (صوفے پر گہری سانسیں لیتے ہوئے لیکن ماریل کی دست کشی سے مطمئن ہو کر) میں تم سے خوفزدہ نہیں ہوں بلکہ دراصل تم مجھ سے ڈرتے ہو۔

م ۔ (نہایت اطمینان سے اس کے سر پر کھڑے ہوئے) یہ تو ظاہر ہی ہے، بالکل صاف ظاہر ہے۔ یہ تو تم دیکھ ہی رہے ہو۔

ی م ۔ (چڑچڑاتے ہوئے ضد سے) ہاں یہ بالکل صاف ظاہر ہے (ماریل حقارت سے منہ پھیر کر آگے بڑھتا ہے۔ یوجین کوشش کر کے کھڑا ہوتا ہے اور اس کے پیچھے جاتا ہے) تم یہ سمجھتے ہو چونکہ میں مار کھانے سے ڈرتا ہوں (آواز روتی ہو جاتی

ہے) چونکہ میں کچھ کر نہیں سکتا سوائے اس کے کہ میں رو دوں جب میرا مقابل کوئی طاقتور شخص ہو جائے۔ چونکہ میں گاڑی کی چھت سے اتنا بڑا اور بھاری بنڈل نہیں اُٹھا سکتا جتنا کہ تم اُٹھا سکتے ہو چونکہ ایک مدہوش مزدور کی طرح تمہاری بیوی کی خاطر تم سے لڑ نہیں سکتا۔ اِن سب باتوں سے تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تم سے ڈرتا ہوں لیکن یہ تمہاری بھول ہے۔ اگرچہ مجھ میں وہ ہمت جسے تم "برطانوی ہمت" کہتے ہو نہیں ہے تو مجھ میں برطانوی بزدلی بھی نہیں ہے میں ایک پادری کے خیالات کو شکست دیدوں گا — قطعی اور فاش۔ میں خود اپنے خیالات اُن کی جگہ قائم کروں گا اور اُس کو تمہارے خیالات کی غلامی سے نجات دلاؤں گا۔ تم مجھے گھر سے باہر نکالے دے رہے ہو اس لئے کہ تم اُسے میرے اور اپنے خیالات میں اپنی مرضی کے مطابق پسند کرنے کی اجازت اور آزادی دینا نہیں چاہتے اور اسی ڈر کی وجہ سے اب مجھے اُس سے ملنے نہیں دینا چاہتے (مارین غصہ سے ایک دم اس کی طرف مڑ پڑتا ہے۔ یوجین مارے ڈر کے دروازے کی طرف بھاگتا ہے) مجھے چھوڑ دیجئے۔ میں جا رہا ہوں۔

م ۔ (حقارت آمیز نفرت سے) نہیں تھوڑی دیر رُک جاؤ اب میں تمہیں چھوڑوں گا بھی نہیں، ڈرو مت۔ جب میری بیوی واپس آئے گی، وہ مجھ سے پوچھے گی کہ تم کیوں چلے گئے اور جب اس سے کہا جائے گا کہ اب تم کبھی ہماری دہلیز پر قدم نہیں رکھ سکتے تو وہ پوچھے گی کہ کیوں؟ پھر مجھے تشریح کرنا ہوگی اور میں تمہارے پاجی پن کا قصہ سُنا کر اسے غمگین کرنا نہیں چاہتا۔

ی م ۔ (تازہ جوش سے پھر واپس آتے ہوئے) نہیں، تم کو بتانا چاہیئے، بلکہ بتانا ہوگا اور اگر تم ذرا بھی جھوٹ بولے تو میں تمہیں نہایت بزدل جھوٹا اور فریبی سمجھوں گا۔ اُس سے وہی کہنا جو کچھ میں نے کہا ہے اور یہ بھی کہنا کہ کس طرح تم نے اپنی طاقت اور پابندی دکھا کر مجھے ایسا جھنجھوڑا جیسے کتا چوہے کو جھنجھوڑتا ہے اور کس طرح میں دبک گیا اور ڈر گیا۔ اور یہ بھی کہنا کہ کس طرح تم نے مجھے بزدل رونا اور کتے کا پِلّا بنایا اور گھر سے نکل جانے کو کہا۔ اگر یہ سب اُس سے نہ کہو گے تو میں خود کہہ دوں گا بلکہ اُسے سب حالات لکھ کر بھیج دوں گا۔

م ۔ (حیران ہو کر) یہ آخر، تم یہ سب باتیں کیوں اسے بتانا چاہتے ہو؟

ی م ۔ (شاعرانہ بشاشت کے ساتھ) کیونکہ وہ مجھ کو سمجھ جائے گی اور یہ بھی سمجھ جائے گی کہ میں بھی اس کو سمجھتا ہوں۔ اگر تم نے ایک لفظ بھی اسے بتانے میں چھوڑا، اگر حرف بحرف سچا واقعہ اس کے سامنے رکھنے کے لئے تیار نہیں ہو جیسا کہ میں چاہتا ہوں تو سمجھ لو کہ آخر زندگی تک تمہیں اس کا احساس رہے گا کہ دراصل وہ میری ملکیت ہے نہ کہ تمہاری۔ بس خدا حافظ!

(جاتے ہوئے)

م ۔ (نہایت پریشان ہو کر) رکو! میں اسے کچھ نہیں بتاؤں گا۔

ی م ۔ (دروازہ کے قریب گھومتے ہوئے) بہرحال جب میں چلا جاؤں گا تو تم اُس سے کچھ تو کہو گے ہی ـــ یا سچ کہو گے یا جھوٹ ـــ بہرحال دونوں میں میرا فائدہ ہے۔

م ۔ (مصالحت کے لہجہ میں) مارچ بینکس! بسا اوقات مصلحت کا تقاضہ یہ

ہوتا ہے ۔۔۔

ی م ۔ (بات کاٹتے ہوئے) ہاں میں جانتا ہوں کہ جھوٹ بولا جائے ۔ لیکن یہ سب بیکار ہوگا ۔ خدا حافظ پادری ۔

(جیسے ہی یوجین جانے کے لئے دروازہ کھولتا ہے ۔ اُدھر سے کینڈڈا آجاتی ہے ۔ جو گھر کے کام کاج کا لباس پہنے ہوئے ہے)

ک ۔ یوجین کیا چل دیئے ؟ (اس کی طرف بہت غور سے دیکھتے ہوئے) افوہ ۔ خدا کی پناہ ذرا اپنی حالت تو دیکھو ۔ اس حالت میں باہر جا رہے ہو ۔ واقعی تم بڑے شاعر ہو ۔ جیمس ذرا اس کو دیکھو تو (وہ اس کے کوٹ کا کالر پکڑ کر اس کو سامنے لاتی ہے اور ماریل کو دکھلاتی ہے) ذرا آپ کا کالر تو دیکھئے ، ٹائی دیکھئے اور ذرا بالوں کی حالت دیکھئے کوئی دیکھے تو کہے کہ خدا نخواستہ جیسے کسی نے گلا گھوٹنے کی کوشش کی ہے (یوجین اب ماریل کے چہرہ کی حالت دیکھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کینڈڈا اسے پھر گھسیٹتی ہے) بس اب ذرا سیدھے کھڑے رہو ، چپ چاپ (وہ اس کے کوٹ کے بٹن ایک ایک کر کے بند کرتی ہے ۔ ٹائی کی گرہ باندھتی ہے اور بالوں کو سدھا دیتی ہے) ہاں اب تم ٹھیک معلوم ہوتے ہو ۔ ایک اچھے لڑکے کی طرح ۔۔۔ ایسے کہ اب میں تم سے کہہ سکتی ہوں کہ بہتر یہ ہے تم ہم لوگوں کے ساتھ کھانا کھا کر جاؤ ۔ حالانکہ میں نے تم سے کہہ دیا تھا کہ ایسا نہ کرنا ۔ کھانا بس آدھ گھنٹے میں تیار ہو جائے گا ۔ (وہ اس کی ٹائی کی گرہ کو آخری بار ٹھیک کرتی ہے اور یوجین اس کا ہاتھ چوم لیتا ہے) اونھ ، بیوقوفی کی باتیں نہ کرو ۔

ی م ۔ میں رکنا واقعی چاہتا ہوں اگر آپ کے شوہر صاحب کو اس پر کوئی اعتراض

نہ ہو۔

ک ۔ جیمس، اگر یوجین ایک اچھے لڑکے کی طرح رہنے کا وعدہ کرے اور میرے کام میں مدد دے تو اس کو رکنے کی اجازت ہے؟

م ۔ (مختصراً) ہاں ہاں ضرور (وہ میز کی طرف چلا جاتا ہے اور اپنے کاغذات میں مشغول ہونے کا بہانہ کرتا ہے)

ی م ۔ (اپنا بازو کینڈڈا کی طرف بڑھاتے ہوئے) آیئے میز پر کھانا چن دیں (وہ اس کا بازو قبول کر لیتی ہے۔ دونوں دروازے کی طرف بڑھتے ہیں جب باہر جاتے ہیں تو یوجین کہتا ہے) اس وقت میں دنیا کا سب سے زیادہ مسرور شخص ہوں۔

م ۔ میں بھی تھا۔ ایک گھنٹہ ہوا۔

(پردہ)

دُوسرا ایکٹ

(اسی دن شام کو۔ وہی کمرہ مہمانوں کی کرسی میز کے قریب دوبارہ رکھ دی گئی ہے۔ مارچ بینکس تنہا بیٹھا ہوا ہے۔ وقت کاٹنے کے لئے وہ ٹائپ رائٹر چھونے لگتا ہے اور جاننا چاہتا ہے کہ یہ کس طرح کام کرتا ہے۔ دروازہ پر کسی کی آہٹ سنتا ہے اور چپکے سے کھڑکی کے پاس کھسک جاتا ہے اور کھڑکی کے باہر کا منظر دیکھنے لگتا ہے۔ جیسے کچھ کر ہی نہیں رہا تھا۔ مس گارنٹ ہاتھ میں ایک نوٹ بک لئے ہوئے (جس میں وہ مآدین کے ارشادات شارٹ ہینڈ میں لکھا کرتی ہے) اندر داخل ہوتی ہے اور آکر ٹائپ رائٹر پر بیٹھ جاتی ہے تاکہ کچھ عبارت ٹائپ کرے۔ کام شروع کر دیتی ہے اور اس قدر مشغول ہوتی ہے کہ یوجین کا خیال بھی نہیں کرتی لیکن جب دوسری سطر ٹائپ کرتی ہے تو ایک دم رُک جاتی ہے اور مشین دیکھنے لگتی ہے کچھ گڑبڑ ہے۔)

پ ۔ اچھا مارچ بینکس تم نے میرے ٹائپ رائٹر کو خراب کر دیا ہے، اس سے کوئی فائدہ نہیں کہ تم اس طرح اُس طرف دیکھ رہے ہو جیسے تم اس کے متعلق کچھ جانتے

ہی نہیں۔

ی م - (دب کر) مجھے بہت افسوس ہے مس گارنٹ! میں صرف اس سے ٹائپ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ (شکایت کرتے ہوئے) لیکن ٹائپ ہی نہیں ہوا۔

پ - تم نے اس کی روشنائی والے پُرزے کو بدلا ہوگا۔

ی م - (یقین دلاتے ہوئے) نہیں میں سچ کہتا ہوں کہ میں نے بالکل نہیں بدلا۔ میں نے صرف ایک چھوٹا پہیّہ گھمایا تھا۔ وہ، کلک سا ہوا۔

پ - اچھا اب میں سمجھ گئی (وہ فصل ٹھیک کر دیتی ہے اور باتیں بھی کرتی جاتی ہے) میرے خیال میں تم اسے آسان قسم کی مشین کا باجا سمجھے کہ ذرا ہینڈل گھمایا اور اس نے ایک عشقیہ خط تمہارے لئے لکھ دیا۔ کیوں نا؟

ی م - (سنجیدگی سے) میرے خیال میں اس مشین سے بھی عشقیہ خطوط لکھے جا سکتے ہیں۔ مشین مشین سب برابر ہیں کیوں نا؟

پ - (کچھ ناگوار خاطر ہو کر گویا اس قسم کی باتیں اگر تفریحاً ہو جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں ورنہ اس قسم کی باتیں کرنا اس کے دستور العمل کے خلاف ہے) مجھے کیا معلوم، تم مجھ سے آخر یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟

ی م - میں معافی چاہتا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ ہر سمجھ دار آدمی خصوصاً وہ لوگ جو دن بھر کاروبار میں لگے رہتے ہیں یا منشیانہ قسم کا پیشہ کرتے ہیں ضرور مشغلۂ محبت رکھتے ہوں گے تاکہ ان کا دماغ خراب نہ ہو جائے۔

پ - (غصہ سے کھڑے ہو کر) مسٹر مارچ بنکس! (وہ اس کی طرف نہایت سختی سے دیکھتی ہے اور نہایت شان کے ساتھ بک کیس کی طرف چلی جاتی ہے)

ی م ۔ (اس کے پاس نہایت عاجزی سے جاتے ہوئے) مجھے امید ہے کہ آپ مجھ سے خفا نہیں ہیں۔ شاید مجھے نہ چاہیئے تھا کہ آپ کے معاملات دل کی طرف اشارہ کرتا۔

پ ۔ (الماری میں ایک نیلی کتاب رکھتے ہوئے اور اس کی طرف نہایت تیزی سے مخاطب ہوتے ہوئے) میرے کوئی دلی معاملات نہیں ہیں۔ تم آخر اس قسم کی مجھ سے باتیں کرنے کی جرأت کیسے کر رہے ہو؟ (کتاب کو اپنی بغل میں دبا لیتی ہے اور مشین کی طرف اکڑتی ہوئی جا رہی ہے، یوجین کے دل میں درد سا پیدا ہوتا ہے اور وہ نہایت ہمدردانہ طریقہ پر مخاطب ہوتا ہے)

ی م ۔ اچھا تو میں سمجھ گیا۔ تم کو بھی میری طرح بس حیا دامن گیر ہے جھینپ معلوم ہوتی ہے۔

پ ۔ ہرگز نہیں، میں قطعی شرم نہیں کرتی اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟

ی م ۔ (چپکے سے رازدارانہ طور پر) تم ضرور شرم کرتی ہو اور یہی تو وجہ ہے کہ دنیا میں اس قدر کم معاملات دل ظاہر ہوتے ہیں۔ ہم سب محبت کے بھوکے اِدھر اُدھر گھوما کرتے ہیں۔ محبت ہماری فطرت کی اولین ضرورت ہے۔ ہمارے دلوں کی اولین خواہش۔ لیکن ہم اپنا شوق اپنی زبان سے کہنے کی جرات نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ ہم سب کو حیا دامنگیر رہتی ہے (بڑے خلوص سے) مس گارنٹ کھلا تم ہی بتاؤ کہ اس خواہ مخواہ کی جھجک، اس ڈر، اس شرم سے نجات پانے کے لئے کیا کیا دل نہ چاہتا ہوگا۔

پ ۔ (اپنی ہتک محسوس کرتے ہوئے) میں سچ کہتی ــ!

ی م ۔ (ضد کرتے ہوئے) اونھ! یہ خواہ مخواہ کی باتیں میرے سامنے رہنے دو، یہ سب تصنع بناوٹ کی باتیں ہوتی ہیں۔ میں اِن سے مرعوب نہیں ہوتا آخر اِن باتوں سے فائدہ ہی کیا۔ تم اپنی اصلی شخصیت مجھ پر ظاہر کرنے سے کیوں ڈرتی ہو؟ میں بھی بالکل تمہاری طرح ہوں۔

پ ۔ میری طرح! یہ آخر بات کیا ہے؟ یہ تم مجھے خوش کر رہے ہو یا اپنے کو میری سمجھ میں نہیں آتا کس کو؟ (وہ پھر ٹائپ رائٹر کی طرف متوجہ ہونا چاہتی ہے)

ی م ۔ (اسے چپکے سے روکتے ہوئے) ہِش! میری سنو، میں ہر جگہ محبت کی تلاش میں گھومتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ دوسروں کے سینوں میں بھی یہی چیز طوفانی شدت سے موجزن ہے لیکن جب میں کسی سے اس کی درخواست کرنا چاہتا ہوں تو یہی شرم، یہی حیا میرا گلا پکڑ لیتی ہے اور میں گونگا کھڑا رہ جاتا ہوں بلکہ گونگے سے بھی بدتر۔ بے معنی باتیں اور احمقانہ جھوٹ بکنے لگتا ہوں اور پھر طرہ یہ کہ میں دیکھتا ہوں وہی محبت جس کے لئے میں بیتاب تھا جس کا میں بھکاری تھا، کتے، بلیوں اور پرندوں کو دی جاتی ہے۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ وہ آتے ہیں اور اُس کے طالب ہوتے ہیں، مانگ سکتے ہیں اور مانگ لیتے ہیں۔ (خاموشی سے سرگوشی کرتے ہوئے) محبت ہر جگہ طلب کرنا چاہیئے۔ یہ بالکل ایک جن کی طرح ہے جب تک تم خود اس سے نہ بولو یہ نہیں بولتی لیکن (پھر اصلی لہجہ میں لیکن مایوسی کے ساتھ) دنیا میں محبت ہر جگہ اظہار کے لئے بے قرار و مضطرب رہتی ہے لیکن اظہار کی جرأت نہیں کرتی اس لئے کہ وہی شرم دامنگیر ہو جاتی ہے، حیا مانع آتی ہے۔ بس یہی،

دنیا کا ایک المناک پہلو ہے (نہایت گہری سانس لیتا ہے اور ملاقاتیوں والی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے اور اپنا منہ اپنے ہاتھوں سے چھپا لیتا ہے)

پ - (نہایت متعجب ہو کر لیکن ہوش و حواس قائم رکھتے ہوئے اور اجنبی نوجوانوں کے سامنے اپنے عفت و عصمت کے احساس کی نمود کرتے ہوئے) لیکن خراب قسم کے لوگ تو اس شرم پر غالب آجاتے ہیں - کیوں نا ؟

ی م - (جھٹ پٹ اکڑ بیٹھتے ہوئے اور نہایت شدت سے کہتے ہوئے) خراب لوگ وہ لوگ ہیں جن میں محبت کا جذبہ نہیں ہوتا اسی لئے ان کو شرم کبھی نہیں ہوتی - ان کو محبت طلب کرنے میں کوئی جھجک نہیں ہوتی اس لئے کہ ان کو اس کی ضرورت نہیں - اور اپنی محبت جتانے کی ان میں طاقت ہوتی ہے اس لئے کہ ان کے پاس ہوتی ہی نہیں (وہ اپنی جگہ پر پھر مضمحل ہو جاتا ہے اور حسرت سے کہتا ہے) لیکن ہم — ہم لوگ جو محبت والے ہوتے ہیں اور چاہتے کہ ہماری محبت دوسروں کی محبت سے ہم آہنگ ہو جائے - ایک لفظ منہ سے نہیں نکال سکتے (نہایت دب کر) سمجھیں آپ !

پ - اچھا سنو ! اگر تم نے اس قسم کی باتیں مجھ سے کرنا بند نہ کیں تو میں کمرے کے باہر قطعی چلی جاؤں گی مسٹر مارچ بینکس ، میں سچ مچ چلی جاؤں گی ، یہ باتیں ٹھیک نہیں ہیں -

(وہ پھر اپنے ٹائپ رائٹر پر چلی جاتی ہے - اپنی نیلی کتاب کھولتی ہے اور اس سے ایک صفحہ نقل کرنے کا ارادہ کرتی ہے)

ی م - (ناامیدی سے) ہاں سچی باتیں کبھی اچھی باتیں نہیں ہوتیں (وہ اٹھ کھڑا

سے زندگی کے معنے سیکھ لیتے ہیں۔ جو مرد زندگی میں زیادہ پیش پیش نظر آتے ہیں وہ بر خود غلط، کج رو، احمق مگر قسمت کے اچھے ہیں۔ اس کے مرد کردار تقریباً سب کے سب کسی نہ کسی نظریہ کے ترجمان ہی رہ جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا تاثر گہرا اور دوامی ہو۔

فن ڈرامہ کی ہیئت میں شا نے یہ جدت پیدا کی کہ اُس نے محض قصّے یا پلاٹ کی دلچسپی کو الگ رکھتے ہوئے واقعات کی جگہ خیالات کو دی۔ قصّہ کے شروع وسط اور خاتمے سے اس نے محض اتنا واسطہ رکھا کہ اس کے خیالات کا ارتقاء واضح ہو جائے۔ اس کے ڈرامے اکثر واقعات کے لحاظ سے کسی نتیجے پر نہیں پہونچتے اور نہ ان میں کوئی دلچسپ ڈرامائی حالتیں ہی نظر آتی ہیں اور نہ رومانی انکشافات ہی ملتے ہیں۔ مگر اس سے یہ مقصد نہیں کہ ترتیب پلاٹ کا اُسے کوئی خیال نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اُس نے ڈرامہ کی تعمیر کا ایک نیا اُصول ایجاد کیا۔ پرانے ڈراموں کی پانچ ایکٹ والی تقسیم سے اس نے کوئی سروکار نہ رکھا اور اپنے فلسفے کے حساب سے جتنے ایکٹ اور سین کی ضرورت ہوئی اُتنے ہی پر ڈراموں کو مکمل کر دیا۔ اُس کے لئے محض فلسفے اور خیال کا وحدتِ تاثر ضروری ہے۔ اور باقی سب فن کاری اس کے ماتحت ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اُس کے ڈراموں میں فلسفہ یا خیال ہی سب سے زیادہ اہم ہے۔ مکالموں کی شوخی اور زور اور معنی آفرینی دلچسپی کا مرکز ہیں۔ اس میں بجائے کسی قصّے کے شروع ہو کر ختم تک پہونچنے کا مشاہدہ کرنے کے ہم کسی کوشش حالات سے پیدا ہوتے ہوئے کچھ خیالات کو پہلو بدلتے ہوئے اور ایک خاص نتیجے پر پہونچتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اس طرح وہ ڈرامے کی ایک نئی صنف وجود میں لایا ہے جس کو وہ مفکرانہ یا فکری ڈرامہ DRAMA OF IDEAS کہتا ہے۔

ہوتا ہے اور کمرہ میں کھویا ہوا سامنے ٹہلنے لگتا ہے) مس گارنٹ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اور کیا باتیں کروں؟

پ - (بے رُخی سے) اِدھر اُدھر کی باتیں کرو۔ موسم کی باتیں کرو۔

ی م - فرض کرو اگر ایک بچہ قریب ہی بھوک کے مارے چلا رہا ہو تو کیا تم اس سے بس اِدھر اُدھر کی باتیں کرو گی؟

پ - نہیں۔

ی م - بس اسی طرح میں ادھر اُدھر کی باتیں نہیں کر سکتا۔ جب میرا دل اپنی بھوک کی وجہ سے تڑپ رہا ہے۔

پ - اچھا! تو پھر چپ رہو۔

ی م - ہاں، بس یہی تو ہوتا ہی ہے۔ ہم سب اپنی اپنی زبانیں بند رکھتے ہیں۔ لیکن کیا اس سے دِل کی دھڑکن بھی خاموش ہو سکتی ہے؟ نہیں دل برابر روئے جاتا ہے۔ ہے نا؟ ضرور اور قطعی یہی ہوتا ہوگا۔ اگر تمہارے پاس واقعی دِل ہے۔

پ - (ایک دم اُٹھ کھڑی ہوتی ہے اور اپنا ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے) کوئی فائدہ ہی نہیں کہ میں کام کرنے کی کوشش کروں جبکہ تم اس قسم کی باتیں کئے چلے جا رہے ہو (میز سے اُٹھ کر صوفے پر آ بیٹھتی ہے۔ احساسات مشتعل ہیں) تمہیں اِس سے کیا مطلب کہ میرا دِل روتا ہے کہ نہیں؟ پھر بھی میرا ارادہ ہوتا ہے کہ تم کو بتا دوں۔

ی م - نہیں بتانے کی ضرورت نہیں۔ میں پہلے ہی سے جانتا ہوں۔

پ ۔ لیکن دیکھو، اگر تم نے ذرا بھی کہیں زبان کھولی تو میں فوراً انکار کردونگی۔

ی م ۔ (ہمدردی سے) ہاں یہ بھی جانتا ہوں۔ اچھا تو تمہاری ہمت نہیں پڑتی کہ اس سے کہہ سکیتں!

پ ۔ (اُچھل پڑتے ہوئے) اُس سے! کس سے؟

ی م ۔ وہ جو کوئی ہو۔ میرا مطلب یہ کہ وہ شخص جس سے تم محبت کرتی ہو۔ وہ کوئی ہو۔ مسٹر مل شاید۔

پ ۔ (حقارت سے) مسٹر مل!!! خوب وہ بڑا اچھا آدمی ہی ہے کہ جس پر اپنا دل کھو بیٹھوں؟ اس سے زیادہ تو میں تمہیں پسند کرسکتی ہوں۔

ی م ۔ (جھجک پڑتے ہوئے) نہیں، نہیں۔ میں نہیں۔ مجھے بہت افسوس ہے لیکن تمہیں اس کا کچھ خیال نہ کرنا چاہیئے ہیں ۔

پ ۔ (زچ ہوکر آتشدان کے پاس جاکھڑی ہوتی ہے، اس کی طرف پیٹھ کرکے) تمہارے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ شخص تم نہیں ہو بلکہ دراصل کوئی خاص شخص نہیں ہے۔

ی م ۔ میں جانتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں تم اس سے محبت کردگی جو تم سے اظہار ۔

پ ۔ (مڑتے ہوئے نہایت خفگی سے) مجھ سے اظہار ۔ نہیں ہرگز نہیں ۔ تم نے مجھے آخر سمجھا کیا ہے؟

ی م ۔ (ناامید ہوکر) اس سے کوئی فائدہ نہیں۔ تم سچ سچ جواب کبھی نہ دوگی۔ وہی جھوٹی باتیں کرتی ہو جو ہر شخص کہنے لگتا ہے (وہ صوفے کی طرف جاتا ہے اور انتہائی نااُمید ہوکر بیٹھ جاتا ہے)

پ ۔ (چڑکر گویا وہ اسے غریب طبقہ کا سمجھ کر باتیں کرنا نہیں چاہتا) اگر تم ہمیشہ نئی اور نرالی باتیں چاہتے ہو تو بہتر یہ ہے کہ تم خود اپنے سے تنہائی میں جاکر باتیں کرلیا کرو۔

ی م ۔ ہاں، یہی تو پھر کرنا ہوتا ہی ہے۔ ہر شاعر یہی کرتا ہے۔ وہ اپنے سے بلند آواز میں باتیں کیا کرتے ہیں اور دنیا ان کی باتیں سُن لیتی ہے پھر بھی یہ سخت تنہائی کی باتیں ہیں۔ اس لئے کبھی کبھی دوسروں کی باتیں سننے کو بھی جی چاہتا ہے۔

پ ۔ اچھا تو ! مسٹر مارل آتے ہوں گے۔ وہ تم سے باتیں کریں گے (مارچ لرز جاتا ہے) نہیں تمہارے گھبرانے اور منھ بنانے کی ضرورت نہیں ہے وہ تم سے بہتر باتیں کرسکتے ہیں (تیز ہوکر) باتیں کرتے کرتے تمہارا چھوٹا سا دماغ درست کردیں گے (اتنا کہہ کر وہ غصہ سے اپنی جگہ جانے کے لئے مڑتی ہے لیکن یوجین ایک دم چونک پڑتا ہے بشاش ہوجاتا ہے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور اُس کو روک لیتا ہے)

ی م ۔ (اخاہ ! اب میں سمجھا !!

پ ۔ (سُرخ ہوتے ہوئے) کیا سمجھے ؟

ی م ۔ تمہارا راز ! کیا واقعی ایسا ہوسکتا ہے۔ سچ بتانا کیا واقعی اور حقیقتاً یہ ممکن ہے ایک عورت کے لئے کہ اُس سے محبت کرسکے ؟

پ ۔ (گویا اب بات حد سے گذر گئی) خوب !

ی م ۔ (جوش سے) نہیں نہیں، سچ مجھے بتلاؤ تو ذرا۔ میں جاننا چاہتا ہوں،

میں قطعی جاننا چاہتا ہوں میری سمجھ میں یہ بات بالکل آتی ہی نہیں مجھے تو اُس میں کچھ نظر نہیں آتا سوائے الفاظ کے۔ متبرک خیالوں کے اور وہ بات جسے لوگ اُلوہیت سے تعبیر کرتے ہیں لیکن تم اِن باتوں سے تو محبت نہیں کر سکتیں؟

پ ۔ (تجاہل عارفانہ سے اس کی بات کو ٹالنے کی کوشش کرتے ہوئے) میری تو بالکل سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ آخر تمہارا مطلب کیا ہے؟

ی م ۔ (زور سے) تم جھوٹ بول رہی ہو۔ تم قطعی میری بات سمجھ رہی ہو۔

پ ۔ اچھا!

ی م ۔ تم قطعی سمجھ رہی ہو اور قطعی میرا مطلب تمہاری سمجھ میں آ رہا ہے (جواب لینے پر بضد ہوتے ہوئے) کیا واقعی یہ ممکن ہے کہ ایک عورت اس سے محبت کرے؟

پ ۔ (اس کی طرف آنکھیں چار کر کے) ہاں! (وہ اپنے منھ کو اپنے ہاتھوں سے بند کر لیتا ہے) ہائیں یہ تمہیں کیا ہو گیا؟ (وہ اپنے ہاتھوں کو ہٹا لیتا ہے۔ پرآزرپائن اس کی اِس حالت کو دیکھ کر گھبرا جاتی ہے اور جتنا دُور ہو سکتا ہے ہٹ جاتی ہے۔ لیکن اس کی طرف برابر دیکھے جاتی ہے۔ یوجین اس کی طرف سے نگاہ ہٹا کر اُٹھتا ہو اور بچوں والی کرسی پر نہایت مایوس ہو کر جا بیٹھتا ہے۔ وہ باہر چلی جانا چاہتی ہے لیکن جیسے دروازہ کے پاس پہونچتی ہے۔ دروازہ کھُلتا ہے اور برجس اندر داخل ہوتا ہے اور وہ ایک دم بول اُٹھتی ہے) خدا کا شکر ہے۔ آخر کوئی آ تو گیا (اسے اک گونہ اطمینان ہو جاتا ہے اور میز پر اپنی جگہ آ بیٹھتی ہے۔ ٹائپ رائٹر میں ایک نیا کاغذ

لگا دیتا ہے بر تجس یو جین کے پاس چلا جاتا ہے)

ب - (معزز ملاقاتی کی آؤ بھگت ظاہر کرتے ہوئے) خوب! تو کیا اسی طرح آپ تنہا چھوڑ دئے جاتے ہیں! مسٹر مارچ بینکس میں آپ سے باتیں کرنے کے لئے آگیا ہوں (یوجین اس کی طرف وحشت سے دیکھتا ہے لیکن وہ اسے نہیں سمجھتا) جمیس کھانے والے کمرے میں کسی وفد سے باتیں کر رہا ہے اور کینڈڈی اوپر کسی لڑکی کو کشیدہ کاری سکھلا رہی ہے (ہمدردی جتاتے ہوئے) یہاں آپ کی اکیلے اکیلے طبیعت گھبرا گئی ہوگی کہ سوائے ٹائپسٹ کے یہاں آپ سے اور کوئی بات کرنیوالا نہیں (وہ آرام کرسی کو اپنی طرف گھسیٹتا ہے اور اس پر بیٹھ جاتا ہے)

پ - (نہایت ہی برافروختہ ہو کر) انھیں اب اطمینان ہو جائے گا کیونکہ اب انھیں آنجناب سے شریفانہ گفتگو کرنے کا شرف حاصل ہو گیا ہے یہ بھی کیا کم ہے۔ (اتنا کہہ کر وہ زور شور سے ٹائپ کرنے لگتی ہے)

ب - (اس کی جرأت پر متعجب ہو کر) جوان عورت، میرا جہاں تک خیال ہے میں تجھ سے مخاطب نہیں تھا۔

پ - مسٹر مارچ بینکس آپ نے اس قسم کا بھی خراب اخلاق کہیں دیکھا ہے؟

ب - (شاندار سنجیدگی سے) یوجین ایک شریف آدمی ہے اور اپنی پوزیشن سے بخوبی واقف ہے اور یہ وہ خوبی ہے جو لوگوں میں کم ہوتی ہے۔

پ - (جھلا کر) اچھا تو گویا نہ تم شریف آدمی ہو اور نہ میں شریف عورت اگر یوجین یہاں نہ ہوتے تو میں تم سے ذرا صاف گفتگو کرتی (وہ اپنی مشین سے ٹائپ کیا ہوا خط اتنے زور سے نکالتی ہے۔ کہ پھٹ جاتا ہے) دیکھا، یہ خط آخر تمہاری

وجہ سے خراب ہو گیا اب مجھے دوبارہ پھر اسے ٹائپ کرنا پڑے گا۔ لاحول ولا قو
یں اپنے کو ضبط نہیں کر پا رہی ہوں۔ کھوسٹ، احمق، گدھا۔

ب۔ (اُٹھ کھڑے ہو کر غصّہ سے ہانپتے ہوئے) خوب! میں کھوسٹ، احمق اور گدھا ہوں
خوب، خوب (بہت گہری سانسیں لیتے ہوئے) اچھی بات چھوکری، بہت اچھی
بات ہے۔ ذرا اُرک جاؤ تمہارا مالک آلے پھر میں تمہیں بتلا دوں گا، پھر دیکھنا،
پھر بتلاؤں گا۔

پ۔ (محسوس کر کے کہ واقعی وہ کچھ زیادہ کہہ گئی) میں ــــ

ب (اس کا کلام قطع کرتے ہوئے) نہیں، بس اب جو کچھ تمہیں کہنا تھا کہہ چکیں۔ بس
اب تمہیں مجھ سے بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں بتلا دوں گا کہ میں کون
ہوں (پ ٹائپ رائٹر میں دوسرا کاغذ چڑھاتی ہے اور حقارت سے کچھ پروا نہ کرتے
ہوئے اپنا کام شروع کر دیتی ہے) مسٹر یوجین آپ بھی اس کی طرف متوجہ نہ
ہو جیئے گا۔ وہ اِس قابل ہے ہی نہیں (نہایت شان سے پھر بیٹھ جاتا ہے)

ی م۔ (بہت پریشان ہو کر اور سہم کر) میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ ہم اپنا موضوع
کلام بدل دیں میرا۔ میرا خیال یہ ہے کہ مس گارنٹ کا مطلب آپ کی طرف
ایسا نہ تھا۔

پ۔ (قطعی یقین کے ساتھ) میں نے وہی کہا جو میرا مطلب تھا۔

ب۔ ایسی عورتوں کی باتیں سُننا میری شان کے خلاف ہے۔

(ایک برقی گھنٹی دو دفعہ بجتی ہے)

پ۔ (اپنے کاغذات اور نوٹ بک اکٹھا کرتے ہوئے) یہ میرے لئے ہے (وہ جلدی

سے باہر چلی جاتی ہے۔)

ب ۔ (اس کی طرف منہ کرکے کہتے ہوئے) خیر جاؤ! ہم لوگ تم کو جانے کی اجازت دئے دے رہے ہیں (اس بات سے مسرور ہو کر کہ آخری جملہ انھیں کا رہا اور پھر ذرا اور اثر جمانے کے لئے آپ پ کی طرف برابر دیکھتے رہتے ہیں۔ جب وہ بالکل اوجھل ہو جاتی ہے تب اپنی جگہ پر یوجین کے قریب بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اس سے رازدارانہ لہجوں میں بات چیت کرنے لگتے ہیں) مسٹر یوجین اب ہم اس وقت بالکل تنہا ہیں۔ میں ایک بات آپ سے دوستانہ مشورہ کے طور پر کہتا ہوں جو اور کسی سے نہ کہتا۔ اچھا پہلے یہ بتائیے آپ سے اور میرے داماد جیمس سے کتنے عرصہ سے ملاقات ہے؟

ی م ۔ مجھے یاد نہیں۔ تاریخیں مجھے یاد ہی نہیں رہتیں، جہاں تک میرا خیال ہے یہی ایک دو ایک مہینے ہوئے ہوں گے۔

ب ۔ آپ کو اس میں کوئی عجیب بات نظر آئی؟

ی م ۔ نہیں مجھے تو نہیں نظر آئی۔

ب ۔ (موثر طور پر) اور نہ آپ کو نظر آئے گی اور یہی مشکل ہے۔ خیر تو سنئے جیمس پاگل ہے۔

ی م ۔ پاگل؟

ب ۔ بالکل پاگل، ایسا پاگل جیسا مارچ کے مہینے میں خرگوش پاگل ہو جاتا ہے ذرا آپ غور کیجئے گا آپ کو فوراً پتہ چل جائے گا۔

ی م ۔ ہو سکتا ہے، لیکن غالباً اس کے خیالات کی وجہ سے ...

ب ۔ (اس کے گھٹنے کو اُنگلی سے چھو کر دباتے ہوئے تاکہ وہ اس کی طرف متوجہ رہے) بس، بس! مسٹر مارچ بینکس الیفس خیالات سے میرا مطلب تھا۔ اور میری بات یاد رکھیئے گا کہ خیالات جب تک محض خیالات رہیں اُس وقت تک تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن جب ان پر لوگ عمل کرنے لگیں تو معاملات بہت اہم ہو جاتے ہیں لیکن اِن باتوں کو درمیان میں لانے کا ارادہ میرا نہ تھا (ادھر ادھر دیکھتے ہوئے تاکہ یقین ہو جائے کوئی اور تو نہیں ہے پھر اس کے بعد یوجین کے کان کی طرف جُھکتا ہے) آپ کو معلوم ہے اس نے آج سویرے مجھ سے کیا کہا؟

ی م ۔ کیا؟

ب ۔ کہنے لگا اور یقین مانیئے کہ میں اتنا ہی سچ کہہ رہا ہوں جیسے یہ بات کہ میں اور آپ یہاں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ مجھ سے کہنے لگا کہ "میں ایک بیوقوف آدمی ہوں اور تم ایک بدمعاش۔" میں اور ایک بدمعاش۔ ذرا دیکھیئے تو اور پھر مجھ سے اِس بات پر ہاتھ مِلایا گویا اس میں میری تعریف زیادہ ہے کیا آپ اِن باتوں کو ہوش وحواس کی باتیں کہہ سکتے ہیں؟

م ۔ (باہر، پ کو پکارتے ہوئے اور دروازہ کھولتے ہوئے) اُن سب کے نام اور پتے لکھ لینا مس گارنٹ!

پ ۔ (دور پر) بہت خوب۔ مسٹر ماریل!

(ماریل اندر آجاتا ہے۔ دفتر کے کاغذات ہاتھ میں ہیں)

ب ۔ (یوجین سے الگ) دیکھو وہ آگیا ہے ذرا نگاہ رکھیئے گا اور اِس بات کا خیال رکھیئے گا (ایک دم اُٹھ کھڑے ہوتے ہوئے) جیمس! مجھے افسوس ہے کہ مجھے تم سے

ایک شکایت کرنی پڑ رہی ہے۔ حالانکہ میں کرنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھے کرنا چاہیئے بطور ایک فرض کے۔

م ۔ خیریت کیا بات ہے ؟

ب ۔ مسٹر ی م اس کی شہادت بھی دے سکتے ہیں (نہایت سنجیدگی سے) تمہاری وہ جوان سی چھوکری اپنے آپ کو اتنا بھول گئی کہ مجھے ایک کھوسٹ، احمق اور گدھا کہنے لگی۔

م ۔ (نہایت شدید مسرت سے) اچھا! خوب یہ پرآزی نے کہا ہوگا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ ذرا زیادہ صاف گو اور بیباک ہے۔ وہ کسی بات کو دل میں روک ہی نہیں سکتی۔ بیچاری! اہاہا۔

ب ۔ (غصہ سے کانپتے ہوئے) اور کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میں اس قسم کے لوگوں کی باتیں برداشت کر لوں گا؟

م ۔ اونھ! لاحول ولا قوۃ! تم اس کا بالکل کچھ خیال ہی نہ کرو۔ بالکل سنو ہی نہیں (وہ میز کی طرف چلا جاتا ہے اور کاغذات کو درازوں میں رکھ دیتا ہے)

ب ۔ ہاں میں نے خیال تو واقعی نہیں کیا۔ میں ان معمولی باتوں سے بہت بلند ہوں لیکن یہ اس کی کچھ ٹھیک حرکت نہیں ہے۔ تم ہی بتلاؤ کہ بھلا یہ بھی کون سی حرکت ہے۔ کہاں تک درست ہے۔؟

م ۔ درستی اور نادرستی کا سوال تو خیر بادریوں کے لئے ہے عوام کے لئے نہیں لیکن کیا اِس بات سے تمہیں تکلیف پہونچی ہے؟ میرا تو خیال نہیں ہے کہ تمہیں کوئی اذیت پہونچی ہوگی۔ اِس لئے اب اس کا خیال ہی چھوڑ دو (وہ اس مضمون کو بس یہیں پر

ختم کر دیتا ہے اور اپنے لکھنے پڑھنے میں مصروف ہو جاتا ہے)

ب - (ی م سے الگ) میں نے آپ سے کہا نہ تھا! بالکل اور قطعی پاگل (وہ میز کے پاس جاتا ہے اور بھوکے آدمیوں کی طرح ایک طرح کے گرسنہ لہجہ میں پوچھتا ہے) کھانے میں کتنی دیر ہے جیمس؟

م - ابھی دو گھنٹہ تک تو تیار ہوتا معلوم نہیں ہوتا۔

ب - (صبر کے لہجہ میں) اچھا تو پھر مجھے جب تک کوئی اچھی سی کتاب دے دو۔ میں وہاں آتش دان کے قریب پڑھوں گا۔ ساتھی بھی عمدہ ہے۔

م - کس طرح کی کتاب چاہیئے کوئی واقعی عمدہ کتاب؟

ب - (ایک دم شدت سے انکار کر کے اُٹھتے ہوئے) ارے نہیں۔ بس یونہی کوئی دلچسپ کتاب۔ بس وقت کاٹنے کے لئے (ماریل میز پر سے ایک تصویر دار اخبار اُٹھاتا ہے اور اُسے دیدیتا ہے وہ اسے بہت نیازمندی سے قبول کر لیتا ہے) شکریہ جیمس! (آتشدان کے قریب اپنی بڑی کرسی پر چلا جاتا ہے اور وہاں نہایت اطمینان سے بیٹھ جاتا ہے اور پڑھنا شروع کر دیتا ہے)

م - لکھنا بھی جا رہا ہے، کینڈڈا تم لوگوں سے باتیں کرنے کے لئے بس اب آتی ہی ہو گی۔ پڑھانے سے تو اسے چھٹی مل گئی ہے لیکن وہ ابھی لیمپوں میں تیل بھر رہی ہے۔

ی م - (نہایت ہی وحشت زدہ ہو کر چونک پڑتے ہوئے) لیکن اس سے تو اُس کے ہاتھ میلے ہو جائیں گے۔ ماریل! میں یہ برداشت نہیں کر سکتا، یہ نہایت شرمناک بات ہے۔ میں جاتا ہوں اور خود بھر دوں گا (دروازے کی طرف بڑھتا ہے)

م - بہتر یہ ہے کہ تم نہ جاؤ (ی م ایک دم رک جاتا ہے) کیونکہ تم سے بجائے اس کے

مختصر یہ کہ شا کے ڈراموں میں فن یا ٹکنیک سے زیادہ خیالات، تنقید حیات، یا فلسفۂ زندگی کی اہمیت ہے۔ اُس نے ڈرامہ نگار سے زیادہ سوشل حالات کے سائنس داں SOCIAL SCIENTIST ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ وہ اپنے ہر ڈرامے کی بنیاد کسی اقتصادی سیاسی مذہبی، گھریلو، یا اسی قسم کے کسی اور مسئلہ پر رکھتا ہے۔ اپنی تخیئل کے ذریعے مسئلۂ زیر بحث کی کسی سائنس داں کی طرح مکمل تحلیل کرتا ہے اور اسی تحلیل سے کچھ سائنسی نتائج نکالتا ہے۔ مثلاً اپنے پہلے ڈرامے WIDOWER'S HOUSES میں اُس نے مکانداری کا مسئلہ اُٹھایا ہے۔ یہاں سارٹوریس ایک ایسا شخص ہے جس کے شہر میں بہت سے چھوٹے چھوٹے مکانات ہیں جن کی آمدنی سے وہ رئیسانہ ٹھاٹھ سے رہتا ہے اور اپنی لڑکیوں کی اعلیٰ تہذیب اور تعلیم پر پیسہ خرچ کرتا ہے۔ ٹرینچ ایک دوسرا شخص ہے جس کو اس قسم کی آمدنی پر اعتراض ہے۔ مگر جس کی خود کی آمدنی بھی ایسے ہی کچھ ذرائع سے ہوتی ہے۔ یہاں یہ چیز واضح ہو جاتی ہے کہ آج کل کا اقتصادی نظام اتنا اُلجھا ہوا ہے کہ انسان کا بڑے سے بڑا بھی خواہ کبھی حالات کے جال سے نہیں نکل سکتا۔ پھر سارٹوریس رئیس کی حیثیت سے اپنے مکانوں کا کرایہ خود وصول کرنے سے رہا اس لئے اُس نے ایک ملازم رکھ لیا ہے جس کا نام لک چیز ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اگر وہ غریب کرایہ داروں پر ظلم نہ کرے گا تو اُس کا مالک فنا ہو جائے گا اس کی نوکری جاتی رہے گی اور اُس کے بچے بھوکوں مریں گے اور اس لئے اُس کا فرض منصبی یہ ہے کہ ایک طرف غریب کرایہ داروں سے زیادہ سے زیادہ وصول کرلے اور دوسری طرف اپنے وقت بے وقت کے لئے کسی طرح کی آمدنی پر دھیان رکھے جائے۔ اس کی نوکری چھوٹ جاتی ہے مگر وہ نادار نہیں ہوتا۔ سارٹوریس اور ٹرینچ کو شامل کر کے وہ ایک سازش کرتا ہے جس سے

وہ میرے بوٹ صاف کرانے لگے گی تاکہ میں اپنے صبح کے اس کام سے بچ جاؤں۔

ب۔ (بہت ناپسندیدگی سے) تمہیں کیا اب تم نوکر نہیں رکھتے؟

م۔ ہاں ہے تو لیکن وہ غلام نہیں ہے۔ پھر بھی گھر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میرے پاس تین چار نوکر موجود ہوں یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص گھر کے کام میں ہاتھ بٹاتا ہے۔ اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ پر آدمی اور میں ناشتہ کے بعد اپنے کام کی باتیں بھی کرتے جاتے ہیں اور کپڑے بھی دھوتے جاتے ہیں جب دو آدمی ہوتے ہیں تو کپڑے دھونے میں کوئی دقت معلوم نہیں ہوتی۔

ی م۔ (بے چین ہوکر) تو اس سے کیا تمہارا یہ مطلب ہے کہ ہر عورت مس گارنٹ کی طرح گھٹیا ہو جائے۔

ب۔ (زور دے کر) ہاں بس، یہ ایک بات کہی مسٹر ہی ام، گھٹیا بالکل مناسب لفظ ہے۔ گھٹیا وہ واقعی ہے۔

م۔ (خاموشی اور سنجیدگی سے) مارچ بینکس!

ی م۔ کہیئے!

م۔ تمہارے والد کے پاس کتنے نوکر ہیں؟

ی م۔ (جھنجھلا کر) اوہ! مجھے نہیں معلوم (دھونے کی طرف بڑھ جاتا ہے گویا چاہتا ہے کہ مارچ کے سوالات سے جتنا دور ہو جائے اتنا اچھا ہے اور نہایت رنج والم کی حالت میں جاکر بیٹھ جاتا ہے تیل ہی کا خیال رہ رہ کر آرہا ہے)

م۔ (بہت سنجیدگی سے) اس قدر کہ تمہیں معلوم نہیں (بات اور زیادہ بڑھاتے ہوئے)

جب کوئی ایسا کرده کام کرنا ہوتا ہے تو تم بس گھنٹی بجا دیتے ہو اور وہ کام دوسروں کے سر ڈال دیتے ہو کیوں نا؟

ی م ۔ اوہ، بیکار مجھے پریشان نہ کرو تم تو گھنٹی بھی نہیں بجاتے بلکہ تمہاری بیوی کی خوبصورت انگلیاں وہاں تیل میں بھیگتی رہتی ہیں اور تم خود یہاں نہایت اطمینان سے کرسی پر بیٹھے ہوئے لکچر دیتے رہتے ہو۔ لکچر ہی لکچر۔ شیطان کی آنت لکچر! الفاظ، الفاظ، الفاظ!

ب ۔ (اس جواب سے بے انتہا مسرور ہوتے ہوئے) اہاہا یہ بات کہی، بہت عمدہ (خوشی سے چہکتے ہوئے) کہو جیمس! اب تم کیسے پھنسے!
(کینڈڈا اندر آجاتی ہے، آگے پیش بند خوب صاف لگا ہوا ہے۔ پڑھنے والا لیمپ خوب صاف کیا ہوا ہے بتی کٹی ہوئی، لیمپ تیل سے پُر ہے میز پر مارئیل کے نزدیک وہ اسے رکھ دیتی ہے تاکہ (اسے جلائے)

ک ۔ (اپنی انگلیوں کی پور سے اپنی ناک صاف کرتے ہوئے) یوجین! اگر تم رکو تو میں تمہیں تمام لیمپ سپرد کر دوں۔

ی م ۔ میں یہاں صرف اسی شرط سے رک سکتا ہوں کہ تمام بھدے کام تم میرے سپرد کر دو۔

ک ۔ یہ تو بڑی ہمت کی بات ہے، شاباش! لیکن پہلے میں دیکھ تو لوں کہ تم کیسے کام کرتے ہو (مارئیل کی طرف رخ کر کے) جیمس! تم نے گھر کا انتظام میری غیر موجودگی میں کچھ اچھا نہیں رکھا۔

م ۔ کیوں۔ ڈیر کیا میں نے نہیں کیا، کیا بات نہیں ہوئی؟

ک ۔ (سیج پ کی پریشانی سے) میرے ذاتی پسندیدہ جھاڑو دینے والے برش سے جوتے صاف کرنے کا کام لیا گیا ہے (ی م کے منہ سے ایک سخت آہ نکلتی ہے۔ برجیس گھبرا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگتا ہے۔ ک صوفے کی طرف دوڑ جاتی ہے) کیا بات ہے، کیا تمہاری طبیعت اس وقت ناساز ہے۔ کیا تم کچھ علیل ہو؟

ی م ۔ نہیں، کچھ بیمار نہیں، صرف دہشت، دہشت، دہشت (وہ اپنا سر اپنے ہاتھوں پر رکھ لیتا ہے)

ب ۔ (مضطرب ہو کر) کیا کوئی دورہ ہوا ۔ مسٹر ی م ۔ یہ بہت بڑا ہے آپ کی سی عمر پر! کسی طرح اس سے ضرور نجات حاصل کیجئے۔

ک ۔ (اطمینان دلانے کے لئے) اوہ پاپا! آپ کی بھی کیا باتیں ہیں، یہ محض شاعرانہ دورہ ہے کیوں نا یوجین؟ (اسے سہلاتے ہوئے)

ب ۔ (شرمندہ ہو کر) آئیں! شاعرانہ دورہ؟ اچھا! میں معافی چاہتا ہوں مسٹر یوجین (اپنا منہ پھر آتش دان کی طرف کر لیتا ہے اور اپنی جلد بازی پر متاسف ہے)

ک ۔ کیا بات ہوئی یوجین؟ میرا جھاڑو دینے والا برش؟ (وہ کانپ جاتا ہے) اوہ تو اس میں کیا بات ہے (اس کے قریب بیٹھ جاتی ہے)، کیا تم اسے پسند نہ کرو گے کہ تم ایک نہایت اچھا۔ بہت خوب صورت جھاڑو دینے والا برش مجھے پیش کرو جس کی پشت ہاتھی دانت کی ہو اور جس میں سیپ جڑی ہو۔

ی م ۔ (آہستگی اور ترنم سے لیکن افسوسناک لہجہ میں) نہیں جھاڑو دینے والا برش نہیں بلکہ ایک چھوٹی سی کشتی جس میں ہم تم دونوں بیٹھ کر اس دنیا سے الگ کوسوں دور چلے جائیں۔ ایک ایسی جگہ جہاں شفاف سنگ مرمر کی چٹانیں ہوں

جن کو باران رحمت سے غسل دیا جاتا ہو اور جنھیں نیر درخشاں سُکھلاتا ہو۔ جہاں کے مخملیں سبزہ زاروں کی صفائی نسیم سحری کرتی ہو۔ یا پھر ایک ایسا تخت رواں ہو جس پر ہم تم دونوں بیٹھ کر آسمان کی طرف اڑ جائیں جہاں کے ستارے ہمارے لیمپ ہوں گے اور جن کو روزانہ مٹی کے تیل سے بھرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔

م۔ (ترشی سے) اور جہاں کچھ کرنا نہ پڑے گا سوائے اس کے کہ کاہل خود غرض اور بیکار بنے بیٹھے رہو۔

ک۔ اوہ تھمیس! تم نے اُس کی شاعری کو کیوں تباہ کر دیا۔

بی ام۔ (آتش بجاں) ہاں، کاہل خود غرض اور بیکار! یعنی خوب صورت، آزاد اور خوش! کیا ہر شخص یہ باتیں اپنے دل و جان سے نہیں چاہتا اُس عورت کے ساتھ جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ میری معراج تخئیل تو یہی ہے، تمہاری کیا ہے؟ اور تمہارے جیسے اُن تمام لوگوں کی جو اِن بھدے بدصورت مکانوں کی قطاروں میں رہتے ہیں؟ لیکچر، وعظ اور جھاڑو دینے والا برش! تمہارا معراج تخئیل تو بس یہی ہے کہ تم وعظ دیا کرو اور تمہاری بیوی جھاڑو دیا کرے!

ک۔ (متانت سے) یوجین! وہ بھی اپنے جوتے خود صاف کرتا ہے اور اس الزام کے بدلے کل تم کو انھیں صاف کرنا پڑے گا۔

بی ام۔ اوہ! جوتوں کی باتیں نہ کرو، تمہارے برہنہ پیر پہاڑوں پر بھی خوبصورت معلوم ہوں گے۔

ک۔ لیکن میرے پیر ہیکنی روڈ پر بغیر جوتوں کے خوبصورت نہ معلوم ہوں گے۔

ب۔ (یوجین کے خلاف باتیں سُن کر) ارے کینڈی یہ کیا گھٹیا قسم کی باتیں کر رہی ہو۔

مسٹر یوجین اس قسم کی باتیں سننے کے عادی نہیں ہیں تم پھر انھیں پریشان کو رہی ہو مجھے ڈر ہے کہ پھر انھیں دہشت کا دورہ نہ ہو جائے۔ میرا مطلب ہے شاعرانہ دورہ۔

(مارین خاموش ہے۔ ظاہرا وہ اپنے خطوں میں مشغول ہے لیکن دراصل وہ اس ادھیڑ بن میں ہے کہ اس کے مضبوط اور پختہ سے پختہ جملے اس چھوکرے کے سامنے بیکار جارہے ہیں چنانچہ ایسے شخص سے خوفزدہ ہونے کے خیال سے جس کو وہ اپنا چھوٹا سمجھتا تھا، تکلیف ہونے لگی ہے۔
مِس گارنٹ ایک تار لے کر اندر آتی ہے۔)

پ۔ (مارین کو تار حوالہ کرتے ہوئے) جوابی ہے۔ باہر ڈاکیہ جواب کے لئے کھڑا ہے (اپنی مشین پر جا کر بیٹھ جاتی ہے۔ رک سے) مسز مارین! میریا باورچی خانہ میں آپ کا انتظار کر رہی ہے (ک اٹھ کھڑی ہوتی ہے) پیاز آگئے ہیں۔

ی م۔ (لرزتے ہوئے) پیاز!

ک۔ ہاں پیاز! اور وہ بھی کچھ اچھے قسم کے ہسپانوی پیاز نہیں، معمولی چھوٹے قسم کے۔ امید ہے کہ تم اُن کے چھیلنے میں مجھے مدد دو گے اچھا ادھر آؤ۔

(وہ اُس کی کلائی پکڑتی ہے اور دوڑاتی ہوئی لے جاتی ہے۔ یوجین متوحش اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور آتش دان کے پاس مبہوت کھڑا رہ جاتا ہے۔ ان دونوں کی طرف تکتے ہوئے)

ب۔ کینڈی کو نہ چاہیئے تھا کہ ایک نواب زادے کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کرے۔ یہ بہت زیادتی ہے۔ جیمس دیکھو تو کیا تم نے اس سے پیشتر اس طرح کی

تعجب انگیز بات دیکھی ہے؟

م ۔ (تار لکھنے میں مصروف ہے) مجھے نہیں معلوم۔

ب ۔ (دردمندی سے) اس کی باتیں بڑی پیاری ہیں۔ مجھ کو شاعری تو ہمیشہ سے پسند رہی۔ کینڈڈا بھی مجھ ہی کو پڑی ہے۔ جب کوئی اتنی ہوگی (ہاتھ کو دو تین فٹ اونچا کرتے ہوئے) تو مجھ سے کہانیاں کہلوایا کرتی تھی۔

م ۔ (مشغول) اچھا! خوب (تار پر جاذب لگاتا ہے اور باہر چلا جاتا ہے)

پ ۔ لیکن کیا تم وہ کہانیاں خود اپنے دماغ سے سوچ کر نکالتے تھے؟

(برجس اسے جواب دینا حقیر بات سمجھتے ہوئے نہایت تکبرانہ حقارت کا رویہ اختیار کر لیتا ہے)

پ ۔ (آہستگی سے) میرا خیال ہے تم ایسا کر ہی نہیں سکے۔ خیر بر سبیل تذکرہ میں آپ کو ایک بات سے آگاہ کر دوں۔ آپ یوجین کی اس قدر پرستش کر رہے ہیں لیکن آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ پاگل ہے۔

ب ۔ پاگل! کیا وہ بھی!!

پ ۔ بالکل پاگل! بالکل ماہ مارچ کے مست خرگوش کی طرح۔ میں بتلاتی ہوں ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ تمہارے آنے سے قبل اس نے مجھے بے انتہا ڈرا دیا تھا۔ کیا تم نے ان تمام عجیب باتوں کا خیال نہیں کیا جو وہ بکتا رہتا ہے۔

ب ۔ اچھا تو شاعرانہ دورے کا یہی مطلب ہے۔ دراصل یقین ماننا ایک دو دفعہ میرے دل میں بھی خیال پیدا ہوا کہ وہ کچھ سنکی سا ہے (وہ دروازہ تک ٹہلتا، سوچتا ہوا جاتا ہے۔ بہ آواز بلند) دراصل یہ اچھا پاگل خانہ ہے۔ جہاں سوائے

تمہارے کبھی کی کوئی خبر لینے والا بھی نہیں ہے۔

پ ۔ (جب وہ اس کے پاس سے گذرتا ہے) ہاں، اگر خدانخواستہ آپ پر کبھی کسی قسم کا حادثہ ہو گیا تو کس قدر باعثِ افسوس بات ہو گی۔

ب ۔ (بڑے پن سے) خیر، مجھ پر، میرے اوپر آپ کسی قسم کے حملے نہ کیجیئے۔ ذرا میں باغیچہ میں سگار پینے جا رہا ہوں اپنے مالک سے کہہ دینا۔

پ ۔ (چڑاتے ہوئے) آخاہ!

(لیکن قبل اس کے کہ برجیس کوئی جواب دے، مارل واپس آجاتا ہے)

ب ۔ (کمزور لہجہ میں) جیمس، میں ذرا باغ میں سگار پینے جا رہا ہوں۔

م ۔ (تیزی سے) ہاں، ہاں ضرور! (ایک تھکے ہوئے بڈھے کی طرح برجیس باہر چلا جاتا ہے، مارل میز پر کھڑا ہوتا ہے اور اپنے اخبارات کو الٹتے پلٹتے ہوئے پراسی سے کچھ تفریح کے لہجہ میں اور کچھ یونہی مخاطب ہوتا ہے) مس پراؤزی تم نے آخر میرے خسر کے نام کیوں رکھے؟

ب ۔ (چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔ تیزی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے۔ کچھ ڈر کچھ افسوس کا اظہار) میں! (رو پڑی)

م ۔ (ہمدردانہ مسرت سے اس کی طرف رخ کر کے میز پر جھکتے ہوئے اور تسکین دیتے ہوئے) ارے ہو گا، ہو گا، جانے بھی دو، میں نے تو ایسے ہی کہا تھا، پراسی! وہ واقعی کھوسٹ، گدھا تو ہے ہی۔ کیوں نا؟

(رونے کی ایک ہچکی آئی اور وہ دروازے کی طرف بھاگی دروازہ بند کیا اور باہر غائب ہو گئی)

(ماریل نے اپنا سر ہلایا گویا افسوس کیا اور بادل ناخواستہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور کام کرنے لگا جیسے بہت تھکا ہوا ہو اور ذمہ داریوں میں گھرا ہوا ہو۔ کینڈڈا اندر آتی ہے۔ اس نے گھر کا سب کام کاج ختم کر دیا ہے۔ پیش بند اب اتر گیا ہے ماریل کی تھکی ہوئی حالت کو فوراً محسوس کرتی ہے اور نہایت خاموشی سے آکر مہمانوں والی کرسی کے نزدیک کھڑی ہو جاتی ہے اور اسے بہت غور سے دیکھنے لگتی ہے۔ منہ سے کچھ نہیں بولتی۔)

م۔ (اوپر نظر اٹھاتے ہوئے لیکن قلم اب بھی انگلیوں میں ہے گویا لکھنے کے لئے اب بھی تیار ہے) کیا ہے؟ یوجین کہاں ہے؟

ک۔ نل پر اپنے ہاتھ دھو رہا ہے۔ وہ بڑا اچھا باورچی ہو سکتا ہے لیکن ابھی میریا سے ڈرتا ہے۔

م۔ (مختصراً) اچھا! ہاں، بیشک (پھر لکھنا شروع کر دیتا ہے)

ک۔ (اس کے قریب جاتے ہوئے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر آہستہ سے رکھ کر اسے روکتے ہوئے) بس اب ادھر آؤ، ڈیر، ذرا میں تمہیں دیکھوں تو (وہ اپنا قلم چھوڑ دیتا ہے اور خود کو اس کے حوالے کر دیتا ہے۔ وہ اسے اٹھاتی ہے اور میز سے کچھ ادھر لے جاتی ہے، برابر تنقیدی نظر سے اس کی طرف دیکھے جاتی ہے) ذرا اپنا چہرہ روشنی کی طرف تو کرو۔ (وہ اسے کھڑکی کے رُخ کھڑا کر دیتی ہے) اوہ! میرا پیارا آج کچھ ٹھیک نہیں۔ اس نے آج حد سے زیادہ کام کر لیا ہے۔

م۔ نہیں تو وہی حسب معمول روزانہ کے اتنا۔

ک۔ نہیں اس کا چہرہ آج زرد ہے۔ مرجھایا ہوا۔ تھکا ہوا، بوڑھوں کا سا۔ (ماریل
کی اداسی اور گہری ہو جاتی ہے اور وہ اپنے حملوں کو اور بھی تیز کر دیتی ہے)
ادھر آنا (اس کو آرام کرسی کی طرف کھینچتے ہوئے) بس اب آج کا کام تم
بہت کر چکے۔ بس اب ختم کرو۔ بقیہ پرازی ختم کر دے گی۔ اب ذرا مجھ سے
باتیں کرو۔

م۔ لیکن ——

ک۔ نہیں (ضد کرتے ہوئے) میری طبیعت باتیں کرنے کو چاہتی ہے (وہ اسے
بٹھلا دیتی ہے اور خود بھی قالین پر نیچے اس کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ جاتی ہے)
ہاں بس اب (اس کے ہاتھ کو تھپتھپاتے ہوئے) تم اچھے لگنے لگے ہو۔ یہ
آخر میں کہتی ہوں کہ تم ہر روز رات کو وعظ و لیکچر دینے کیوں چلے جاتے ہو؟
مجھے مشکل سے ایک ہفتہ میں ایک شام مل پاتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ
جو کچھ تم تقریریں کرتے ہو وہ بالکل ٹھیک ہیں اور بہت نیک کام، لیکن اس سے
کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یعنی وہ لوگ جن سے تم یہ سب باتیں کرتے ہو ذرا
بھی تو تمہاری باتوں کو دھیان میں نہیں لاتے۔ تمہاری بات وہ مان لیتے
ہیں لیکن خالی ماننے سے کیا فائدہ۔ جب وہ اس پر عمل ہی نہیں کرتے
بلکہ ادھر تمہاری سنتے ہیں اور مان لیتے ہیں اور ادھر تھوڑی ہی دیر بعد
جہاں تمہاری پیٹھ پھری بالکل اس کے برخلاف کرنے لگتے ہیں۔ تم اپنے
خاص گرجا سینٹ ڈومینک ہی کے لوگوں کو دیکھو! آخر وہ مذہب کی
باتیں کیوں ہر اتوار کو سننے آتے ہیں؟ محض اسی لئے کہ ہفتہ کے چھ دنوں

ہیں وہ روپیہ اور کاروبار میں اس قدر منہمک رہتے ہیں کہ ہفتہ میں ایک دن چاہتے ہیں کہ یہ سب باتیں بھول جائیں اور ایک روز کم سے کم آرام کرلیں۔ تو بس سمجھے وہ اسی آرام کے لئے آتے ہیں تاکہ تر و تازہ ہو کر پھر اور دھڑلے سے روپیہ پیسہ پیدا کریں۔ گویا اس طرح رد کرنے کی بجائے تم انھیں اور سگِ دنیا بناتے ہو۔

م۔ (پر زور سنجیدگی سے) کینڈڈا تم جانتی ہو کہ اکثر میں ان کو اس امر پر زور دار فہمائش بھی تو کر دیا کرتا ہوں۔ لیکن اگر وہ محض تفریح ہی کے لئے آتے تو اور بھی جگہیں ان کے لئے کھلی تھیں۔ اس سے زیادہ دل چسپ اور اس سے زیادہ پُر لطف! آخر کوئی بات تو ہو گی کہ وہ سینٹ ڈومینک ہی کے اتوار کے دن دوسروں پر ترجیح دیتے ہیں۔

ک۔ نہیں، خراب جگہیں اُس دن کھلی نہیں ہوتیں اور اگر کھلی بھی ہوتیں تو بھی وہ نہیں چاہتے کہ انھیں کوئی اِن مقامات پر دیکھے۔ اس کے علاوہ جیمس پیارے، تم وعظ اس عمدہ طریقہ سے دیتے ہو کہ وہ اُن کے لئے اتنی ہی تفریح کا باعث ہوتا ہے جتنا کوئی کھیل تماشا۔ اور یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ عورتیں تمہارا وعظ سننے اس قدر جوق جوق کیوں آتی ہیں؟

م۔ (گھبرا کر) کینڈڈا!

ک۔ ہاں مجھے معلوم ہے، سیدھے سادے سارے موریل۔ تم سمجھتے ہو کہ یہ سب تمہاری سوشلزم اور مذہب کی باتیں سننے آتی ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو بجائے تمہیں بار بار دیکھنے آنے کے وہ اس پر عمل کرتیں جو تم ایک دفعہ کہہ دیتے